نقابت کے شائقین کے لئے
نقابت کی ڈائری
مرتب
محمد توصیف حیدر
چشتی کتب خانہ

تالیف و ترتیب :

صاحبزادہ محمد توصیف حیدر

چشتی کتب خانہ

ارشد مارکیٹ۔ جھنگ بازار۔ فیصل آباد

نام کتاب	نقابت کی ڈائری
تالیف وترتیب	محمد توصیف حیدر چشتی
پہلی بار	جنوری 2005
طابع	محمد شفیق مجاہد
کمپوزنگ	چشتی کمپوزرز
صفحات	384
تعداد	ایک ہزار
ہدیہ	-/340 روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ فیصل آباد

شبیر برادرز اردو بازار لاہور

علی برادران ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد

فہرست

انتساب

روح کائنات سید اولاد آدم حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے

والدین کریمین علیہم السلام کے نام
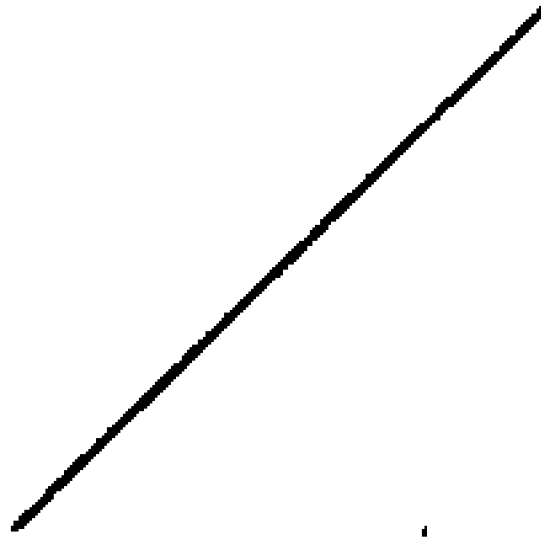
محمد توصیف حیدر

جنوری 2005

نذرِ عقیدت

اپنی انتہائی مشفقہ محترمہ معظمہ

امّی جی

کے حضور

محمد توصیف حیدر

جنوری 2005

پہلی بات

نحمده ونصلی علیٰ رسولہ الکریم، اما بعد فاعوذ باللہ من الشطن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقابت کی ڈائری سے پہلے میں نے نقابت کے موضوع پر حُسن نقابت کے نام سے دو جلدوں میں کتاب لکھی جسے بفضل خدا اور رسول بے انتہا پذیرائی حاصل ہوئی۔

اس کتاب کی مقبولیت کا اندازہ لگانے کیلئے یہی کافی ہے کہ اس کتاب کے دو سال میں چار ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں

قارئین کے ذوق کے پیش نظر اب میں نے پاکستان کے مقبول نقیبوں کے انداز نقابت کو ان کے آڈیو ویڈیو پر پروگراموں سے ترتیب دیا ہے۔ بعض نقیبوں کی نقابت لفظ بلفظ تحریر کر دی ہے اور بعض نقیبوں کی نقابت میں کچھ تبدیلی و اضافہ بھی کر دیا ہے۔

مجھے امید ہے کہ حُسن نقابت کی طرح یہ کتاب بھی انشاء اللہ آپ کے ذوق کی تسکین کا سامان بنے گی۔

قارئین محترم!

الحمد للہ میری ہر تخلیق میرے والد گرامی حضرت علامہ صائم چشتی

رحمۃ اللہ علیہ کے تصرف کی آئینہ دار ہے مجھے اپنی علمی کم مائیگی کا احساس ہے لیکن مجھے یہ بھی فخر ہے کہ میری روحانی رہنمائی فنافی الرسول کشتۂ عشق اولاد بتول مجدد الشعراء سیدی وابی حضرت علامہ صائمؔ چشتی رحمۃ اللہ علیہ جیسی ہستی فرما رہی ہے۔

میری ظاہری رہنمائی میرے برادر اکبر استاذی المکرّم حضرت جناب صاحبزادہ محمد لطیف ساجد صاحب مدظلہ العالی فرماتے ہیں آپ میری تحریروں کی نوک پلک بھی سنوارتے ہیں اور ہر قدم پر میری حوصلہ افزائی بھی فرماتے ہیں آپ نے اپنی کئی کتابوں کی اشاعت مؤخر کر کے پہلے میری کتابیں طبع کروائیں ہیں یہ آپ کی برادرانہ شفقت کا منہ بولتا ثبوت ہے

اور میں اپنے برادر مکرم جناب صاحبزادہ محمد شفیق مجاہد صاحب کی از حد محبتوں کا بھی شکر گذار ہوں، جن کی بدولت چشتی کتب خانہ سے اشاعتی کام اتنی خوبصورتی اور تیزی سے ہو رہا ہے فی الحقیقت آپ ہی چشتی کتب خانہ کی روح رواں ہیں۔

آخر میں میں اپنے تمام کرم فرماؤں کا شکر گذار ہوں جنہوں نے حسن نقابت لکھنے پر مجھے محبتوں سے نوازا۔ اور کتاب کی محبتوں سے نوازا۔

محمد توصیف حیدر

تاثرات

محترم جناب حافظ ریاض حُسین سلطانی صاحب مدظلہ العالی

برادران مکرم صاحبزادہ جناب محمد توصیف حیدر صاحب سے ان کے کتب خانہ پر ملاقات ہوتی رہتی ہے ایک دن ملاقات میں انہوں نے اپنی تصنیف حُسن نقابت دکھائی چند اوراق دیکھے چونکہ میں نقیب نہیں ہوں خطیب ہوں لہٰذا میں نے ان کی حوصلہ افزائی کے لئے کتاب لے لی جن جس کا مطالعہ کیا یو ہر سطر میں عشق رسول کی خوشبو نظر آئی پھر میں سوچ میں پڑ گیا کہ صاحبزادہ محمد توصیف حیدر صاحب نہ سکول گئے نہ مدرسے میں تعلیم حاصل کی ہے لیکن تصنیف کے میدان کے شہسوار کیسے بن گئے جب نسبت دیکھی تو سب کچھ سمجھ لیا کہ یہ حضرت الحاج اعلامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت کا اثر ہے یہ مکتب کی کرامت نہیں ہے حسن نقابت حُسن خطابت بھی ہے صاحبزادہ محمد توصیف حیدر صاحب کی تصنیف اس لئے نقیب تو محفل کو نور علیٰ نور کر ہی سکتا ہے لیکن اس سے ایک خطیب بھی ادیب طالب علم بھی عام قاری بھی اپنے علم میں اضافہ کر سکتا ہے اور یہ صاحبزادہ محمد توصیف حیدر صاحب پر اللہ تعالیٰ اس کے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فضل و کرم اور عاشق

ر وال علا مہ ... م چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی خصوصی نظر عنائت ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ صلاحیتیں دے رکھی ہیں آپ جس موضوع پر قلم اٹھاتے ہیں عقل دنگ رہ جاتی ہے اور پھر صرف اشعار اور گردانیں ہی نہیں بلکہ آیات قرآنی حدیث نبویہ باحوالہ موجود ہیں دوسرا حصہ حُسن نقاہت دیکھا اور پڑھا۔

صاحبزادہ محمد توصیف حیدر کی تازہ کتاب نقابت کی ڈائری کا مسودہ پڑھا یہ دیکھ کر دل اور بھی خوش ہوا کہ اس میں ملک کے چیدہ چیدہ نقیب حضرات کے انداز نقابت اور نقابت کو نہائت احسن انداز سے ترتیب دیا گیا ہے اس کتاب کا ورق ورق مرقع ادب ہے۔

اس کتاب سے نقیب' خطیب' اور ادیب یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں میری دعا ہے اللہ تعالیٰ صاحبزادہ محمد توصیف حیدر کے قلم میں مزید غیبی مدد فرمائیں اور یہ اپنے والد گرامی کے مشن کو جاری و ساری رکھیں۔ اور علم دوست حضرات کے لئے عشق و محبت کی داستانیں رقم فرماتے رہیں

آمین

محمد ریاض حسین سلطانی

حمدیہ قطعات

از قلم **صاحبزادہ محمد لطیف ساجد**

میں خالی توں عالی مولا خالی بھانڈا بھر دے
تیرے ہندیاں کیوں میں کھاواں دھکے جا در در دے
ساجد دا وی قلب خدایا کر دے نور تھیں روشن
تیرے در تے لکھ کروڑاں مولا موجاں کر دے

تیرے کول نے کل خزانے میں ہاں خالی مولا
تیرے بوہے تے آ ڈگیا اک سوالی مولا
تخت عطا کر دیناں مولا توں منگتے دے تائیں
دنیا دے ہے دھکے کھاندا ساجد حالی مولا

درد مکا دے مولا

بی بی پاک بتول دا صدقہ درد مکا دے مولا
میرے سر توں غم دا سایا آپ ہٹا دے مولا
تیرے فضل کرم دیاں لوڑاں ساجد نوں ہر دم نے
میرے ستے ہوئے آپے بھاگ جگا دے مولا

عدل دے قابل میں نئیں مولا اپنا فضل کما دے
رڑدی جاندی بیڑی ربا کرم تھیں بنے لا دے
تیری یاد ای رہ جائے ساجد غیر رہوے ناں باقی
جام خدایا اپنی الفت والا خاص پلا دے

تینوں حال سنا کے

توں ستار غفار ایں مولا بخشیں کرم کما کے
دل ہولا اے ہندا میرا تینوں حال سنا کے
میں ناں ویکھاں غیراں ولے ویکھاں تیرے ولے
یاد کراں میں ساجد تینوں سب کجھ دلوں بھلا کے

سخی حسین دا صدقہ

غم میرے سب ٹال دے مولا سخی حسین دا صدقہ
سید سوہنے شاناں والے نور عین دا صدقہ
رہ رہ جو وچ مدینے جہڑی کردی ہیسی زاری
مولا اکبر اصغر دی اس روندی بھین دا صدقہ

تیرا نام پکاواں

تینوں یاد کراں میں مولا تیرا نام پکاواں
تینوں تیرے ناں دیاں لجاں تینوں گل سناواں
ساجد تیرے در توں کھاواں تیرا شکر بجاواں
تیرے نام دا صدقہ مولا سوہنے کھانے کھاواں

میں رل جاندا مولا

توں جے کرناں حامی ہندا میں رل جاندا مولا
ہر ہر اتے جرم میرا وی سب کھل جاندا مولا
تیرے کرم بچایا مولا ہر تھاں ساجد تائیں
نہیں تے عدل دے کنڈے اتے میں تل جاندا مولا

ستے لیکھ جگاویں

میری کی اوقات اے ربا توہیوں کرم کماویں
رحمت نال توں مولا میرے ستے لیکھ جگاویں
تیری رحمت دے صدقے ہے بگڑی میری بن جانی
ساجد دی وی آس پچاویں بیڑی بنے لاویں

نور عطا کر مولا

میریاں نظراں تائیں اپنا نور عطا کر مولا
میرے قلب نوں عشق دا کیف سرور عطا کر مولا
تیرے در توں منگن آیا ساجدؔ منگتا تیرا
ایہنوں اپنے جلویاں دا اک طور عطا کر مولا

بخش کوتاھی میری

توں ایں مالک بخشن ہارا بخش کوتاہی میری
تینوں یاد نہ کیتا ودھ گئی قلب سیاہی میری
توں چاہویں تے ساجدؔ تائیں غم توں ملے رہائی
تیرے ذکر دے باجھوں مولا ہوئی تباہی میری

تو ھیوں پالن والا

توں مالک ایں سارے جگ دا توہیوں پالن والا
سب دے درد مٹاون والا سب غم ٹالن والا
میرے دل دی ظلمت تائیں نور عطا کر مولا
ساجدؔ توں ایں کالی غم دی رات اجالن والا

فصیح اللّسان شہنشاہِ نقابت

الحاج اختر سدیدی

رحمۃ اللہ علیہ

اختر سدیدی

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ.

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ.

وَمَا اَرسَلنٰکَ اِلَّا رَحمَۃً لِّلعَالَمِینَ.

عزیزانِ محترم! عجیب اِتّفاق ہے کہ آج ہم پھر اس مقام پر اکٹھے ہیں جہاں خصوصاً میری رُوح پہنچنے کیلئے تڑپ رہی تھی۔

مقامِ صَائمیت کچھ اور بات ہے۔مقامِ صائم ہونا کچھ اور بات ہے۔واجب الاحترام حضرت قبلہ علاّمہ صائم چشتی دامت برکاتہم العالیہ محتاج تعارف نہیں ہیں۔

اِن کا گھر ہو۔اِن کا دَر ہو۔اِن کا سَر ہو۔ہمارے لئے بہت بڑا اعزاز ہے کہ حاضری کیلئے اِن کے گھر تک پہنچ جائیں۔اِن کے دَر تک پہنچ جائیں۔اور بوسہ لینے کیلئے اِن کے سَر تک پہنچ جائیں۔

واجب الاحترام جناب قبلہ صائم چشتی صاحب مدظلہ وہ شخصیّت ہیں جنہوں نے مجھے خصوصاً مِدحتِ مُصطفٰے کے راستے پر گامزن کیا یُوں سمجھیں کہ اِنہوں نے انگلی پکڑ کر مجھے اس راستے پر چلایا لیکن میں اَیسا مُسافر نِکلا کہ چلتے چلتے خُود ہی منزل بن گیا۔

☆اور آج میں جو کچھ ہوں۔

☆آج میں جیسا ہوں۔

☆اِس کی تعمیر کی خشتِ اوّل جناب صائم چشتی صاحب نے رکھی۔

☆اور آج ہم اِن کے آستانے پر حاضر ہیں۔

☆علم و عرفان کا یہ مرکز ہے۔

☆جُود و سخا کا یہ مرکز ہے۔

☆فہم و اِدراک کا یہ مرکز ہے۔

☆شعر و سُخن کا یہ مرکز ہے۔

☆دُنیائے ادبیّت کا یہ مرکز ہے۔

☆تعلیمِ حدیث کا یہ مرکز ہے۔

☆تعلیمِ قرآن کا یہ مرکز ہے۔

اور اِس لحاظ سے جناب حضرت علاّمہ صائم چشتی صاحب کی شخصیّت کا اِحاطہ نہیں کیا جا سکتا۔ اور اِنہوں نے خِدمات محض لفظی نہیں کیں بلکہ تحریر اور تقریر دونوں محاذوں پر اِنہوں نے اَیسے کار ہائے نمایاں انجام دیئے ہیں کہ اِکیسویں صدی کا آنے والا مورّخ اگر دیانت دار ہوگا تو حضرت علاّمہ صائم چشتی کا نام سرِفہرست لکھے گا۔

یہاں ہر قسم کی تعلیم دی جاتی ہے۔ بے شُمار کتابیں ہیں

جو حضور نے لکھی ہیں۔ تفسیرِ قرآن اِنہوں نے اِنتہا تک پہنچائی۔ اور خصوصاً عشقِ مُصطفٰے عام کرنے کیلیے اِنہوں نے حسّان نعت کالج بھی قائم فرمایا۔

اور حضرت حسّان بن ثابت کی شخصیّت وہ شخصیّت ہے کہ وہ شاعرِ دربارِ رسالت ہیں۔ اور خصوصیّت کے حامِل ہیں حالانکہ اِس دَور میں اور بھی بہت شاعر تھے حضرت کعب اور اِن کے دُوسرے ساتھی تھے۔ لیکن جہاں تک حضرت حسّان بن ثابت کا تعلق ہے ہم سمجھتے ہیں کہ آپ ثنا خوان مُصطفٰے کے امام ہیں۔ اور اِمام ہی رہیں گے۔ حضرت علّامہ صائم چشتی صاحب نے بھی اس مرکزیّت کو ملحوظ رکھتے ہُوئے اُن کے مُبارک نام پر حسّان نعت کالج قائم فرما کے اُمّتِ مُسلمہ پر اِحسان کیا ہے۔

عِشق مُصطفٰے کی دولت حاصل کرنے کیلیے یہاں باقائدہ نعت خوانوں کی رُوحانی تربیّت بھی ہوتی ہے۔ لِسانی تربیّت بھی ہوتی ہے۔ اَلحمدللہ آج ہم اس حَسِین مَرکز پر اکٹھے ہیں۔

اور حُسنِ اِتفاق کی بات ہے کہ عَالمی اَیوارڈ یافتہ قاری وَاجب الاحترام زِینت القُرّا بلکہ میں انہیں حُجتہ القرا کہنے پر اصرار کیا کرتا ہُوں ہمارے دَرمیان مَوجود ہیں۔ تو میں وَاجب الاحترام جناب قاری کرامت علی نعیمی صاحِب کی خدمت میں گُزارش کروں گا کہ تِلاوتِ قُرآن سے ہماری اس عَظیم الشّان اور تاریخی مجلس کا آغاز فرمائیں۔

حضرات گرامی ! آپ نے تلاوت سماعت فرمائی۔ حُجّۃ القُراء قاری کرامت علی نعیمی صاحب نے مخصوص آیاتِ کریمہ کی تلاوت فرمائی اب اِن کا ترجمہ کیا جائے تلخیص پیش کی جائے تو ظاہر ہے مِدحت مُصطفٰےؐ کا سلسلہ اس حد تک نہیں پھیل سکے گا جس حد تک میری تمنّا ہے۔

لہٰذا میں گُریز کرتا ہوں صرف اتنی بات عرض کروں گا کہ مُفسّرِ قُرآن وَاجب الاِحتُرام حضرت علّامہ صائم چشتی صاحب مدظلہ موجود ہیں کہ حقّ کا آجانا باطل کا بھاگ جانا اور اس کے بعد خُداوند دو عالم کا قُرآن نازل فرمانا اور کائنات کیلئے اِسے شفا بنانا اور اِس کی برکات کو عام کرتے ہُوئے اسے سراپا رحمت بنانا اب تاریخ کہاں کہاں اِس کی نشان دہی کرتی ہے علّامہ صاحب جانتے ہیں۔ کہ رسالتمآب صلّی اللہ عُلَیہِ وَآلِہٖ وَسلّم کے وہ تیئس ۲۳ سالہ دَور میں کتنے مقامات آئے کہ باطل کو بھگانے کیلئے کبھی تو حقّ نازل کیا گیا اور کبھی حقّ کو وہاں پہنچایا گیا اور کہیں حقّ کی آواز کو بلند کیا گیا اور یہی وہ حقیقت ہے کہ اگر قُرآن مجید کو سمجھنا ہو تو قُرآنِ حمید کی عظمت انہیں دو لفظوں میں بیان کی جاسکتی ہے کہ جب قُرآن حقّ بن کر نازل ہُوا تو باطل کافُور ہوگیا۔ بہر حال خُدا اِنہیں شاد و آباد رکھّے۔

حضرات اب میں مدحتِ مُصطفٰےؐ صلّی اللہ عَلَیہِ وَآلِہٖ

وسلم کے سلسلے میں جناب علامہ صائم چشتی صاحب سے بھی اِمداد طلب کروں گا کہ پہلے نعت پاک کیلئے کسی معصوم کو پیش کیا جائے۔ عزیزم محبوب صاحب کو دعوت دیتا ہوں۔

اگر محبوب کی بات دورِ حاضر کا محبوب کرے تو یقیناً محبت ہی بڑھے گی۔ تو عزیزم محبوب صاحب آئیں اور میرے پہلو میں بیٹھ کر محبوبِ خدا کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت پیش کریں۔

حضراتِ گرامی جناب محبوب صاحب بارگاہِ محبوب خدا میں نذرانہ عقیدت پیش کر رہے تھے جناب محبوب صاحب حقیقت یہ ہے کہ اِس کائنات میں جتنی بھی محبوبیت ہے اسے اگر جمع کر لیا جائے تو بھی وہ محبوبِ خدا سے نہیں بڑھ سکتی۔ تو نعتِ محبوب ہی وہ محبت کی علامت ہے۔

اب میں مرزا لطیف سے درخواست کرتا ہوں کہ ہمیں چند اشعار سے نوازیں۔ مرزا صاحب بڑے لطیف ہیں اور لطیف انداز اور سادہ انداز سے نعت پڑھتے ہیں اور نعتِ مصطفےٰ کی ایسی لطیف صِنف ہے کہ اس کے بعد لطافت کا تصوّر ہی نہیں ہو سکتا تو میں مرزا لطیف صاحب سے گزارش کروں گا کہ چند اشعار سے نوازیں۔

اب واجب الاحترام جناب قبلہ تجمل حسین گیلانی شاہ

صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ تشریف لائیں۔

حضراتِ گرامی واجب الاحترام سیّد تجمّل حسین نے نعتِ رسول معظّم کیا سنائی بارگاہِ مصطفیٰ میں پہنچا دیا۔ اور ذکرِ مصطفیٰ سنتے سنتے ایک آنکھ سے اگر ایک آنسو کا قطرہ بھی نکل آئے تو یہ اِس اَمر کی علامت اور ضمانت ہے کہ یہ محفل بارگاہِ رسالت میں مقبول ہے۔

حضرت علاّمہ صائم چشتی صاحب قابلِ صد مبارک باد ہیں کہ محفل حُسنِ اختتام تک پہنچ کے بھی ایک نئی معراج کے سفر کا آغاز کر چکی ہے۔ بڑا سرور اور بڑا کیف آیا۔ خدا جناب شاہ صاحب کی زندگی دراز فرمائے اور اِس طرح یہ سوز کے ساتھ ہمارے قلوب کو منوّر فرماتے رہیں۔ اچانک یُوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم محفل میں تشریف لے آئے ہوں اور پھر انہوں نے واپس جانے کا اِرادہ کر لیا ہو اور سیّد تجمّل حسین نے ان کے قدم پکڑ کر دُہائی دی ہو کہ حضور چند منٹ اور رُک جائیں۔

کُچھ ایسی کیفیّت ہو گئی تھی۔ اپنے اپنے سُننے کا ذوق ہوتا ہے۔ وَجد ہوتا ہے۔ کیفیّت ہوتی ہے۔ خُدا انہیں شاد رکھّے کہ یہاں حُجرۂ صائم چشتی میں بیٹھے بیٹھے ہمیں مدینے کی سیر کرا دی۔

محمّد علی ظہوری

حضرات گرامی قدر!

واجب الاحترام الحاج محمّد علی ظہوری قصوری مملکت پاکستان کے عظیم ترین نعت خوان ہیں۔اِس میں کوئی شک نہیں کہ یہ واحد شخصیت ہیں کہ اِس پاکستان میں مدحت مُصطفیٰ اور نعت خوانی کے حسن کو نعت خوانوں کے مقام کو اس شخص نے اور واحد اس نے تحفّظ دیا ہے۔ورنہ اس سے پہلے نعت خوانی کا انداز کچھ اور ہی ہوتا تھا نعت خوانوں کا مقام کچھ اور ہوتا تھا۔اس شخص نے بتایا کہ حضرت حسّان ابن ثابت رَضی اللہ تعالیٰ عنہ شاعرِ دربارِ رسالت تھے۔ثنا خوان رسالت تھے۔اور رسالتمآب صلّی اللہ عَلَیہِ وَآلہٖ وَسلّم نے ہی نعت خوانی کا سلسلہ شروع کیا۔

محفل میلاد حضُور نے مَنائی اور اپنی زندگی میں ہی منائی ہے اور حضرت حسّان ابنِ ثابت رَضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ فریضہ انجام دیتے رہے ہیں اور حضرت حسّان ابنِ ثابت رَضی اللہ تعالیٰ عنہ واحد صحابی ہیں۔

وَیسے تو ہر صحابی اصحابی کالنّجوم کا مصداق ہے۔لیکن

جہاں تک میرے مولا حسّان ابنِ ثابت کا تعلّق ہے ان کا مقام کُچھ اور ہے کیوں نہ ہو کہ آقائے نامدار حضرت مُحمّد مُصطفٰے صلّی اللہ عَلیہِ وَآلِہٖ وسلّم خُود اپنے دستِ مُبارک سے حضرت حسّان کا دستِ مُبارک (ہی میں کہوں گا) پکڑتے ہیں اور اپنے مِنبر پر بٹھاتے ہیں۔

مُحمّد مُصطفٰے جِس تے کرم دی جھات پاؤندے نے
جگاؤن اِس دی قِسمت اوہدی بِگڑی نُوں بناوندے نے

بیاں کوئی کرے کی حضرتِ حسّان دا رُتبہ
مُحمّدؐ جان دے نے اَپنے مدح خوان دا رُتبہ

اَبُو بکر و عُمر عُثمان عَلی اَلمُرتضٰی تھلّے
لگاندے آپ نے مَسند مُحمّد مُصطفٰے تھلّے

تے نعتِ مُصطفٰے حسّان مِنبر تے سناوندے نے
جِنہوں اِنعام مِلدے سن مُحمّد مُصطفٰے کولوں
تے پائی دَاد جس نے شاعری دی ہے خُدا کولوں

ہے دتّی اوس نے دُنیا نُوں عظمت نعت خواناں دی
بنائی اوس نے دُنیا تے عزّت نعت خواناں دی
جِہدی اَج یاد وِچ سارے سُنی پئے مناوندے نے

سلام آون ملائک دے جِہدی ذاتِ گرامی نُوں
جُھکی جاندی اے گردن خُود بخُود جِسدی سلامی نُوں

رہوے وَسدا سدا حسّان دا دَربار شاہانہ
کراں میں پیش کی صائم اوہدی مِدحت چہ نذرانہ
جِہدی خدمت چہ نذرانے ہزاراں روز آوندے نے

حضور حضرت حسّان سے فرماتے ہیں اے حسّان مُجھے میری نعت سناؤ اور حضرت حسّان محفِل نعت خوانی کیا کرتے۔
وہ نعت سنایا کرتے۔
حضُور نعت سُنا کرتے اور دَاد دیا کرتے۔
حضُور گھٹنوں کے بل اٹھ اٹھ کر داد دیتے۔
سُبحان اللہ۔ سرکاریُوں نوازتے جس طرح آجکل نوازا جاتا ہے۔ کہ سرکار مدینہ نے اپنی کملی مُبارک حضرت حسّان ابنِ ثابت کو عطا فرمادی۔

ظہوری صاحب کا مقام اعلیٰ ہے مقام تو ایک طرف نام ہی اعلیٰ ہے کہ اتنا عظیم نام اس نام کے عظیم کوئی نام ہی نہیں ہے۔ اور یہ مجموعہ ہے محمد علی کا اور محمد کے معنی تعریف کیا گیا ایسی تعریف کہ جہاں تعریف کی اپنی تعریف ختم ہو جاتی ہے۔

اور علی کے معنی بلندی کے ہیں لیکن ایسی بلندی کہ جہاں بلندی خود پستی میں ڈھل جاتی ہے۔ جہاں محمد کی محمدیت اور علی علویت کا امتزاج ہوتا ہے تو حسن کافوری پیدا ہوتا ہے اور اس حسن کافوری میں جب سرور مدحت مصطفیٰ کو گھول دیا جائے تو رنگ سروری پیدا ہو جاتا ہے۔

اور اس رنگِ سروری میں نعت کی نون کی نزہت کو تحلیل کر دیا جائے تو رنگ نوری ہی بن جاتا ہے۔ اور اس رنگ کو بلندی پر لے جاتے ہیں تو رنگ طہوری بن جاتا ہے اگر اسے ایک نقطے سے سجا دیا جائے تو ظہوری بن جاتا ہے لیکن جب یہ بابا بلھے شاہ کے شہر قصور میں پناہ لے لیتا ہے تو سراپا محمد علی ظہوری قصوری بن جاتا ہے۔

حضرات جیسا کہ اعلان کیا گیا تھا کہ مغرب کے بعد بھی ہماری یہ محفل پاک نعت مصطفیٰ جاری رہے گی لہٰذا اگلی نشت کا آغاز ہوتا ہے۔

عزیزانِ گرامی!

ایک وقت ایسا آیا کہ صدّیق کی گود کو آغوشِ رسول بننے کا شرف حاصل ہُوا۔لیکن ایک وقت وہ آیا کہ حضور عَلَیْہِ السّلام زانُوئے علی پر سو رہے تھے۔

سراپا ناز پر سو رہی ہے اور مولا علی کی نمازِ عصر قضا ہُوئی اور مولا علی عَلَیْہِ السّلام نے دانستہ سراپا نیاز ہو کر ربّ کی نماز قربان کردی۔نماز اگر علی کے دِل کے مُطابق مقدّم ہوتی تو حضرت علی نبیٔ کریم عَلَیْہِ السّلام کو یقیناً اُٹھا دیتے لیکن مولا علی جانتے تھے کہ نماز کی حیثیت ثانوی ہے کملی والے آقا عَلَیْہِ السّلام کا ذِکر ربّ نماز ہے۔اِسی لئے میں نعت مُصطفےٰ فقیرانہ طَور پر بھی۔

☆ زاہدانہ طَور پر بھی۔

☆ قلندرانہ طَور پر بھی۔

☆ رِندانہ طَور پر بھی۔

☆ عاشقانہ طَور پر بھی۔

نعت مُصطفےٰ کو اولیّت دیتا ہُوں اِس لئے کہ مُجھے سبق بھی مِل چُکا ہے میں منازل بھی دیکھ چُکا ہوں۔تو حضرات گرامی بفضلِ خُدا ہماری محفل نعت حُسنِ تکمیل تک پُہنچ چکی ہے صَدرِ مُحترم واجب الاحترام حضرت قبلہ علاّمہ

صائم چشتی صاحب دامت برکاتہم العالیہ سے گزارش کروں گا کہ ہمیں اپنے کلام محبت سے نوازیں۔ایک اور گزارش کروں گا کہ جب بھی ہم ان کے در تک پہنچتے ہیں یہ ہماری جبیں درِ مصطفیٰ پہ جھکا دیتے ہیں۔اور میرے ساتھ تو ایسا ہوتا ہے کہ میں جب بھی کبھی آتا ہوں مجھے محفل نعت مصطفیٰ کا تحفہ عطا کیا گیا حضرت علامہ صائم چشتی صاحب جانتے ہیں کہ سدیدی بہل جاتا ہے نعت مصطفیٰ کے جھولے میں اگر اسے بٹھا دیا جائے تو اس کی معصومیت جو ہے وہ معصیت کی قاتل بن جاتی ہے اور اس لئے شائد میرے گناہ بخشوانے کیلئے حضرت علامہ صائم چشتی محفل نعت کا انعقاد کیا کرتے ہیں۔

آج کی عظیم الشان روحانی وجدانی اور تاریخی محفل اختتام پذیر ہوتی ہے میں میزبان محترم حضرت علامہ صائم چشتی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ حضور ہمیں تبرکات عالیہ اور ارشادات عالیہ سے نوازیں اس کے بعد انشاء اللہ صلوٰۃ والسلام کا ہدیہ پیش کیا جائے گا۔

حضرات گرامی! محفل پاک میں ایک ایسی ہستی تشریف لائی ہیں جن سے محفل کی رونق میں اضافہ ہوا خواجہ خواجگان حضرت خواجہ اجمیر کے غلام اور عاشق تشریف لے آئے ہیں۔واجب

الاحترام جناب سیّد احمد علی شاہ صاحب چشتی دامت برکاتہم العالیہ جابرہ ایک ریاست ہے۔ جابرہ میں خواجہ اجمیر کے عاشق صادق نیابت خواجہ اجمیری انجام دے رہے ہیں۔

آپ کی آمد پہ ہزار بار عقیدت بھرا سلام آپ کی خدمتِ اقدس میں پیش کرتا ہوں اور اپنی نگاہوں کے ہزار ہا بوسے ان کے دستِ اقدس پر قربان کرتا ہوں۔ اور انہیں خوش آمدید کہتا ہوں وہ سامنے تشریف فرما ہیں۔ سنہری ٹوپی اور پھر گنبدِ خضریٰ کے رنگ سے ملتی ہوئی جیکٹ۔ یہ وہ پیکر ہیں جنہیں سعادت ہے قربتِ حقیقی سعادت کی۔ اور ان کا شمار عاشقان خواجہ اجمیر میں ہوتا ہے۔ خدا انہیں شاد و آباد رکھے۔ آپ محفل میں تشریف لائے گویا محفل میں بہار آ گئی۔ خدا انہیں سلامت رکھے۔ اور یہ نیابت روحانیہ اس طرح فرماتے رہیں۔

حضرات واجب الاحترام یوسف میمن ہمارے پاکستان کے نہیں بلکہ پوری دنیا کے تسلیم شدہ نعت خوان ہیں مکرم و محترم جناب الحاج محمّد یوسف میمن صاحب کو مَن میں بسا کر میں پھر من ڈال کر انہیں اپنا میمن بنالیتا ہوں۔

اور سچّی بات تو یہ ہے کہ ہم سب کے مَن میں ہیں اور ہم ان کے مَن میں ہیں اِس لحاظ سے ہم سب بھی میمن ہیں۔ اور یہ تنہا بھی

میمن ہے۔ بات صرف مَن کی ہے۔ تشریف لائیں گے اور مدحتِ مُصطفٰے سے نوازیں گے۔ بہت سارے لوگوں نے فرمائشیں کی ہیں اور فرمائشیں اس قدر ہیں کہ یہ فرمائشیں پڑھتے پڑھتے میمن صاحب یہ بھول گئے کہ مجھے کیا پڑھنا ہے یعنی فرمائش کرنے والے حضرات نے انہیں اُلجھا کے رکھّ دیا ہے۔ اَب جہاں بیس پچیس فرمائشیں آ جائیں تو ان کے ذہن میں کیا ہو سکتا ہے کہ میں کیا پڑھوں گا۔

بہر حال میمن صاحب وہی پڑھیں گے جو کملی والے آقا صلّی اللہ عَلَیہِ وَآلہٖ وسلّم پڑھائیں گے۔ فرمائشیں اپنے مقام پر رہ جائیں گی ہو سکتا ہے کوئی فرمائش بھی ان میں شامل ہو جائے۔ دُوسری بات یہ ہے کہ میمن صاحب نے مجھے دیکھ کر بڑے تعجّب کا اظہار کیا ہے کہ سدیدی صاحب آپ کو کیا ہو گیا کیونکہ میں یہی بات ان نوجوانوں سے کیا کرتا تھا جو داڑھی رکھّ لیا کرتے تھے کہ تمہیں کیا ہو گیا۔ میں جناب محمد یُوسف میمن صاحب کو یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ دُنیا کے مُقتدر مُنتخب اور نامور عُلما حضرات اور صاحبِ بصیرت مشائخان عظّام نے مجھے مُسلسل چالیس سال تک بغیر داڑھی شریف کے برداشت کیا ہے۔ یہاں تک کہ نقشبند مشائخ حضرات چُورہ شریف والوں نے بھی برداشت کیا۔

ایک وقت ایسا آیا کہ مَیں نے وہاں جماعت کروائی

کہ وہ سب کہتے تھے کہ ہمیں سدِ یدی کے اُندر کی داڑھی نظر آتی ہے اور اَب جَب کہ میں مدینہ منّورہ پہنچا تو قسم ہے گنبدِ خضرٰی کی کہ بار بار میرا اپنا ہاتھ میری داڑھی پہ پڑھتا تھا اور مجھے وہاں خیال آیا کہ پاکستان کے تمام عُلما اور مشائخ یہ کہتے ہیں کہ سدِ یدی کے اندر والی داڑھی ہمیں نظر آتی ہے تو مَیں نے اپنے آپ سے کہا بد بخت یہ سُنّتِ رسول مقبول ہے اور تیری اندر والی داڑھی باہر آ جائے تو کونسی بات ہے تو بس میں نے مدینہ منُوّرہ میں چھت بنائی ہے۔ اور یہی چھت عشق رسول کے سلسلہ میں چھتک کی حیثّیت رکھتی ہے اَب یہ ہمیشہ قائم و دوائم رہے گی۔

عزیزانِ گرامی! محفل نعتِ مُصطفٰے اِنعقاد پذیر ہے یہ محفل عزیزم ڈاکٹر محمد علی شہزاد نے اپنے فرزند اَرجمند کی وِلادت پر اس محفل میلادِ مُصطفٰے مُنعقد کی ہے۔ سچّی بات یہ ہے کہ سرکارِ مدینہ کے میلاد کا صدقہ ہی ہے جو اُمتّتِ مُسلمہ کو اَولادِ نرینہ عطا کی جاتی ہے۔ جب سرکار تشریف لائے تو بھی اللہ تعالٰی نے تمام ماؤں کو بیٹے عطا فرمائے۔

نُور نُور رہو یا جگّ سارا رَبّ نے کم کمایا
ٹھاں ٹھاں ہوہائے کے بحرِ کرم دا آمنہ دے گھر آیا

کعبے تے جبریل نے صائم آ پرچم لہرایا

جھنڈے لا کے منڈے وند کے رب میلاد منایا

میلادِ مصطفٰے نہ ہوتا تو دُنیائے اِنسانیت کی تولید نہ ہوتی۔ خُدا ڈاکٹر محمد علی شہزاد کے نومولود فرزند کو بخت یاور سے نوازے اور عُمرِ خضری سے نوازے۔ جن نعت خوانان حضرات کو میں آواز دے رہا ہوں وہ تشریف نہیں لائے میں بِلا تاخیر اِس محفل پاک کا آغاز کرتا ہوں اِس لئے کہ کوئی آئے یا نہ آئے میلادِ مصطفٰے کی محفل کے سِلسلے میں جب آدمی اسٹیج پر بیٹھ جاتا ہے تو محفل شروع ہو جاتی ہے۔

اس لئے کسی کے آنے یا نہ آنے سے محفل پاک کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جنہیں ہم بُلاتے ہیں وہ تو یقیناً آ جاتے ہیں اور جنہیں نہیں آنا وہ نہیں آئیں گے۔ لیکن اب جو آ چکے ہیں وہ اس لحاظ سے مُبارک باد کے مُستحق ہیں کہ ہم بھی کسی آنے والے کے مُنتظر رہیں گے تا کہ آنے والے تشریف لائیں اور ہماری بگڑی بنا جائیں۔

اِنشا اللہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ آنے والے آئیں گے اور ہماری بگڑی بن جائے گی۔ عزیزِ محترم کا نام ندیم احمد رکھا گیا ہے خدا کرے کہ یہ اِسم بامسمی ثابت ہو اور احمدِ مجتبٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا سچّا اور سُچّا ندیم ثابت ہو۔

حضراتِ گرامی! عشقِ رسول صرف ایک اَدا کا نام نہیں!

ایک صَدا کا نام نہیں۔

ایک اَدارے کا نام نہیں۔

ایک اُنجمن کا نام نہیں۔

ایک تنظیم کا نام نہیں۔

ایک بزم کا نام نہیں۔

بلکہ عشقِ رَسول کے ہر گزرنے وَالے لمحے کا نام ہے اِس لئے صدائے رَحمت میں اپنی زِندگی گُزارنے والوں نے ایک فیصلہ کیا ہے کہ وہ قوم تک صَدائے رحمت کے نام پر حُصورِل رَحمت کیلئے محفِل نعتِ مُصطفٰے کا اِنعقاد کرتے رہیں گے اور اِنشا اللہ یہ سِلسلہ ہمیشہ جاری وساری رہے گا۔

حضراتِ گرامی! قُرآن اور صاحبِ قُرآن کی تاریخ ایک ہے۔ قُرآن کب سے ہے؟

قُرآن اُس وقت سے ہے جب سے صَاحبِ قُرآن ہیں۔ اور صاحبِ قُرآن آقائے نامدار حضرت مُحمّد مُصطفٰے صلّی اللہ علَیہِ وَآلِہ وسلّم اُس وقت سے ہیں جب وَقت کا اپنا تعیّن نہیں تھا۔ یعنی وَقت کا وُجود نہیں تھا۔ لیکن نُورِ مُصطفٰے صلّی اللہ عَلَیہِ وَآلِہ وسلّم کا وُجود تھا۔

تو گویا قُرآن اور صاحبِ قُرآن ہی حاصِلِ کائنات

ہیں اور یہی وجہ ہے کہ محفلِ نعت میں نذرانۂ عقیدت پیش کرنے کیلئے سب سے بڑا نذرانہ تلاوتِ قرآن مجید ہے۔

اور ایک خاص بات یہ ہے کہ قرآن مجید خداوندِ دو عالم کا کلام ہے۔ اور قرآن میں خداوندِ دو عالم نے اپنے محبوب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ذکر کیا ہے۔

☆ کہیں اپنے محبوب کے قد و قامت کا ذِکر کیا ہے۔

☆ کہیں رُخسار کا ذکر کیا ہے۔

☆ کہیں اُن کی نِگاہ تاجدار کا ذکر کیا ہے۔

☆ کہیں اُن کے مُسکرانے کا ذِکر کیا ہے۔

☆ کہیں اُن کے محوِ خرام کا ذِکر کیا ہے۔

☆ کہیں اُن کے آسمانوں کی طرف نِگاہیں اُٹھانے کا ذکر کیا ہے۔

☆ کہیں بیابان میں نظریں جُھکانے کا ذِکر کیا ہے۔

☆ کہیں اُن کی زُلفِ واللّیل کا ذِکر کیا ہے۔

☆ کہیں اُن کے چہرہ والضُحٰی کا ذِکر کیا ہے۔

یعنی پُورے قرآن میں خُداوند دو عالم نے اپنے محبوب کا ذِکر کیا ہے۔ اور اِس لحاظ سے تلاوتِ قُرآن مجید میرے نزدیک مدحتِ مُصطفٰے ہے اور بزبانِ خُدا ہے۔

نعتِ مُصطفےٰ ہو جذباتِ خُدا ہو تو ضُروری ہے کہ اس کو پڑھ کر کوئی حقّ ادا کرنے والا بھی ہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ وَاجب الاحترام جناب قَاری کرامت عَلی نعیمی صاحب موجود ہیں میں اِن کی خِدمت میں گُزارش کروں گا کہ تلاوت قُرآن حمید سے ہمارے قُلوب کو مشرف فرمائیں۔

عزیزِ محترم! قاری صاحب کی تلاوت کے بعد محفل پاک کا باقائدہ آغاز ہو گیا ہے۔ مِدحتِ مُصطفےٰ کے سِلسلے میں حِفظ ومراتب کا میں بڑا خیال رکھتا ہوں۔ اور حفظِ مَراتب کے عِلاوہ میں اس درَجہ بندی کا بھی خیال رکھتا ہوں جِس کا تعلق حُسن اَدائیگی سے ہوتا ہے۔ لیکن آج میں اِس محفل کا آغاز باندازِ گر کر رہا ہوں میں پاکستان کے مقبول اور مَصروف نَعت خوان کو آپ کی خِدمت میں پیش کروں گا۔

اور یہ وَاجب الاحترام جناب صاؔبر سردار ہیں۔ آپ حضرات جانتے ہیں کہ صاؔبر سردار صاحب ہمارے مُمتاز نعت خوانان حضرات میں سرفہرست ہیں۔

پاکستان کے جِس گوشے میں بھی ان کی آواز پہنچی ہے وہ گوشہ مدحتِ مُصطفےٰ صلّی اللہ عَلَیہٖ وَآلہٖ وسلّم کا آئینہ بن گیا۔ اِن کی یادیں ہر طرف بکھرتی چلی جارہی ہیں۔ اَبھی اَبھی یہ ایک عظیم صدمہ سے دوچار ہوئے ہیں کہ ان کے والدِ گرامی قدر دُنیائے سُنّیت کے عظیم شَاعِر جناب

قبلہ سردار حُسین سَرَدار صاحب راہیٔ مُلکِ عَدم ہوئے۔ یہ صَدمہ بھی ان کے سینہ بے کینہ میں موجود ہے۔ اِس کے علاوہ دُوسرے معاملات بھی ہیں اوران کی اپنی خواہش بھی ہے کہ وہ بلا تاخیر اپنے گھر پہنچنا چاہتے ہیں۔

لہٰذا میں جناب صاؔبر سردار صاحب کی خِدمت میں گُزارش کروں گا کہ آپ تشریف لائیں اور ہمارے اَیوانِ نعت مصطفےٰ میں پہلے نعت مُصطفےٰ پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ جناب صاؔبر سردار صاحب۔

حضرات عزیز محترم صاؔبر صاحب سردار نے اچھے انداز سے کلام پیش کیا اَب نَوید چشتی عاشِق رسول جناب قاری سَعید چشتی صاحب کے فرزندِ اَرجمند ہیں۔ تو تشریف لاتے ہیں نَوید چشتی صاحب۔

کملی والے آقا کو پکارتے ہُوئے تو بہت بڑے بڑے احَباب کے آنسوؤں کے بند ٹُوٹ جاتے ہیں یہ تو ب ایک معصوم بچّہ ہے خُدا اس کی جوانی کو بے داغ رکھے۔

اَب میں اپنی مرضی کے مُطابق جناب نُور مجاہد صاحب کو پیش کرتا ہوں کہ ہدیۂ نعت پیش کریں اور جناب علّامہ صائم چشتی صاحب کی خدمتِ اَقدس میں گُزارش کروں گا کہ جلد اَسٹیج پر تشریف لے آئیں تا کہ میری طبیعت میں بھی جولانی آ سکے۔ اَب تشریف لاتے ہیں

جناب حافظ ظفر اقبال سعیدی صاحب۔ حافظ صاحب نے نعت سُنا کر محفلِ نعت خوانی کے رَنگ کو اُجاگر کر دیا ہے۔

حضرات یہ ضُروری نہیں ہے کہ نامور لوگ ہی نعت پڑھ سکتے ہیں اور انہیں سے سُرور مِلتا ہے۔ نعتِ مُصطفٰے جس بھی مخلص ترین کے لب پہ آ جائے وہ نعت سُنا کر دِلوں کو موم کر دیتا ہے اور حضورِ اکرم صلّی اللہ عَلَیہِ وَآلہٖ وسلّم سے شفاعت کی سَند بھی حاصل کر لیتا ہے۔ تو دیکھ لیجئے کہ ہمارے سَادہ دِل سادہ لَوح نعت خوان نعت پڑھ رہے ہیں لیکن ان کی آواز اس منصور آباد کے چوک سے ہوتی ہوئی گُنبدِ خضرٰی تک پہنچ رہی ہے۔

حضرات آپ بڑی توجّہ سے سُن رہے ہیں یُوں محسوس ہوتا ہے کہ آپ کی تمام تر توجّہ نعت مصطفٰے کی سَماعت کی طرف ہے۔ نعت خوان پر نہیں ہے کہ نعت خوان کون ہے۔ کیسا ہے۔ آپ حُسنِ عقیدت سے نعت مصطفٰے صلّی اللہ عَلَیہِ وَآلہٖ وسلّم سُن رہے ہیں میں آپ کی عقیدت کو سلام پیش کرتا ہوں۔

تو حضرات اَب پروگرام کے مطابق مُحمد سرور چشتی صاحب تشریف لائیں گے مُحمد سَرور چشتی صاحب۔ جناب محمد سرور چشتی صاحب بھی محمد سُرور چشتی بن گئے۔ بڑا سُرور اور بڑا کیف آیا۔ کاش

جناب صائم چشتی صاحب موجود ہوتے اور میں اس نعت کی تشریح کرتا۔ حضرات گرامی قدر اَب جھنگ سے تشریف لانے والے ہمارے محترم نعت خوان الطاف حسین صاحب تشریف لائیں گے۔

حضرات گرامی قدر! قبلہ حاجی صاحب نے اس مرتبہ نونہال نعت خوانوں کا اِنتخاب کیا ہے بڑی بات ہے۔ اگر ایسا ماحول رہا تو آنے والی نسل بھی ثنا خوانِ رسول میں شامل ہوگی اور یہی ہمارا مشن ہے۔

حضرات گرامی ! یہ رِم جھم کی تان۔ بارانِ رحمت کے چھینٹے بلاوجہ نہیں ہیں۔ جُوں جُوں ولادت مصطفٰے کا وقت قریب آرہا ہے بارانِ رحمت اور رحمت جوش میں آرہی ہے۔

نعرۂ تکبیر۔

نعرۂ رسالت۔

نعرۂ حیدری۔

جشنِ میلادِ مصطفٰے۔

اور پھر عجیب بات یہ ہے کہ اس بے سایہ کا ذکر سُنتے سُنتے رحمتوں کے چھیٹوں سے بچنے کیلئے کوئی چھپروں کے سائے تلے چلے گئے اور کچھ ایسے ہیں جو میدان میں ڈٹے ہوئے ہیں۔

یہ بارانِ رحمت ہوتی رہے گی اور ساتھ ساتھ ذکرِ مُصطفےٰ صلّی اللہ عَلَیہِ وَآلِہ وسلم کے اَنوار وتجلّیات کی بارش بھی ہوتی رہے گی۔اَب دیکھنا یہ ہے کہ ذکرِ مُصطفےٰ کی بارش کا کمال کیا ہے۔اورِاس بارش کی رِم جھم کا کیا کمال ہے۔

حضراتِ گرامی اَب میں چنیوٹ اور چک جھمرہ کے معروف نعت خوان جناب پرُوفیسر مُحمد خاَن چشتی سے گزارش کروں گا کہ تشریف لائیں۔حضراتِ محترم یہ مقام مُرکزی مَسجد سُنی رضوی جھنگ بازار ہے۔میرے پہلو میں سَردارِ اہلسنّت کا مزار ہے۔اور ادھر سلسلۂ مدحت سرکار ہے۔آج ہم حضرت سَردارؒ کے توسّل سے سَردارِ دوعالم تک اپنی سروں کی صورت میں ان کی سیرت بیان کر کے صُورت وسیرتِ مُصطفےٰ پر قُربان ہو جائیں گے۔اور خُدا کرے کہ آقا بھی ہماری محفل میلادِ مصطفےٰ صاحب میلاد کی بارگاہ میں قبول ہو جائے۔

حضراتِ گرامی! جناب اُحمد شہباز خاور میرے شہر کے نعت گو شاعر ہیں انہوں نے اِتنی حسین ترین نعت شریف لکھی ہے اور کتنی سادگی میں بیان کیا ہے کہ اگر ہم اس دَور میں ہوتے تو ہم بھی حضور کو دیکھتے کہ وہ کس طرح محوِخرام ہوتے ہیں۔اور کھُجوری مَسجد کے سائے تلے بیٹھ کر اپنے صُحابہ کرام سے مُسکرا مُسکرا کر کس اَنداز سے باتیں کرتے

ہیں۔اور پھر نماز پڑھانے کے وقت کس طرح جلوہ رعنائیاں فرماتے ہوں گے۔

اور پھر ہم دیکھتے کہ حضور جن راہوں پر جارہے ہیں

ان راہوں پر سرکارِ مدینہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے قدم مبارک دیکھتے اور انہیں آنکھوں سے چومتے اور مدینے کی گلیوں میں اُن کے ساتھ ساتھ گھومتے عجیب کیف ہے کاش ایسا ہی ہوتا۔لیکن اب بھی ایسا ہی ہے کہ ہمارے آقا زندہ وتابندہ ہیں۔

☆ وہ چلتے پھرتے ہیں۔

☆ ہمیں دیکھتے ہیں۔

☆ ہمیں دیکھ کے مسکراتے ہیں۔

☆ ہم بھی انہیں دیکھ کے مسکراتے ہیں۔

☆ وہ مسجد پاک اب بھی شفاعت کا سایہ کیے ہوئے ہے۔

☆ وہ ہم سے جدا نہیں ہیں۔

☆ ہم اُن سے جدا نہیں ہیں۔

خدا جناب شہباز خاور کی یہ آرزو بھی پوری کرے کہ وہ چشمِ تصور میں ان تمام مناظر سے لطف اندوز ہوں۔حضرات میں اپنے عزیز نعت خوان محمد رفیق چشتی سے گزارش کروں گا کیونکہ وہ گولڈ میڈلسٹ ہیں محدّث

اعظم پاکستان مقابلہ نعت میں اُنہوں نے گولڈ میڈل حاصل کیا۔ اس لئے انہیں تکلیف دے رہا ہوں یہ میزبان ہونے کی حیثیت بھی رکھتے ہیں انتہائی مختصر نعت سے ہمیں محظوظ فرمائیں۔

اختر سدیدی

حضرات گرامی! محترم صابر علی صاحب نے نعت معظم پیش کر کے ایمان کو تازہ کر دیا اور دل و دماغ کی دنیا میں فرحت پیدا کر دی خدا اس کے سوز و گداز میں اضافہ فرمائے۔تو اب باقاعدہ محفل کا آغاز کرنے کیلئے تلاوت قرآن مجید ہوگی۔

محترم قاری صاحب تلاوت قرآن مجید فرمائیں گے۔انشاالله آپ کے دلوں میں سوز و گداز پیدا ہوگا۔یہ وہ خوش نصیب قاری ہیں جنہوں نے ملائشیا میں بین الاقوامی مقابلہ حسن قرات میں اول انعام حاصل کیا ہے۔حضرت جناب صائم چشتی صاحب فرما رہے ہیں کہ یہ علی کی ہی کرامت ہیں۔

واقعی یہ کرامت علی ہیں اور علی کی کرامت کیا ہے؟علی خود ناطق قرآن تھے۔اور یہی کرامت علی ہے۔تو اگر کرامت علی قرآن پاک کی تلاوت کا حق ادا نہ کرے تو وہ کرامت علی کیسے بن سکتے ہے۔تو اس لحاظ سے میرا کرامت علی کرامت علی ہے اور قاری قرآن ہے۔

حضرات گرامی قدر !واجب الاحترام جناب قاری کرامت علی نعیمی صاحب نے تلاوت قرآن مجید فرمائی۔یہ تلاوت فرما رہے

تھے اور میں آنکھ بند کر کے تصور کر رہا تھا کہ شاید قاری گنبد خضریٰ کے زیر سایہ بیٹھا ہوا اپنے دل کی بات دوہائی کی صورت میں پیش کر رہے ہیں۔اور حضور ان کی فریاد کو سن رہے ہیں۔

آج کی محفل میں حضرت علامہ صائم چشتی صاحب موجود ہیں آپ تفسیر و تحقیق کے بڑے ماہر ہیں۔دل تو چاہتا تھا کہ تلاوت کی گئی آیات کی تفسیر میں کچھ عرض کرتا اور پھر حسن یوسف کی بات کرتا لیکن افسوس کی بات ہے کہ نہیں کر سکتا۔

رات تیزی کے ساتھ گزر رہی ہے اور مجھے اشارہ ہے کہ سدیدی تم بات نہ کرو تم بات کرو گے تمہاری بات سے بات پیدا ہو گی۔اور باتوں میں ملتی ہوئی بات کہیں سے کہیں چلی جائے گی۔اور جب بات کا دامن بھر جائے گا تو بات خود پوچھے گی کہ تیری کیا بات ہے اور یہی بات ہے کہ اس بات میں رات گزر جائے گی اور سورج نکل آئے گا اور بات ختم نہیں ہو گی۔لہٰذا میں آپ کی بات مانتے ہوئے ان کی بات کروں گا جن کو ہم نے بلا رکھا ہے۔

تو سب سے پہلے آپ کی خدمت میں پاکستان کا سب سے چھوٹا نعت خوان پیش کرتا ہوں تاکہ چھوٹے نعت خوان سے لیکر سب سے بڑے نعت خوان محمد یوسف میمن تک پہنچا سکوں۔اور سر سوز کا

سلسلہ بھی ساتھ ساتھ قائم رہے۔ میری مراد جناب محمد اکرم سیمابی سے ہے تو تشریف لاتے ہیں قاری محمد اکرم سیمابی صاحب۔

اکرم سیمابی صاحب اکثر وقت میرے ساتھ گزارتے ہیں یہ حقیتاً عاشق رسول ہیں جب یہ مدینہ طیبہ میں فقیر کی حاضری ہوئی وہاں مدینہ ہوٹل کے مالک چوہدری نذیر صاحب اکرم سیمابی صاحب کے دوست ہیں تو انہوں نے وہاں ایک تحفہ بھیجا اور کہا قاری صاحب کو یہ تحفہ میں اپنی مرضی سے دے رہا ہوں اگر قاری صاحب اپنی مرضی کا تحفہ لینا چاہتے ہیں تو مدینہ طیبہ حاضر ہو جائیں۔ یہ پیغام تو ہو گیا ہے۔ خدا کرے کوئی سبب بھی بن جائے۔

حضرات اب ایک معصوم نعت خوان نہایت عمدہ آواز میں نعت پڑھنے کیلئے آتے ہیں۔ معصوم آواز خطا سے پاک ہوتی ہے اس لئے یہ دل سے نکلتی ہے اور براہ راست دل پر اثر انداز ہوتی ہے۔ بڑے رقت اور سوز و گداز کے ساتھ پڑھنے والا عزیز نصیر احمد ہے۔

میں عزیزم نصیر احمد چشتی لالیاں سے کہوں گا کہ چند اشعار کیلئے تشریف لائیں۔

عزیزم نصیر احمد نے بڑی مرصع نعت رسول معظم سے نوازا اور حضرت علامہ صائم چشتی کا یہ عالم ہے کہ آپ بڑھاپے میں

نوجوان ہورہے ہیں ورنہ جوانی کے عالم میں نوجوان تھے مگر اب جوان رعنا ہیں اور مدحت سرکار دو عالم کا حق بھی یہی ہے۔

اور مدحت سرکار دو عالم کا حق ادا تب ہوتا ہے جب مداح خود حسن مدحت بن جائے۔ میں حضرت علامہ صائم چشتی صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور نصیر احمد چشتی کیلئے دعا کروں گا کہ اس کلاشنکوف کے دور میں اس بارود کے دور میں خدا اس کی جوانی کو محفوظ رکھے اور اس کے پاس صرف یہی مدحت مصطفےٰ کا ہتھیار رہے اور کوئی برا ہتھیار اس کے ہاتھ میں نہ آئے۔

حضرات اب میں ثنا خوان مصطفےٰ محترم ومکرم جناب محمد فاروق چشتی صاحب سے ملتمس ہوں کہ تشریف لائیں۔ فاروق صاحب ریڈیو۔ ٹی وی۔ کے سنگر ہیں۔

فاروق صاحب حضرت علامہ صائم چشتی صاحب کا کلام پیش کررہے تھے۔ آپ کا تخلص ایسا ہے کہ اس میں بھی ایک ردم موجود ہے صائم۔ اور جہاں بھی فٹ ہوتا ہے وہاں غنائیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور سچی بات ہے کہ جو صاحب کلام ہو وہ صاحب سوز ہوتا ہے۔ اور یہ لوگ جو ساز و آواز والے ہوتے ہیں کھانا نہیں کھایا کرتے بلکہ روزہ رکھا کرتے ہیں۔

اب جناب صاحبزادہ سید تجمل حسین شاہ صاحب گیلانی کی خدمت میں
گزارش کروں گا۔

حضرات سید تجمل حسین نے نعت رسول مقبول سنا کر
نعت خوانی کی محفل کو اس مقام پر پہنچا دیا ہے جہاں محفل کی قبولیت کا آغاز
ہو جاتا ہے اور آخری نعت سن کر بے اختیار آنکھوں میں آنسو آ گئے۔
گنبد خضری نگاہوں کے سامنے آ گیا حشر کا میدان نگاہوں کے سامنے آ
گیا اور پھر وہی عالم تھا کہ!   بچاؤ یا رسول اللہ بچاؤ یا رسول اللہ
خدا جناب سید تجمل حسین شاہ صاحب کو آباد و شاد رکھے۔

حضرات گرامی! پروگرام انتہائی مختصر رہ گیا ہے۔ جناب
اقبال باہو۔ جناب شہباز قمر فریدی۔ جناب محمد یوسف میمن اور ہمارے
سرپرست اعلیٰ مکرم و محترم جناب قبلہ حافظ طاہر رحمانی صاحب۔

حضرات ہمارے صدر محترم واجب الاحترام جناب
حضرت علامہ صائم چشتی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نعت گو شاعر بھی
ہیں اور مروجہ علوم کے ماہر بھی ہیں۔
معتبر بھی ہیں۔
محقق بھی ہیں۔
ان گنت کتابیں لکھ چکے ہیں اسلام کی بڑی خدمت کر رہے ہیں۔

کچھ الجھی ہوئی باتوں کو انہوں نے ایسے سلجھا بنایا کہ الجھاؤ ہی نہ رہا۔ایمان ابی طالب لکھ کر انتہا کر دی۔

بہر حال اب کس کس کتاب کا نام لوں۔ یہ خود ایک چلتی پھرتی کتاب ہیں۔اب ان کی آنکھوں میں نیند کے ڈورے بھی ہیں۔عمر کے لحاظ سے بھی مجھ سے بڑے ہیں۔میرا خیال ہے کہ یہ ہمیں اپنے کلام سے ابھی نوازیں۔صدارتی خطبہ کے طور پر تو بہتر رہے گا تو واجب الاحترام حضرت علامہ صائم چشتی صاحب اپنے کلام سے مشرف فرمانے کیلئے تشریف لائیں۔

جناب علامہ صائم چشتی صاحب کا کلام اپنے مقام میں خطبے کی حیثیت رکھتا تھا۔میں محسوس کر رہا تھا کہ آپ شعر نہیں پڑھ رہے بلکہ خطبہ صادر فرما رہے ہیں۔

حضرات گرامی! آیئے اب سوز و گداز کی دنیا میں چلتے ہیں۔میں سرزمین مقدس پاکپتن کے اس نوجوان کو آواز دوں گا جو حقیتاً گلشن فریدی کا بلبل فریدی ہے۔اور وہ ہے جناب شہباز قمر فریدی صاحب۔

شہباز قمر فریدی نے مدینے کی یاد کچھ اس انداز سے تازہ کی ہے کہ جس میں تمنا ہے کہ مدینہ ہو۔مدینے کی گلیاں ہوں۔اور ہم

ہوں۔اب اس مقام کا پتہ وہی دے سکتا ہے جو تازہ تازہ مدینے کی گلیوں میں گھوم کر آیا ہو اور سنہری جالیوں کو چوم کر آیا ہو۔

حضرات پاکستان ہی نہیں برصغیر ہی نہیں بلکہ عالمی شہرت یافتہ نعت خوان مصطفٰے واجب الاحترام جناب محمد یوسف میمن صاحب کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں یہ شخص اپنا تعارف آپ ہے۔خداوند عالم کا اور حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ان پر خاص کرم ہے کہ انہوں نے اپنی مدحت کیلئے میمن کو چن لیا ہے اور جو نگاہ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتخاب بن جائے اس کا کیا جواب ہوگا۔

اور یہی وجہ ہے کہ محمد یوسف کو لا جواب ہی کہتے ہیں۔میں اب ان کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ حضور آج آپ کو لفظوں میں نہیں تولوں گا نہ ہی میں ے لاؤں گا نہ ے میں من لاؤں گا نہ من کو ے کروں گا نہ ے کو من کروں گا۔بس میں ہوں گا آپ ہوں گے اور میرا من ہوگا۔گویا آپ میرے میمن ہوں گے اور میں آپ کا من ہوں گا۔آ جائیے مائک پر اور ہمیں تا حد نماز فجر محظوظ فرمائیے۔

حضرات گرامی۔اب میں اپنے محبوب نعت خوان جناب حافظ ظفر اقبال سعیدی صاحب کی خدمت میں گزارش کروں گا۔حافظ ظفر اقبال سعیدی صاحب ویسے تو دنیا پور کی شخصیت ہیں اور

یہاں فیصل آباد میں حضرت صدر ذی وقار مفسر قرآن جناب صائم چشتی صاحب کے قائم کردہ حسان نعت کالج کے لیکچرار ہیں جس کا میں روحانی طور پر پرنسپل ہوں۔ جناب حافظ ظفر اقبال سعیدی صاحب۔

نقیب محفل محترم جناب

محمد افتخار احمد رضوی

افتخار رضوی

حضرات گرامی!

آج کی یہ محفل پاک بڑی محبّت سے سجائی گئی ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ جب کوئی نعت خواں نعت شریف پڑھے تو آپ ہر شعر کے اختتام پر سُبحان اللہ کہیں! ایک مرتبہ بلند آواز سے سُبحان اللہ کہہ دیں۔

آقا لجپال کا ذکر ہے محبّت کے ساتھ ایک مرتبہ پھر کہہ دیجیے سُبحان اللہ!

سُہانی رات ہے آؤ شمس الضُّحیٰ کی بات کرو
ستارو آؤ رُخِ مُصطفےٰ کی بات کرو

نکیر و بعد میں کوئی دُوسرا سوال کرو
خُدارا پہلے مِرے مُصطفےٰ کی بات کرو

اور محبّت کے عالم میں ڈوب کر ایک شاعر نے اپنا تخیّل پیش کیا ہے کہ

تُو شاہِ دو عالم کا گدا ہے کہ نہیں ہے
فِطرت میں تیری ذَوقِ وفا ہے کہ نہیں ہے

کُچھ سوچ کہ آتا ہے تیرا رِزق کہاں سے
سرکار کی نِسبت کا صِلہ ہے کہ نہیں ہے

یہ چادرِ تَطہیر ہے زَہرا کا قصیدہ
ہر بیٹی کے سر پہ یہ رِدا ہے کہ نہیں ہے

محروم رہی فاتحہ خوَانی سے قبر بھی
گُستاخِ مُحمّدؐ کو سزا ہے کہ نہیں ہے

ہے آج بھی صدّیق و عُمر زِندہ جہاں میں
محُبوب کے قدَموں میں بقا ہے کہ نہیں ہے

پہُنچا جو قبر میں تو نکیروں سے یہ پوچھا
اِس دیس میں طَیبہ کی ہَوا ہے کہ نہیں ہے

جُھکتا نہیں سر میرا کبھی شاہوں کے آگے

آقا کے غلاموں میں اَنا ہے کہ نہیں ہے

برادرانِ ملّتِ اسلامیہ اب میں دعوتِ نعت دے رہا ہوں جناب محترم محمد شفیق الرحمٰن صاحب کو جو اوکاڑہ سے ہمارے اسٹیج کی زینت بنے ہیں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ آقا لجپال کی بارگاہِ عالیہ میں نذرانہ پیش کریں۔

جزاک اللہ!

حضراتِ گرامی! جناب محمد شفیق الرحمٰن صاحب آقا لجپال کی محبّت میں نذرانہ عقیدت پیش کر رہے تھے۔ اور احباب دِل ہی دِل میں سُبحان اللہ کی دَاد دے رہے تھے۔ ماشا اللہ بڑے ہی بھلے لگ رہے تھے لیکن دِل کی بات اگر زبانِ مقدّس میں آ جائے تو محفل کو چار چاند لگ جاتے ہیں۔ ایک مرتبہ بلند آواز سے کہہ دیجئے سُبحان اللہ!

اِنشا اللہ آپ کو جگانے کی کوشش کروں گا۔

میں مَنصبِ صدارت کو سجانے پر قابلِ صَد احترام جناب محمد عارف قادری عطّاری صاحب دَامَت بَرکَاتُہم العَالیہ حضرت شاہ محمد عنائت قادری لاہور شریف کو خُوش آمدید کہتا ہوں۔ اور مہمانِ خصُوصی پیرِ طریقت رہبرِ شریعت پیر سیّد محمد شاہد قادری صاحب دامت برکاتہم قدسیہ آستانہ عالیہ چک جُھمرہ شریف اور ان کے علاوہ عزّت مآب فخرِ اسلام خطیبِ اسلام

اُستاذ العلما جگر گوشہ شَیخ القُرآن و شیخ الحدیث و مُفتیٔ اعظم پاکستان حضرت مولنا محمد کریم سُلطانی دَامت بَرَکاتُہم قدسیہ اِن بزرگوں کو اور اِن کے عِلاوہ جتنے بھی مہمانان گِرامی تشریف فرما ہیں کو خُوش آمدید کہتے ہوئے آپ تمام احباب کو خُوش آمدید کہتے ہوئے دِل سے دُعا دیتا ہوں۔

آج اِنتظامیہ کی طرف سے عُمرہ کا ٹکٹ دیا جائے گا اور ایک شخص مَدینہ طیّبہ کا مہمان بنے گا۔ میں رَبّ کی بارگاہ میں اِلتجا کرتا ہوں کہ یا اللہ تُجھے میرے نبی کے چہرۂ اَنور کا واسطہ ہے کہ ایک تو انتظامیہ کی طرف سے مہمان مدینہ بن رہا ہے تو مُسبّب الاسباب ہے اَیسا سبّب لگادے کہ یہ سارے کے سارے مہمانِ مدینہ بن جائیں۔

ایک مرتبہ باآوازِ بلند کہہ دیجئے سُبحان اللہ ! آپ سب احباب اپنے پِیر کا تصّور کریں میں بھی اپنے پیر کا تصّور کرتا ہوں۔اس کلام کیلئے مُجھے فرمائش ہے میں مُختصر کر.تے ہوئے پیش کرتا ہوں۔

پیر دی وی اکھّاے مُرید دی وی اکھاے

جِہناں نوُں اللہ تعالیٰ نے اکھّاں دا نور دتا اے باآواز بلند کہہ دو سُبحان اللہ

پیر دی وی اکھ اے مُرید دی وی اکھ اے
ویچدی وی اکھ اے خرید دی وی اکھ اے

اَبُو جہل دی وی اکھ اے صدّیق دی وی اکھ اے
عُمر دی وی اکھ اے بلال دی وی اکھ اے

یزید دی وی اکھ اے شبّیر دی وی اکھ اے
ایہہ اکھ اوہدے نالوں بڑی ساری وکھ اے

اکھ وِچ مُکھ اے اکھ وِچ رَجھ اے
اکھ وچ کعبہ اے اکھ وِچ حجّ اے

طعنیاں تے دیہدی ہوئی اکھ ای قبول اے
اکھ وِچ رَب تے ربّ دا رسُول اے

حضرات گرامی اکھیاں لڑن تے عشق اُوندا اے میں عشق کولوں سوال کیتا۔
اَے عشق تیرا ایڈریس کی اے۔ تیرا پتہ کی اے۔ تینوں لبھنا چاہواں توں
☆ کتھے مِلدا ایں۔

☆ کہندا اے رضوی!

☆ تیری سوچ چھوٹی۔

☆ میرا درجہ اعلیٰ۔

☆ تیرا مقام چھوٹا۔

☆ میں بڑا اعلیٰ۔

☆ تیرا قد محدود اے۔

☆ میں بڑا اعلیٰ ہاں۔

☆ تیرے شعور دے پرندے دی پرواز چھوٹی

☆ میرے شعور دے پرندے دی پرواز اعلیٰ

میں کہیا اے عشق تیرا مقام وڈا اے۔ ٹھیک اے پر میں فیر وی تینوں لبھنا چاہواں تے کتھے ملدا ایں۔

عشق نے جواب دتا۔

کالج عشق دا میں ہاں پروفیسر
جے پڑھیا بھلاواں تے عشق ای نہیں

جہڑے سنن تے ویکھن وچ ناں آون
ناں اوہ کم وکھاواں تے عشق ای نہیں

تیرے یار دے گھوڑے دی دھوڑ دیاں
جے نہ قسماں چکاواں تے عشق ای نہیں

کدی آ جاواں میں موج اندر
جے نہ دند کڈھواواں تے عشق ای نہیں

یارِ غار دی میں اڈی اتے
جے نہ ڈنگ مرواواں تے عشق ای نہیں

ایتھے امیہ جیئے لعنتی دے کولوں
جے نہ حبشی تڑپاواں تے عشق ای نہیں

رانجھے جٹ دے کڈھ کے وٹ سارے
جے نہ کن پڑواواں تے عشق ای نہیں

ایتھے شاہ عنایت جیئے رائیں اگے
جے نہ بلھا نچاواں تے عشق ای نہیں

وِچ کربلا دی تپ دی ریت اُتے
جے نہ خیمے لگواواں تے عشق ای نہیں

تیرے ناں توں چھ مہینیاں دا
جے نہ لال کُہاواں تے عشق ای نہیں

سر چاہڑ حُسین دا نیزے اُتے
جے نہ قُرآن سُناواں تے عشق ای نہیں

عشق دا مقام اعلیٰ اے آ جاوے ترکھاناں دے وِہڑے تے کی ہندا اے
چُھری ہتھ وِچ اے ناں ای غازی علم دین شہید سُنیاں دا پیر جے۔
غازی علم دین چُھری چک کے راج پال گستاخ دے سینے چہ مارے
راج پال نُوں قتل کر کے میانوالی دی جیل وچہ بند ہو جاوے

تے گولڑے دا تاجدار آلِ نبی۔ اولادِ علی۔ پیر مہر علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ
ملن واسطے میانوالی دی جیل چہ جا رہے نے۔ تے نقشبندیاں دے پیشوا
حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب وی ملن واسطے جاندے نیں۔ تے
مُصوّرِ پاکستان علاّمہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ غازی علم دین شہید دا چہرہ ویکھ کے

کہندے نیں۔ یاراسی اَیویں ای رہ گئے ترکھاناں دا پُتّر بازی لے گیا۔

عِشق دا مُقام ویکھو کہ اوہدے کیس دیاں فائلاں قائد اعظم مُحمّد علی جناح رحمتہ اللہ علیہ چُکدے نے کہندے نے غازی مینوں جاندا ایں۔ غازی کہندے نے تُسیں قائدِاعظم مُحمّد علی جناح او بڑے وڈّے وکیل او۔

قائدِاعظم نے کہیا۔ غازی اِکّ واری کہہ دے میں قتل نہیں کیتا تینوں میں چھڈاواں گا۔ میرا غازی آکھدا اے قائدِ اعظم

☆ صاحب مینوں پتہ اے!

☆ زندگی مِل جائے گی۔

☆ ماں مِل جائے گی۔

☆ باپ مِل جائے گا۔

☆ سنگی مل جان گے۔

☆ بیلی مل جان گے۔

☆ کیہ حُسینؑ دے نانے دا دیدار وی مل سکدا اے؟

حضراتِ گرامی! جہڑے ویلے میرے شُعور دا پرندہ میانوالی صاحب دے قبرستان وچہ پہنچیا تے اوس پچھیا غازی علم الدّین شہید رحمتہ اللہ علیہ تہانوں ایہہ مقام کتھوں ملیا اے۔ غازی آکھدے نے۔

جب تک بِکے نہ تھے کوئی پوچھتا نہ تھا
تُو نے خرید کر مجھے اَنمول کر دیا

غمِ عاشقی سے پہلے مجھے کون جانتا تھا
تیرے عشق نے بنا دی میری زندگی فسانہ

پیر سیّد نصیر الدین نصیر کا قلم وجد میں آتا ہے ! !
گولڑے کے تاجدار کا پوترا یُوں کہتا ہے!

تھی جس کے مقدّر میں گدائی تیرے دَر کی
قُدرت نے اُسے رَاہ دِکھائی تیرے دَر کی

میں بھول گیا نقش و نگارِ رُخِ دُنیا
صُورت جو سامنے نظر آئی تیرے در کی

آیا ہے نصیر آج تمنّا یہی لے کر
پلکوں سے کیئے جائے صفائی تیرے در کی

میرے شعور کے پرندے کو غازی رحمتہ اللہ علیہ نے آخری جواب یہ دیا۔

اے دُنیا دار۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر بڑے بڑے جھگڑے کرنے والو اور بڑے بڑے بڑا وکیل کرنے والو سنو!

نجات کی جب اپیل کرنا
حُسینؑ جیسا وکیل کرنا

ہے سر کے بدلے حُسینؑ ملتا
تو زِندگی نہ طویل کرنا

برادرانِ ملّتِ اِسلامیہ آپ کے محبّت بھرے نعروں کی گُونج میں میں دعوت نعت شریف دے رہا ہوں۔ تشریف لا رہے ہیں شہر فیصل آباد کی حسین پہچان۔ مدینے کی کوئل۔ چمنستانِ نعت مُصطفےٰ کے مہکتے ہوئے پُھول انجمن عندلیبانِ ریاض رسول کی مہکتی کلی جناب حافظ راجہ عُمر دراز صاحب سے گُزارش کرتا ہوں کہ تشریف لائیں اور آقا لجپّال کی بارگاہِ محبّت میں نذرانۂ عقیدت پیش کریں۔ آج مدینہ طیّبہ میں ایک مہمان جائیں گے تو اس مناسبت سے علّامہ صائم چشتی رحمتہ اللہ علیہ کا ایک شعر پیش کرتا ہوں!

اُمیراں دی گلّ نہ غریباں دی گلّ اے
مدینے چہ جاناں نصیباں دی گلّ اے

☆جب کوئی شخص۔

☆مدینہ۔

☆مدینہ۔

☆میٹھا مدینہ

☆پیارا مدینہ۔

سوہنا مدینہ کرتا کرتا مدینہ پاک کا مُسافر بن جاتا ہے اور مدینہ پاک سے جب واپس آتا ہے تو لوگ سوال کرتے ہیں کہ تو مدینہ پاک سے آیا ہے تو کیا لایا ہے۔ دِیوانہ جُھوم کر کہتا ہے!

پُوچھتے کیا ہو مدینے سے میں کیا لایا ہُوں
اپنی آنکھوں میں مدینے کو بَسا لایا ہُوں

میرا دِل بھی ہے وہیں میری جاں بھی ہے وہیں
لاش اپنی کو میں کاندھوں پہ اُٹھا لایا ہُوں

جان و دِل رکھّ کے میں طیبہ میں اَمانت کی طرح
پھر وہاں جانے کے اَسباب بنا لایا ہُوں

جس نے چُومے ہیں قدم سرورِ عالم کے اے دوست
خاک طیبہ کو میں پلکوں پہ سجا لایا ہوں

شاہِ دو عالم کی مَدد کا مِلا ہے یہ صلہ
اپنی بگڑی ہوئی تقدیر بنا لایا ہوں

اور پھر کسی پوچھا کہ تُو نے مدینہ طیبہ کی زیارت کی ہے بتاو کیسا ہے۔
تو وہ کہتا ہے۔

مدینہ میں نے دیکھا ہے مگر کیسا ہے مَت پُوچھو
زیارت کر کے دل کا حال کیا ہوتا ہے مَت پُوچھو

ایک مرتبہ باواز بلند مل کر سُبحان اللہ کہہ دیں۔

حضراتِ گرامی اَب میں دعوتِ نعت دیتا ہوں میرے وطن عزیز کے عظیم ثناخوان مصطفےٰ شہرِ فیصل آباد کی حسین پہچان نعت گو شاعر بلبل چمنستانِ نعت مُصطفےٰ جناب مُحمّد علی سجّن صاحب تشریف لاتے ہیں اور آقا لجپال کی بارگاہ محبّت میں نذرانۂ عقیدت پیش کرتے ہیں۔

حضرات گرامی آج کل تمام اَحباب اپنی ماں دی شان سنتے ہیں لیکن میں کائنات کی جان اماّں حضرت حلیمہ سَعدیہ رَضی اللہ تعالیٰ عنہا کے چند اشعار پیش کرتا ہوں جو یہ چاہتا ہے کہ پیارے نبی کی اماّں کی نِسبت کا

سہارا لیتے ہُوئے میرے والدین بخشے جائیں ایک مرتبہ جُھوم کے کہہ دیں
سُبحان اللہ!

حلیمہ میں تیرے نصیباں توں صدقے
توں مدنی دا جُھولا جُھلیندی وی ہوسیں

اوہ سوہنے دا مُکھڑا نُورانی نُورانی
تکیندی وہ ہوسیں چُمیندی وی ہوسیں

تیرے صدقے جاواں میں اماں حلیمہ
کیویں نشے توں بچیندی وی ہوسیں

اوہ والضحیٰ مُکھ تے واللیل زُلفاں
توں زُلفاں نوں کنگھی کریندی وہ ہوسیں

نہوا کے سجا کے تے کجلا توں پا کے
سوہنے نوں شیشہ وکھیندی وی ہوسیں

میرے جہی نہیں کوئی دُنیا تے دائی
کُدی گلّی بہہ کے سچیندی وی ہوسیں

اماں۔

حلیمہ میں تیرے نصیباں توں صدقے

بلند بآواز سے کہہ دیں سُبحان اللہ!

اِس سے پہلے کہ میں وہ کلام پیش کروں حاصل پُور سے تشریف لانے والے مہمانانِ گرامی کی فرمائش پر مُولائے کائنات حضرت علی شیرِ خُدا علیہ السّلام کی شانمیں چنداشعار پیش کروں گا۔ یہ آخر میں پیش کروں گا۔ فرمایا!

وَرَفَعنَا لَکَ ذِکرَکَ.

اس گُفتگو کیلئے مُجھے حُکم ہے۔ حُکم کی تعمیل کر رہا ہوں۔ اللہ فرماتا ہے۔ اُے حبیب آپ کی خاطر آپ کے ذِکر کو ہم نے بلند فرمایا۔ غُلامانِ مُصطفےٰ نے جامِع مَسجد خضریٰ میں بیٹھ کر بآواز بلند سُنا اور بآواز بلند سُبحان اللہ کہا۔

اللہ فرماتا ہے!

☆ تُوحید ہوگئی میری۔ رسالت ہوگئی تیری۔
☆ خلقت ہوگئی میری۔ حکومت ہوگئی تیری۔
☆ جبریل ہوگا میرا۔ وہ نوکر ہوگا تیرا۔
☆ بُراق ہوگا میرا۔ سواری ہوگی تیری۔

☆ یہ حُور ہوگی میری۔ تو نُور ہوگا تیرا۔

☆ یہ غِلماں ہوں گے میری۔ تو نُور ہوگا تیرا۔

☆ یہ آدم ہوگا میرا۔ وہ اُمتّی ہوگا تیرا۔

☆ یہ مُوسٰی ہوگا میرا۔ وہ اُمتّی ہوگا تیرا۔

☆ یہ عیسٰی ہوگا میرا۔ وہ اُمتّی ہوگا تیرا۔

☆ یہ نُوح ہوگا میرا۔ وہ اُمتّی ہوگا تیرا۔

☆ نبی ہوں گے میرے۔ ہاں کلمہ ہوگا تیرا۔

جاں ذکر ہوگا میرا۔ وَاں ذِکر ہوگا تیرا۔

☆ ہاں پُھول ہونگے میرے۔ مہک ہوگی تیری۔

☆ یہ کلیاں ہونگی میری۔ چَٹک ہوگی تیری۔

☆ یہ کوئل ہوگی میری۔ ہاں کُوکُو ہوگی تیری۔

☆ یہ بُلبل ہوگا میرا۔ ترنّم ہوگا تیرا۔

☆ زُلف ہوگی تیری۔ قَسم ہوگی میری۔

☆ ہاں مُکھڑا ہوگا تیرا۔ قَسم ہوگی میری۔

☆ یہ مکّہ ہوگا تیرا۔ قَسم ہوگی میری۔

☆ ہاں سینہ ہوگا تیرا۔ قَسم ہوگی میری۔

☆ پَسینہ ہوگا تیرا۔ قَسم ہوگی میری۔

حضرات خُواجہ غُلام فرید صاحب کوٹ مٹھن والی سرکار کا ایک قُطعہ پیش کر کے اگلے ثنا خوان کو دعوت دیتا ہوں!

اِک رات دا جاگن ڈاھڈا اوکھا
اِک جا گدا یار دا یار راتیں

اِک جاگ دا چور دی سنھ اُتے
دو جا جاگ دا پہرے دار راتیں

اِک جاگ دا عشق دی مرض والا
دُو جا جاگ دا سخت بیمار راتیں
غُلام فرید اساں ای سُوں جاندے
اِکو جاگ دا پروردگار رُاتیں

جو جاگ رہے ہیں ایک مرتبہ باآواز بلند کہہ دیں سُبحان اللہ!

حضرات میں ایک خاص بات کرنے والا ہُوں۔ اس وقت عُشّاقانِ رسول کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمُندر ہے۔ میرے دائیں بائیں خُوبصورت چہروں کے ساتھ میرے بُزرگ میرے مُحسن میرے سروں کے تاج ہمارے درمیان تشریف فرما ہیں۔ تو میں ایک واقعہ جو میرے ذِہن

میں آ گیا ہے پیش کروں گا۔ یہ میری بات نہیں ہے بلکہ کوٹ مٹھن کے والی خواجہ خواجگان خواجہ غلام فرید رحمتہ اللہ علیہ کی ہے۔ لوگ کہتے ہیں اللہ کے ولی کی بارگاہ میں کیا لینے جاتے ہو میں بتاتا ہوں کہ کیا لینے جاتے ہیں۔

ایک سکھ کی بیٹی کو غموں نے پریشان کیا۔

باپ اپنی بیٹی سے کہتا ہے۔

بیٹی سنا ہے مسلمانوں کا "پیر خواجہ غلام فرید کوٹ مٹھن" کی دو ہی کا بادشاہ۔ چولستان کا شہنشاہ بہت بڑا پیر ہے۔ کیوں نہ ہم اپنا دکھ اس کی بارگاہ میں پیش کریں۔

دونوں کوٹ مٹھن کی طرف روانہ ہو گئے۔ راستے میں سکھ اپنی بیٹی سے کہتا ہے کہ بیٹی مسلمانوں کی عادت ہے جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو السلام علیکم کہتے ہیں۔ لہٰذا تم بھی خواجہ کی بارگاہ میں سلام کرنا۔ جب سلام کا جواب ملے گا اور جو سوال خواجہ صاحب کریں اُس کا جواب دے کر وہی سوال تم نے کرنا ہے۔

خواجہ صاحب کے دربار عالیہ میں پہنچے وہاں خواجہ صاحب کا دربار لگا ہے۔ مریدین بھی بیٹھے ہیں۔ سکھ اور اُس کی بیٹی نے السلام علیکم کہا۔ میرے خواجہ رحمتہ اللہ علیہ نے نیچی نظروں سے وعلیکم السلام کہا کیونکہ بیٹی بیٹی ہوتی ہے۔ خواہ سکھ کی ہی کیوں نہ ہو۔ اگلا سوال خواجہ غلام فرید رحمتہ اللہ

علیہ نے کیا کہ بیٹی آپ کا کیا حال ہے۔

عرض کرتی ہے حضور میرا حال ٹھیک ہے۔

اُب باپ کے کہنے کے مُطابق بیٹی بھی وہی سوال کرتی ہے۔ کہ خواجہ آپ کا کیا حال ہے؟

خُواجہ سائیں ارشاد فرماتے ہیں بیٹی میرا حال ٹھیک ہے۔

دُوسرا سوال میرے خواجہ نے کیا بیٹی خُوش رہتی ہو۔

عرض کی حضُور خُوش رہتی ہوں گُرو کی کرپا ہے۔

وہی سوال سِکھ کی بیٹی نے کیا خُواجہ صاحب حضُور آپ خوش رہتے ہیں۔

میرے خواجہ نے فرمایا تُجھ پر تو تیرے گُرو کی کرپا ہے مُجھ پر میرے مدینے والے آقا صلّی اللہ عَلَیہِ وآلہٖ وسلّم کا کرم ہے۔

تیسرا سوال میرے خُواجہ نے کیا۔ بیٹی تُمہارے گھوٹ کا کیا حال ہے۔ اُس نے کہا حضور میرے گھوٹ کا حال ٹھیک ہے۔ سرائکی میں

گھوٹ کہتے ہیں گھر والے کو۔

گھوٹ کہتے ہیں دُولہا کو۔

گھوٹ کہتے ہیں خَاوند کو۔

گھوٹ کہتے ہیں مَجازی خُدا کو۔

وہ کہتی ہیں سائیں آپ کے گوٹ کا کیا حال ہے؟

آپ فرماتے ہیں بیٹی میرے گھوٹ کا حال بہت اچھا ہے۔اور وہ مدینہ میں بستا ہے۔

اگلا سوال میرے خواجہ نے کیا۔بیٹی جب تمہارا گھوٹ تمہیں تجھے لینے آئے گا تو مجھ سے ملائے گی۔

وہ کہتی ہے۔سائیں میرا لاڑھا۔میرا گھر والا۔جب مجھے لینے آئے گا تو اُسے آپ کی بارگاہ میں پیش کروں گی۔اور سلام بھی عرض کرواؤں گی۔وہ آپ کے قدم بھی چومے گا۔آپ کے قدموں میں بیٹھے گا۔خواجہ سائیں میں تو اپنے گھوٹ کو پیش کردوں گی آپ سے ملاؤں گی۔آپ بھی کرم کریں گے؟اور مجھے اپنے گھوٹ سے ملائیں گے؟

☆ حضرت خواجہ ہلے۔

☆ وجد میں آگئے۔

☆ ایک پردہ اُٹھا۔

☆ ایک نقاب اُٹھا۔

☆ ایک چلمن ہلا۔

☆ سکھ نے دیکھا۔

سکھ کی بیٹی نے دیکھا۔

پورے عالم نے دیکھا۔

☆ روہی کا ٹبہ ہے۔

☆ چولستان کی وادی ہے۔

☆ سامنے سبز گنبد ہے۔

میرے آقا تشریف فرما ہیں۔ خواجہ نے ایک بات کہی!

خلقت جہندے گول اے

ہردم فرید دے کول اے

اور میرے خواجہ کے در کے گدا خواجہ محمّد یار فریدی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں!

محمّد محمّد پکیندے گزر گئی

احمد نال احمد ملیندے گزر گئی

میں اپنی حیاتی توں قربان تھیواں ……

خدا کوں احمد سدیندے گزر گئی

اساں نال سانول الیسو کہ کائی نہ

اے دردان دے قصّے

تے مرداں دے حِصّے
سُنا سیاں ذرا وقت
ڈیسو کہ کائی نہ

اس ضمن میں ایک شاعر کہتا ہے!

حلیمہ دی ڈاچی دا کر کے تصوّر
کھُرے ڈاچیاں دے چُمیندے گزر گئی

میرے باوے اوہ رات شُبرات ہوسی
جھڑی تیرا سُفناں تکیندے گُزر گئی

صَبا کوٹ مِٹھّن دے پیراں کُو آکھیں
کہ بُلبل نُوں خُود گل لیسو کہ کائی نہ

سامعینِ گرامی!

ایک مرتبہ مِل کر آپ نے ایسا نعرہ لگانا ہے کہ ساری رات یہ کیمرہ مین کھڑے رہے فِلم بَن رہی ہے۔ نجانے یہ فِلم ٹوٹ جائے۔ وی سی آر ہی خراب ہو جائے۔ اِس فلم پر ہمیں کوئی اِعتماد نہیں ہے لیکن ایک وہ فلم ہے جو دو فرشتے تیّار کر رہے ہیں۔ جو حشر کے میدان میں دکھائی جائے گی۔

جب میرا نبی دیکھے اور میرے نبی کی قیادت میں اولیائے کرام دیکھیں تو وہاں
فلم میں ہمارے لبوں پر نعرہ ہو وہ نعرہ کونسا ہے؟ وہ نعرہ قرآن کی صورت میں
پیش کرنا چاہتا ہوں۔

دونوں ہاتھوں کو بلند کر کے۔

آنکھوں کو بند کر کے۔

اپنے اپنے پیر کا تصور کر کے۔ میں نبیوں کے پیر کی بارگاہ میں آپ کو لیجانا
چاہتا ہوں۔ بلند آواز سے کہہ دیں ! سیدی مرشدی یا نبی یا نبی۔

اے میرے مالک گواہ ہو جا۔ جس کی سب سے اونچی آواز ہو اس کی آنکھ
لگے مدینے کا چاند نظر آ جائے۔ ایک چاند تو آسمان کا ہے۔ جس کے بارے
میں ناصر شاہ لکھتے ہیں!

چنا سارے حسیناں توں تاک لگنا ایں
جہناں وی سوہنا ایں پر توں ناصر
نبی دے جوڑے دی خاک لگنا ایں

ایک مرتبہ دونوں ہاتھوں کو بلند کر کے نعرہ لگائیں!

سیدی مرشدی یا نبی یا نبی!

جب لیا نام نبی تڑپ کر میں نے
سُنّیوں کے ضعیفوں میں جوانی دیکھی

جوانوں کی طرح نعرہ بلند کریں۔

☆سیّدی مرشدی یا نبی یا نبی۔
☆سیّدی مرشدی یا نبی یا نبی۔
☆قُرآن میں آیا۔ یا نبی ۔
☆قُرآن سے پُوچھا۔ یا نبی
☆سُطریں بولیں۔ یا نبی
☆سُطروں سے پُوچھا۔ یا نبی
☆آئت ہے بُولی۔ یا نبی
☆آئت سے پُوچھا۔ یا نبی
☆تو اکھّر بولے۔ یا نبی
☆اکھّروں سے پُوچھا۔ یا نبی
☆تو شدّیں بولیں۔ یا نبی
☆شدّوں سے پُوچھا۔ یا نبی
☆تو مدّیں بولیں۔ یا نبی
☆مدّوں سے پوچھا۔ یا نبی

☆تو زیریں بولیں۔ یا نبی

☆زَبروں سے پُوچھا۔ یا نبی

☆تو زیریں بولیں۔ یا نبی

☆زیروں سے پُوچھا۔ یا نبی

☆تو جزمیں بولیں۔ یا نبی

☆جزموں سے پُوچھا۔ یا نبی

☆تو پیشیں بولی۔ یا نبی

☆پیشوں سے پُوچھا۔ یا نبی

☆تو سجدے بولے۔ یا نبی

☆سجدوں سے پُوچھا۔ یا نبی

☆والنّاس بولی۔ یا نبی

☆بسم اللہ سے پُوچھا۔ یا نبی

☆تو بَا بولی۔ یا نبی

☆میں نے بَا سے پُوچھا۔ یا نبی

☆تو نقطہ بولا۔ یا نبی

☆نُقطے سے پُوچھا۔ تو بول رہا تھا

☆لب کھول رہا تھا۔ یا نبی

☆نجدی نہ مانے۔ یا نبی

☆نجدی کو سُنادے۔ یا نبی

☆جنّت کی چابی۔ یا نبی

☆ذرا تھام لو پیارے۔ یا نبی

☆کوئل سے پُوچھا۔ یا نبی

☆تو کُوکُو بولی۔ یا نبی

☆بُلبل سے پُوچھا۔ یا نبی

☆ترنّم بولا۔ یا نبی

☆پُھولوں سے پُوچھا۔ یا نبی

☆وہ مہک رہے تھے۔ یا نبی

☆کلیوں سے پُوچھا۔ یا نبی

☆وہ چٹک رہی تھیں۔ یا نبی

☆جب چاند سے پُوچھا۔ یا نبی

☆وہ چمک رہا تھا۔ یا نبی

☆مُجھے کہہ رہا تھا۔ یا نبی

☆آدم سے پُوچھو۔ یا نبی

☆وہ بول رہے تھے۔ یا نبی

☆ پھر چاند سے پُوچھا۔ یا نبی

☆ تو چاند تھا بولا۔ یا نبی

☆ مُوسٰی سے پُوچھو۔ یا نبی

☆ وہ بول رہے تھے۔ یا نبی

☆ میرا پیر پُکارے۔ یا نبی

☆ تیرا پیر پُکارے۔ یا نبی

☆ نبیوں کا وظیفہ۔ یا نبی

☆ غَوثوں کا وظیفہ۔ یا نبی

☆ قُطبوں کا وظیفہ۔ یا نبی

☆ سارے پیار سے کہہ دیں۔ یا نبی

☆ جنّت کی چابی۔ یا نبی

☆ ذرا تھام لو پیارے۔ یا نبی

☆ لَب چُوم کے کہہ دے۔ یا نبی

☆ ذُرا جُھوم کے کہہ دے۔ یا نبی

☆ ذَرا دھیرے دھیرے۔ یا نبی

☆ ذَرا ہَولے ہَولے۔ یا نبی

☆ للکار کے کہہ دے۔ یا نبی

☆ للکار کے کہد ے۔ یا نبی

☆ ہیں منگتے تیرے۔ یا نبی

☆ جنّت بھی تیری۔ یا نبی

☆ جنّت کے والی۔ یا نبی

☆ اَج کوئی نہ جاوے۔ یا نبی

☆ تیرے دَر سے خالی۔ یا نبی

☆ ذرا پیار سے کہد ے۔ یا نبی

☆ سیّدی مُرشدی یا نبی یا نبی

حضرات گرامی! میں دعوتِ نعت دیتا ہوں تشریف لاتے ہیں بین الاقوامی شُہرت یافتہ صدارتی ایوارڈ یافتہ حُسین ثنا خوان مُصطفٰے جنہیں آپ اکثر پاکستان ٹیلی ویژن کی سکرین پر دیکھتے ہیں۔ جنابِ مُحترم الحاج اختر حُسین قریشی صاحب تشریف لائیں اور آقا لجپال کی بارگاہِ عالیہ میں نذرانۂ عقیدت پیش کریں۔

سُبحان اللہ!

ایک شہکار ہے محبوبِ خُدا کا چہرہ
اِس سے پہلے نہ کبھی دیکھا تھا ایسا چہرہ

خود دی ہے اللہ نے حُسنِ محمد کی زکواۃ
چاند سا حضرتِ یُوسف ؑ نے جو پایا چہرہ

خُوش نصیبی مَولیٰ عَلی کی دیکھو
آنکھ کھولتے ہیں تو دیکھا نبی کا چہرہ

حضراتِ گرامی اَب میں دعوتِ نعت دے رہا ہوں عَالمِ اسلام کے عَظیم ثناد خوانِ مُصطفیٰ کو جو دَاتا عَلی ہجویری کے نگر سے ہمارے تشریف لائے ہوئے مُہمان۔ مدینے کی کوئل۔ چمنستانِ نعت مُصطفیٰ کے مہکتے ہُوئے پُھول جناب عِزّت مآب قابلِ صد احترام۔ بین الاقوامی شہرت یافتہ نعت خوان جناب حافظ مُحمّد خلیل سُلطان صاحب سے گُزارش کروں گا کہ تشریف لائیں اور آقا لجپال کی بارگاہِ مُحبّت میں نذرانہ عقیدت پیش کریں۔ آپ محبّت کے ساتھ نعرہ بلند فرمائیں۔

نعرۂ تکبیر:۔

نعرۂ رسالت۔

تصوّر مدینہ کو نگاہوں میں سما کر ہاتھوں کو کشکول بنا کر نعرۂ رسالت بلند کریں۔

مرنے کی طرف دیکھ نہ جینے کی طرف دیکھ
جب چوٹ لگے دِل پہ مدینے کی طرف دیکھ

نعرۂ رسالت

دَرِ پنجتن دے منگتے دَرویشنیں وُلی نیں
جہناں کھاوے تیرے تکڑے کردے علی علی نیں

نعرۂ حیدری

اَے شہنشاہِ مدینہ الصّلوٰۃ وَالسّلام
زینت عرشِ مُعلیٰ الصّلوٰۃ وَالسّلام

رَبِّ جلی اُمّتی کہتے ہُوئے پَیدا ہوئے
میرے خالق نے فرمایا بخشا الصّلوٰۃ وَالسّلام

میں وہ سُنّی ہُوں۔
میں حَنفی ہُوں۔
میں بریلوی ہُوں۔
تو پھر میں کیوں نہ کہوں کہ

میں وہ سُنّی ہوں جمیلِ قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا الصّلوٰۃ والسّلام

جہدا کھایئے اوہدے گیت گایئے کہ

خاک مُجھ میں کمال رکّھا ہے
میرے آقا نے سنبھال رکّھا ہے
میں کب کا اِعجاز مَر جاتا
تیرے ٹکڑوں نے پال رکّھا ہے

پنجابی کا ایک قطع پیش کرکے اُگلے ثنا خوان کو دعوت دے رہا ہوں۔ پنجابی کا شاعر قلم اُٹھاتا ہے۔ جھولی پھیلاتا ہے۔ خالقِ کائنات کی بارگاہ میں عرض گُزار ہوتا ہے۔

اللہ۔ اللہ۔ خالقا۔ مالکا۔ رّبا۔ سوہنیا۔ اللہ۔ اللہ۔

جہدے وچہ تیری رَضا شامل میرے دل نوں اوہ اُمنگ چاہیئے
جہڑا لگا صدیق دی وچہ اُڈی اوس سپ ذادا کا ڈنگ چاہیئے

سارے رنگاں دے نال پیار مینوں

چشتی۔قادری۔نقشبندی۔سہروردی

صابری۔نوشاہی۔نظامی۔حیدری

قلندری۔رضوی۔رنگ دے دے

حُور جنّت دی کلیم میں نئیں منگدا جنّت وچہ محمد دا سنگ دے دے سنگ کیسے ملے گا؟ دونوں ہاتھوں کو اُٹھا کر دُرود پاک پڑھیں!

الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُولَ اللّٰه

اب تشریف لاتے ہیں فخرِ نارووال پاکستان ٹیلی ویژن کے مَعروف ثناخوان جناب محترم مُبّشر حَسن بھٹی صاحب آف نارووال۔

نعرۂ تکبیر۔

نعرۂ رسالت۔

نعرۂ حیدری۔

نعرۂ غوثیہ۔

سیّدی مُرشدی کے نَعروں سے اَلحمدُلِلّٰہ زبان کو اکثر تر رکھّا ہے۔اَب جاتے جاتے نبی پاک کے صدقے عَلی پاک کا ذِکر ایُسا کریں گے کہ اِس گلی کو نجف کی گلی بنادیں گے۔

میں رضوی ہوں اعلیٰ حضرت کے دَر کا سگ ہُوں۔ لیکن توجّہ کے ساتھ پہلے کُچھ باتیں سماعت فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اَے حبیب ہم نے سب کُچھ آپ کیلئے بنایا ہے۔

☆ توحید ہوگی میری۔ رِسالت ہوگی تیری

☆ جبریل ہوگا میرا۔ وہ نُوکر ہوگا تیرا

☆ بُراق ہوگا میرا۔ سواری ہوگی تیری

☆ یہ جنّت ہوگی میری۔ کنیز ہوگی تیری

☆ یہ سُورج ہوگا میرا۔ ہاں روشنی ہوگی تیری

☆ یہ چاند ہوگا میرا۔ ہاں چاندنی ہوگی تیری

☆ صدّیق ہوگا میرا۔ خلیفہ ہوگا تیرا

☆ صدّیق ہوگا میرا۔ وہ یار ہوگا تیرا

☆ صدّیق ہوگا میرا۔ وہ جانی ہوگا تیرا

☆ صدّیق ہوگا میرا۔ وہ دِلبر ہوگا تیرا

☆ عُمر ہوگا میرا۔ مُراد ہوگی تیری

☆ عثمان ہوگا میرا۔ داماد ہوگا تیرا

☆ علی ہوگا میرا۔ وہ دلیر ہوگا تیرا

☆ علی ہوگا میرا۔ وہ شیر ہوگا تیرا

☆ یہ زَہرا ہوگی میری۔ وہ بیٹی ہوگی تیری

☆ حسینؑ ہوگا میرا۔ نَواسہ ہوگا تیرا

☆ بلاؒل ہوگا میرا۔ وہ پُجاری ہوگا تیرا

☆ اُویس ہوگا میرا۔ وہ شَیدا ہوگا تیرا

☆ حسّان ہوگا میرا۔ نعُت خوان ہوگا تیرا

☆ سُنّی ہونگے میرے۔ مِیلادہوں گے تیرے

☆ یہ بندے ہوں گے میرے۔ دِیوانے ہوں گے تیرے

☆ یہ بندے ہوں گے میرے۔ مَستانے ہوں گے تیرے

☆ یہ بندے ہوں گے میرے پَروانے ہوں گے تیرے

☆ قُرآن ہوگا میرا۔ قصیدہ ہوگا تیرا

☆ جہاں ذکر ہوگا میرا۔ وَہاں ذکر ہوگا تیرا

☆ جہاں چرچا ہوگا میرا۔ وَہاں چرچا ہوگا تیرا

☆ فلک ہوگا میرا۔ قدَم ہوگا تیرا

☆ سِدرہ ہوگی میری۔ قدَم ہوگا تیرا۔

☆ عُرش ہوگا میرا۔ قدَم ہوگا تیرا

☆ جنّت ہوگی میری۔ جاگیر ہوگی تیری

جنّتی کون ہے؟

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے آقا و مولیٰ اور اللہ کے محبوب ہیں۔ آپ معبود نہیں ہیں۔ اللہ نہیں ہیں کہ آپ کی پُوجا یا پرستش کی جائے۔ چُنانچہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پجاری نہیں ہیں اور ایسا لفظ بولنا بہت بڑی شرکیہ جسارت ہے۔ لہٰذا اس کی جگہ بلال ہوگا میرا عاشق ہوگا تیرا بُرا نہیں۔ ہر شخص آج کہتا ہے میں جنّتی ہوں۔ میں جنّتی ہوں۔ میں بتاتا ہوں جنّتی کون ہے۔ خواجہ غلام فرید کوٹ مٹھن شریف کے تاجدار فرماتے ہیں!

جہڑی جنّت دا توں مان کریناں ایں تیری جنّت مُول نہ وڑسوں
جہڑی دوزخ دے توں ڈراوے دیناں ایں تیری دوزخ مُول نہ سڑسوں

اے جنّت دوزخ شالا قائم رہویں میں تے دامن یار دا پھڑسوں
جے یار فرید کرم چہ کیتا نہ اتھے اڑسوں نہ اوتھے اڑسوں

اور اُردو کے شاعر نے لکھا ہے !

ہر صبح مکافات کی شاموں کیلئے ہے
دُنیا دلِ نادار کے کاموں کیلئے ہے

اعدائے نبوّت کا ٹھکانہ ہے جہنم

جنّت تو محمد کے غلاموں کیلئے ہے

حضرات ایک ایسے حسین نعت خوان کو پیش کر رہا ہوں جس نے سترہ سال سرکارِ دو عالم صلّی اللہ عَلَیہِ وآلہٖ وسلّم کے گنبد خضری پر رنگ کیا ہے۔ اِنشا اللہ اِن کی زیارت بھی کرنی ہے اور نعت بھی سُننی ہے۔ ہم اِن سے سرکار دو عالم کے دَر بار عالیہ کی باتیں سُنیں گے۔ پیر سیّد نصیر الدین نصیر کہتے ہیں!

رویا ہوں اُس شخص کے پاؤں سے لپٹ کر

جس نے بھی کوئی بات سُنائی تیرے در کی

حضراتِ گرامی! وہ ہاتھ ہوں جو سترہ سال میرے نبی صلّی اللہ عَلَیہِ وآلہٖ وسلّم کے گنبد خضری کو رنگ کرتے رہے اُن کو سرکارِ مدینہ صلّی اللہ عَلَیہِ وآلہٖ وسلّم نے ایسا رنگ دیا کہ یہ اَب ثنا خوانانِ رسول میں ایسا چمک رہا ہے کہ جیسے ستاروں میں چاند چمکتا ہے۔ تو عاشقانِ مصطفےٰ سماعت فرمائیں۔ میرے مُلکِ عظیم کے عظیم ثناخوان جناب الیاس زاہد مدنی رحمانی صاحب!

حضرات گرامی الیاس زاہد رحمانی نعت شریف پیش کر رہے تھے۔ بڑا کیف آیا۔ اَب میں چند باتیں آپ سے کرنا چاہتا ہوں۔ باآواز بلند مل کر کہہ دیں سُبحان اللہ!

بزرگ کہتے ہیں محشر میں ایک درخت ملے گا ہمارا گزارا

ایک درخت پر نہیں ہو گا کیونکہ ہم دِیوانے ہیں۔ہم اپنے نام کا باغ لیں گے۔باآواز بلند مل کر کہہ دیجیے سبحان اللہ۔الیاس زاہد رحمانی صاحب چاند کا ذِکر کر رہے تھے تو میں بھی دو شعر چاند پر سُنانے چاہتا ہوں۔ناَصر شاہ کہتے ہیں!

چنّا فَلک دِیاٖ چنّا سارے حَسیناں توں تاک لگنا ایں

جہناں وی سوہنا ایں پرتوں ناصر نبی دے جوڑے دی خاک لگنا ایں

☆ چاند کچھ طلب کرتا ہے۔

☆ جو پہلے ہی چمک رہا ہو۔

☆ جو پہلے ہی پیارا ہو۔

☆ جو پہلے ہی حَسیں ہو۔

☆ جو پہلے سے ہی چاندنی بکھیر رہا ہو۔

وہ اور کیا مانگ رہا ہے۔آج کی رات کچُھ اور بھی خالق سے مانگ رہا ہے۔

کیا؟

دیکھو تو ذَرا چاند کو کیا مانگ رہا ہے

خَالِق سے کوئی اَور اَدا مانگ رہا ہے

یُوں ہاتھ تو نِکلا ہے فلک پر
لگتا ہے مدینے کی دُعا مانگ رہا ہے

ہرانسان کی اپنی ایک پہچان ہوتی ہے۔
میری پہچان ذِکرِ مولائے کائنات ہے۔
لہٰذا ذکرِ مولی علی کرتا ہوں۔

شام ڈَھلی چاند نکلا سُورج ڈُوبا
رَات کی رانی نے اُنگڑائی لی
ریت کے ذرّات ٹھَنڈے ہوئے
جگنُو چَمکے بھینی بھینی خُوشبو آئی

خُوشبو کیوں آئی؟ مُصطفےٰ جو چل رہے تھے۔ آقا جو فرما رہے تھے کہ دِن چڑھے گا جھنڈا اُسے دوں گا۔ جو مُجھے بھی بڑا پیارا ہے اللہ کو بھی بڑا پیارا ہے۔ صُحابہ کی لمبی قطاریں ہیں۔ اُن کے لبوں پر بھی دُعا ہے!

☆ یا اللہ مُجھے جھنڈا عطا فرما۔
☆ یا اللہ مُجھے جھنڈا عطا فرما۔
☆ اِتنے میں دِن چڑھ جاتا ہے۔
☆ چاند چُھپ جاتا ہے۔
☆ سُورج نکل آتا ہے۔
کِرنیں بِکھر جاتی ہیں۔
☆ چڑیاں چہک جاتی ہیں۔

پُھول مہک جاتے ہیں اور لبِ مُصطفےٰ ہلتے ہیں آقا فرماتے ہیں!

علی کہاں ہے؟

خَیبر کا مقام کی بات کر رہا ہوں

سرکار فرماتے ہیں علی کہاں ہے ؟

عَلی کہاں ہے ؟ علی کہاں ہے ؟

عَلیؑ حاضر ہوتے ہیں۔ آنکھیں دُکھ رہی ہیں۔ کُلّ کے مَولا نے کُلّ کے مَولا سے کہا علی جا جھنڈا لے جا۔ تُجھ کو اللہ کے سُپرد کرتا ہُوں اور مَرحب کو تیرے سُپرد کرتا ہوں۔ مَرحب طاقت اور غُرور کے نشّے میں ڈُوبا ہُوا تھا۔ اِدھر حَیدر کرّار اللہ کے شیر مَیدان میں جاتے ہیں۔

وہ مُسکرا کر کہتا ہے میرا نام مَرحب ہے۔ میں بہت بڑا پہلوان ہوں۔ مُجھے آج تک کِسی نے شکست نہیں دی۔ مَولائے کائنات فرماتے ہیں۔ میرا نام حَیدرِ کرّار ہے۔ مَرحب نے پُوچھا۔ تُجھے محمد نے بھیجا ہے۔

☆ فرمایا ہاں۔

☆ میرا قد تُجھ سے زیادہ ہے۔

☆ میرا جسم تیرے جسم سے موٹا ہے۔

☆ جا اپنے محمد سے کہدے کِسی اور کو بھیجیں۔ عَلی جلال میں آ کر کہتے ہیں تُو

☆ کُفر کی پڈی ہے میں اللہ کا شیر ہوں۔

☆ تُو وار کر۔ اُس نے وَار کر دیا۔

☆ مَولا علی نے وَار روکا۔

☆ رسول کے بھائی نے وَار روکا۔

☆ حُسین کے بابا نے وار روکا۔

☆ پیروں کے پیر نے وار روکا۔ عَلی نے وار کیا اُسے سواری سمیت دو ٹکڑے کر دیا

علی مرکب سنے مَرحب جھیاں نُوں چیر دیندا اے

حضرات گرامی! جب عَلی کی تلوار مَرحب کی تلوار سے ٹکرائی تھی تو ایک آواز آئی تھی۔ عَلی کی تلوار کبھی عَلی کو دیکھتی ہے کبھی مَرحب کے مُردہ جسم کو دیکھتی ہے۔ علی کی تلوار مَرحب پر گر کر کہتی ہے !

تو صِرف لوہے کی کالی چادر میں ہوں جلوؤں میں نُور جیسی
جناب موسیٰ سے پُوچھو جا کر میں ہوں جَلوؤں میں طُور جیسی

تو صِرف کرتی ہے قتل میں سوال ذہنوں میں ٹانکتی ہوں
میں قتل کرنے سے پہلے دُشمن کی سات نسلوں میں جھانکتی ہوں

میرے پہلے وار پر کہنے لگا پروردگار

لَا فَتیٰ اِلَّا عَلِی لَا سَیْفَ اِلَّا ذُو الْفِقَار

نعرۂ حیدری یا علیؑ

نعرۂ حیدری یا علی

نعرۂ تحقیق حق چار یار

برادرانِ ملت اسلامیہ! دعوت نعت شریف دے رہا ہوں ذیشان آقا کی ذیشان بارگاہ میں اُس ذیشان دربارِ عالیہ میں سجنے والی ذیشان محفل کے ذیشان اسٹیج لگانے والی ذیشان A T I کی تنظیم کے ذِیشان پروگرام میں جناب محمد ذِیشان ایوّب صاحب کو جنہوں نے چھوٹی سی عمر میں بڑا نام حاصل کیا۔

ذِیشان ایوب صاحب داتا صاحبؒ کی حسین نگری لاہور شریف کے رہنے والے ہیں۔ جناب محمد ذیشان ایوب!

حضرات گرامی ابھی عُمرہ کے ٹکٹ کیلئے قُرعہ اَندازی ہوگی پرچیوں کو بڑی محبّت سے لپیٹا جا رہا ہے۔ مدینہ طیبہ کے خیالات ہر شخص کے ذہن وقلب میں چھائے ہُوئے ہیں۔

وہ مدینہ طیّبہ!

دل وِچ وسیا شہر مدینہ
اکھیاں وِچ سجیا شہر مدینہ

دوزخ دُور ہوئی میرے توں
کفن تے لکھیا شہر مدینہ

پیر ذی اکھ چوں بُلھے شاہ دلی
ویکھ کے نچیا شہر مدینہ

بشیر صابر صاحب گوجرہ والے اپنا تخیل یوں پیش کرتے ہیں!

دِل کملا جھلا ضد کردا میں پاناں تڑلے مَن دا گل کوئی نئیں
ایہہ روندا جدوں مدینے نوں یاد کرکے ہنجو سکدا ایس دے ٹھل کوئی نئیں

ایہہ رورو کے مینوں روادیندا جدوں کھڑا مدینے دے ول کوئی نئیں
میں کہناں جھلیا چُپ کر جا آکھے باہجھ مدینے دے حل کوئی نئیں

حضرات گرامی ابھی قرعہ اندازی ہوگی خوش قسمت کا اعلان ہوگا۔

ATI کے پلیٹ فارم سے آپ سب کو دعوت دے رہا ہوں ایک نعرہ بلند کرنا چاہتا ہوں۔ آپ سب دونوں ہاتھ بلند کر کے میرا ساتھ دیں۔

☆سیدی مرشدی یانبی یانبی

☆قرآن میں آیا یانبی

☆یانبی آپ نے کہنا ہے

☆قرآن میں آیا یانبی

☆اللہ نے فرمایا یانبی

☆صدّیق سے پُوچھا یانبی

☆صداقت بولی یانبی

☆عُمر سے پُوچھا یانبی

☆عدالت بولی یانبی

☆عثمان سے پُوچھا یانبی

☆سخاوت بولی یانبی

☆مولا علی سے پُوچھا یانبی

☆شجاعت بولی یانبی

☆حسنین سے پُوچھا یانبی

☆شہادت بولی یانبی

☆زہرا کے بابا یا نبی

☆حسنین کے نانا یا نبی

☆نجدی نے نہ مانا یا نبی

☆نجدی کو سنا دے یا نبی

☆منکر نے نہ مانا یا نبی

☆منکر کو سنا دے یا نبی

☆جنّت کی چابی یا نبی

☆ذرا تھام لے پیارے یا نبی

☆بخشانے والے یا نبی

☆ہیں تیرے آقا یا نبی

☆ہیں میرے آقا یا نبی

☆لوکاں دیاں دُھماں یا نبی

☆آج آگئے آقا یا نبی

☆میرا پیر پکارے یا نبی

☆پھر کیوں نہ بولوں یا نبی

☆جب آدم بولے یا نبی

☆پھر کیوں نہ بولوں یا نبی

☆ جب مُوسیٰ بولے یا نبی

☆ پھر کیوں نہ بولوں یا نبی

☆ جب عیسیٰ بولے یا نبی

☆ پھر کیوں نہ بولوں یا نبی

☆ یہ پتہ پتہ یا نبی

☆ ہے آپ کا صدقہ یا نبی

☆ دَم مست قلندر یا نبی

☆ میری رُوح کے ا یا نبی

☆ ذرا وجد میں آ کر یا نبی

☆ ذرا پیار سے کہہ دے یا نبی

☆ میرا لہو پکارے یا نبی

☆ ہر دم یہ بولوں یا نبی

☆ میرا لہو پکارے یا نبی

☆ مُنکر نے نہ مانا یا نبی

☆ مُنکر کو سنا دے یا نبی

☆ مُنکر کو بتا دے یا نبی

☆ جنّت کا والی یا نبی

☆ ہے میرا آقا ‏ ‏ ‏ ‏ یا نبی

☆ تیرے نام پہ قرباں ‏ ‏ ‏ ‏ یا نبی

☆ میری جان جوانی ‏ ‏ ‏ ‏ یا نبی

☆ تیرے نام پہ قرباں ‏ ‏ ‏ ‏ یا نبی

☆ میری ہر نشانی ‏ ‏ ‏ ‏ یا نبی

☆ تیرے نام پہ قرباں ‏ ‏ ‏ ‏ یا نبی

☆ گھر بار ہمارا ‏ ‏ ‏ ‏ یا نبی

☆ رحمان ہمارا ‏ ‏ ‏ ‏ یا نبی

☆ ہے تیرا صدقہ ‏ ‏ ‏ ‏ یا نبی

☆ قرآن ملا تو ‏ ‏ ‏ ‏ یا نبی

☆ ہے صدقہ تیرا ‏ ‏ ‏ ‏ یا نبی

☆ شعبان ملا تو ‏ ‏ ‏ ‏ یا نبی

☆ ہے تیرا صدقہ ‏ ‏ ‏ ‏ یا نبی

☆ رمضان ملا تو ‏ ‏ ‏ ‏ یا نبی

☆ ہے صدقہ تیرا ‏ ‏ ‏ ‏ یا نبی

☆ کشمیر ملے گا ‏ ‏ ‏ ‏ یا نبی

☆ تو تیرے صدقے ‏ ‏ ‏ ‏ یا نبی

☆یہ پتّہ پتّہ یا نبی

☆تیرے نامِ پہ قُرباں یَا نبی

☆سیّدی مُرشدی یَا نبی یَا نبی

☆نبی کا جوغُلام ہے ہمارا وہ اِمام ہے

اپنے مُسلک کی بات کرتا ہوں۔ایک اسٹیکر ایک اشتہار عام طور پر بازار میں موجود ہے۔جس پر لکھا ہوتا ہے اللہ کا ٹیلی فون نمبر 2.4.4.3.4 کِس نے لِکھا میں نے پڑھا۔مسجد کی دِیوار پر اسٹکر لگا ہے اس پر لکھا ہے۔2.4.4.3.4 میں نے کہا بھّیا یہ کیا ہے؟ کہتا ہے اللہ کا ٹیلی فون ہے ڈائریکٹ ڈائل ہوتا ہے۔میں نے کہا ڈائریکٹ ڈائل کر کر ہے ہو؟

اُس نے کہا ہاں۔

☆میں نے کہا مُجھے بھی سکھاؤ۔

☆اُس نے کہا وضو کرو۔

☆میں نے وضو کیا۔

☆میں نے کہا اَب کیا کروں۔

☆اُس نے کہا مُصلیٰ پر کھڑے ہو جاؤ۔

☆میں نے کہا اَب کیا کروں۔

☆اُس نے کہا قبلے کی طرف مُنہ کرلو۔

نے تین مصرعے لکھے سرکار کی نعت پڑھتے پڑھتے اُن کی آنکھ لگ گئی آقائے دوعالم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم تشریف لائے فرمایا۔ اے سعدی کیوں پریشان ہو۔ عرض کیا حضور تین مصرعے لکھے ہیں چوتھا بن نہیں رہا۔ سرکار نے فرمایا سُناؤ۔ عرض کی۔ ب

بَلَغَ العُلیٰ بِکمالہٖ کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمالہٖ

حَسُنَت جَمِیعُ خِصالہٖ

فرمایا۔

سعدی کہدو۔ صَلُّوا عَلَیہِ وَآلہٖ

ہمارے آقا کی زبانِ اطہر سے نکلے ہوئے الفاظ جب میرے پیر کا وظیفہ ہیں میں چاہتا ہوں ہم سب وہ الفاظ بلند آواز سے ادا کریں۔

☆ صَلّوا علیہ وآلہٖ

☆ صَلّوا عَلَیہِ وَآلہٖ

☆ صَلّوا عَلَیہِ وَآلہٖ

مَولا جس کی سب سے اُونچی آواز ہو تجھے واسطہ شیخ سعدیؒ کا کہ اُسے میرے نبی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا دیدار ہو جائے۔

☆ صَلّوا عَلَیہِ وَآلہٖ

ملانے سے پہلے تجھے مدینہ پاک کا کوڈ نمبر ملانا پڑے گا۔ میں نے کہا مدینہ پاک کا کوڈ کیا ہے۔ یہ کوڈ کہاں سے ملتا ہے۔

اُس نے کہا آوٹ آف سٹی کیلیئے کوڈ ون سیون 17 1 ایکسچینج سے ملتا ہے اگر فیصل آباد کرنا چاہتے ہو تو فیصل آباد کا کوڈ مل جائے گا۔ اگر ہری پور ہزارہ کرنا چاہتے ہو تو وہاں کا کوڈ نمبر 1.7 سے مل جائے گا میں نے کہا مدینہ طیبہ کا کوڈ نمبر کہاں سے ملے گا؟ جواب آتا ہے پاکپتن کی ایک ایکسچینج سے ملے گا۔

مدینہ طیّبہ کا کوڈ غوثِ پاک کے دربار سے ملے گا مدینہ طیبہ کا کوڈ نجفِ اشرف سے ملے گا۔ میں نے داتا کی ایکسچینج سے رابطہ کیا۔ مدینہ پاک کا کوڈ ملا۔ جب میں نے مدینہ کا کوڈ ملا کر میں نے 2.4.4.3.4 ملایا اللہ سے بات ہوگئی۔ شاعر کا قلم تڑپا!

آؤ اِک سجدہ کریں عالمِ مدہوشی میں

شاعر کا قلم تڑپا!

نہ رکوع کی خبر رہی نہ سجود مجھ سے ادا ہوئے
مجھے مست اتنا بنا گئی تیری یاد آ کے نماز میں

نماز وہی قابلِ قبول ہے جو عشقِ رسول کو دِل میں رکھ کر ادا کی جائے۔

حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمتہ اللہ علیہ سبق دیتے ہیں!

نہیں دِل میں عشقِ رسول تو تیری کافرانہ ہے ہر اُدا
نہ نماز تیری نماز ہے یہ اُذان تیری اُذاں نہیں

آج مُلاں کہتا ہے کہ اگر حضُور کا خیال نماز میں آجائے تو نماز نہیں ہوتی۔ میں کہتا ہوں ظالم۔ جب تک نماز میں خیالِ رسول نہ آئے اُس وقت تک نماز نماز ہی نہیں صرف وَرزش ہے۔ شاعر کہتا ہے!

ق قاضیا کھول کتاب وکھاسانوں ایدھر وقت نماز ایدھر یار آ گئے
ایدھر پاک اِمام اُذان دتی گھونگٹ کھول کے میرے دلدار آ گئے

اپنی طرف سے بات نہیں کرتا۔ چودہ سو سال پہلے آپ کو لے چلتا ہوں۔ حضرت صدّیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب امامت کرانی شروع کی تو میرے نبی آ گئے۔ صدّیق اکبر اور دیگر صحابہ پیچھے ہٹنے لگے آقا کا دیدار ہونے لگا۔

دل یار والے ہتھ کار والے

جہناں نہیں ڈٹھا اوہو کرن گلاں
جہناں ویکھ لیا اوہ تے بولدے نئیں

جہڑے رازِ حقیقت نُوں جان گئے نے
اوہ رازِ حقیقت نُوں کھول دے نئیں

ق قاضیا کھول کتاب وکھا سانوں ایدھر وقت نماز ایدھر یار آ گئے
ایدھر پاک اِمام اذان دِتی گھنڈ کھول کے مرے دِلدار آ گئے

اِک دُوجے توں دونویں فرض عظیم میری سوچ توں پانی اُتار آ گئے
شاد میاں نماز قضا پڑھ سوں اُٹھ ادب کروں سرکار آ گئے

حضرات گرامی اب وقت اِس بات کا تقاضہ کر رہا ہے کہ میں چشتی ثناخوان کو پیش کروں تو اب میں محترم المقام جناب ظفر چشتی صاحب سے گزارش کروں گا کہ تشریف لائیں اور پیارے آقا کی بارگاہ محبت میں عقیدتوں کے پھول نچھاور کریں۔

عزیزانِ گرامی! شیخوپورہ میں ایک دربار ہے یہ دربارِ عالیہ اس عظیم ہستی کا ہے جو پیروں کے پیر ہیں کون واقف نہیں ہے ان کے اسم گرامی سے۔ شیرِ ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ۔

ایک چوہدری صاحب تھے ایسے ہی چوہدری جیسے آج آپ چوہدری بن کر بیٹھے ہیں۔ چوہدری نے کمی کو ساتھ لیا اور کہنے لگا میں

ہوں چوہدری تُم کمی ہو۔ میں گاؤں کا نمبردار ہوں۔ میں بہت بڑا ٹھیکدار ہوں۔ علاقے کے سب لوگ مجھ سے خوفزدہ ہیں۔ اِس لئے کہ میں جاگیردار ہوں۔

میں تجھے لیکر اپنے پیر صاحب کے پاس جا رہا ہوں میرے پیر صاحب کی عادت ہے کہ ایک ہی برتن میں کھانا کھلاتے ہیں اور تجھے میرا حکم ہے کہ وہاں تُم میرے ساتھ بیٹھ کر کھانا نہ کھانا کیوں کہ تُم میرے نوکر ہو۔ اگر تُم نے میرے ساتھ بیٹھنے کی کوشش کی تو تجھے نوکری سے نکال دوں گا۔ وہ نوکر غریب آدمی تھا۔ لہٰذا ڈر گیا۔

دونوں آستانہ عالیہ شرقپور شریف پہنچے میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ کا دربار شریف لگا ہے چوہدری صاحب نے سلام نیاز پیش کیا بعد میں کھانے کا وقت ہوا چنگیر کھانے کی بھری ہوئی آئی پیر صاحب نے کہا کھاؤ بھئی۔ چوہدری صاحب کھانے لگے غریب آدمی ایک کونے میں دبک کر بیٹھ گیا۔

پیر صاحب نے اُسے مخاطب کیا کہ توں کیوں نہیں کھاتا؟ اُس نے کہا حضور مجھے بھوک نہیں۔ حضرت نے اُس کے چہرے کے تاثرات سے پہچان لیا کہ اِسے بھوک لگی ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ تُم کھاؤ۔ اُس نے کہا حضور آپ اصرار کرتے ہیں تو بتاتا ہوں کہ میں کھانا کیوں نہیں کھاتا۔

چوہدری صاحب نے راستے میں مُجھے کہا تھا کہ تُم میرے کمی ہو میرے ساتھ بیٹھ کر کھانا نہ کھانا اگر کھایا تو نوکری سے نکال دوں گا۔ حُضور اگر آج روٹی کھالی تو میرے بچّوں کی روٹی بند ہو جائے گی۔ سَرکار شیر ربانی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اے شخص تو چوہدری کا کمّی ہے اور ہم مدینے والے آقا صلّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہ وسلّم کے کمّی ہیں۔ آج کمّی کے ساتھ روٹی کمّی کھائے گا۔ مدینے والے کا کمّی چوہدری کے کمّی کے ساتھ بیٹھ کر کھانا بھی کھاتا ہے اور مدینہ کی طرف منہ کر کے کہتا ہے !

اُمیراں نُوں مان ہے دَولت دا تے غریباں دامان مدینہ
مدینے وِچوں سَب کجھ بنیاں ہے جاناں دی جان مدینہ

کر کرم کریماں ہر ویلے رہوے وِرد زبان مدینہ
میں مُکّدی گلّ مُکا دیواں سَاڈا دین ایمان مدینہ

ڈھل چُکی رات بھی ہو چُکی بات بھی
آقا کرم فرما دیجئے اپنی محفل کو آ کے سجا دیجئے

صدقہ حسنین کا غوثِ ثقلین کا
ہم سب کی بگڑی بنا دیجئے

اُب ہمارے واجب الاحترام مہمان ثناخوان جن کے کیسٹ پاکستان کے گوشے گوشے میں چل رہے ہیں میری مُراد جناب قاری شاہد محمود ساہیوال صاحب ہیں۔

تو تشریف لاتے ہیں ساہیوال سے تشریف لائے ہوئے مہمان جناب قاری شاہد محمود صاحب۔

حضراتِ گرامی ! شاہد محمود صاحب نے معراج شریف کا قصیدہ پیش کیا۔ آج کچھ لوگ کہتے ہیں کہ حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج شریف نہیں ہوئی۔

☆ یہ کیسے ہوسکتا ہے۔
☆ ذہن تسلیم نہیں کرتا۔
☆ کیسے زنجیر ہلتی ہے۔
☆ ہم نہیں مانتے۔
☆ میں کہتا ہوں تم نہ مانو۔
☆ معراج کیا ہے۔
☆ زمین ہے۔

☆ ہوا ہے۔

☆ فضا ہے۔

☆ خلائ ہے۔

☆ عطارد ہے۔

☆ زہرا ہے۔

☆ مرّیخ ہے۔

☆ مشتری ہے۔

☆ چاند ہے۔

☆ سُورج ہے۔

☆ پہلا آسمان ہے۔

☆ دُوسرا آسمان ہے۔

☆ تیسرا آسمان ہے۔

☆ چوتھا آسمان ہے۔

☆ پانچواں آسمان ہے۔

☆ چھٹا آسمان ہے۔

☆ ساتواں آسمان ہے۔

☆ جنّت ہے۔

☆ سدرۃ المنتہیٰ ہے۔

☆ عرش علیٰ ہے۔

☆ زمین نیچے ہوا اوپر۔

☆ ہوا نیچے فضا اوپر۔

☆ فضا نیچے خلا اوپر۔

☆ خلا نیچے سیارے اوپر۔

☆ عطارد نیچے زہرا اوپر۔ زہرا نیچے مریخ اوپر۔

☆ مشتری نیچے چاند اوپر۔

☆ پہلا آسمان وہ نیچے

☆ دوسرا اوپر پہلا نیچے

☆ دوسرا نیچے تیسرا اوپر

☆ چوتھا نیچے پانچواں اوپر

☆ پانچواں نیچے چھٹا اوپر

☆چھٹا نیچے ساتواں اوپر

☆ساتواں نیچے جنّت اوپر

☆جنّت نیچے سدرۃ المنتہٰی اوپر

☆سدرہ نیچے عرش اوپر

☆عرش نیچے میرے نبی نعلین اوپر

☆میرے نبی نعلین نیچے گھٹنے مبارک اوپر

☆ گھٹنے مبارک نیچے شکم اوپر

☆شکم اطہر نیچے مُہر نبوّت اوپر

مُہر نبوّت نیچے اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَر کا سہرا اُوپر چلے بُرّاق پہ جس گھڑی تو زمین کے بعد ہوا سے آگے فضا میں تھے۔

رہی تھک کے پیچھے ہوا ادھر ہوا سے آگے فضا میں تھے
ہُوئی دم بدم میں فضا میں ملے وہ آگے قُرب خُدا میں تھے
جن و بشر ملائکہ ہر اک زباں پہ بس یہ تھا
بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ آلِہٖ

حضراتِ گرامی!

آخری مصرعہ وہ ہے جو میرے نبی نے پُورا کیا۔ شیخ سعدی

☆میں نے قبلہ کی طرف مُنہ کر لیا۔

☆اُس نے کہا دو ملا۔

☆میں نے دو ملایا۔

☆اُس نے کہا اَب چار ملا۔

☆میں نے چار ملایا۔

☆اُس کہا پھر چار ملا۔

☆میں نے پھر چار ملایا۔

☆اُس نے کہا اَب تین ملا۔

☆میں نے تین ملایا۔

☆اُس نے کہا پھر چار ملا۔

میں نے پھر چار ملایا۔ آگے سے صَدا آئی رَانگ نمبر۔ غَلط نمبر۔ ایک دیوانہ میرے کان میں کہنے لگا رَضوی بھائی کیا کر رہے ہو۔ میں نے کہا۔ دوستوں نے کہا۔ اَحباب نے کہا۔ اللہ کا ٹیلی فون نمبر ڈائریکٹ ہے میں مِلا رہا ہوں۔ اس دیوانے نے پُوچھا۔ کیا جواب آ رہا ہے؟

میں نے کہا آگے سے جُواب آتا ہے رَانگ نمبر غلط نمبر مُجھے اس دیوانے نے کہا۔ اگر فَیصل آباد فُون کیا جاتا ہے تو فَیصل آباد کا کوڈ ملایا جاتا ہے میں نے کہا پھر اَب کیا کروں۔ اس دیوانے نے کہا اللہ کا ٹیلی فون نمبر

☆صلوعلیہ ـ وآلہٖ

حضرات گرامی!

محفلِ پاک حُسنِ اِختتام پر پُہنچ چکی ہے حقیقت یہ ہے کہ آج کی محفل میں بڑا مزہ بڑا لطف آیا۔ دُعا ہے خُدا اہلست و جماعت سے تعلق رکھنے والے تمام عشاقانِ رسول کو ذکرِ مُصطفٰے کی محافل سجانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اور آپ لوگوں کے عشق کو بھی سلام پیش کرتا ہوں کہ جس محبت سے آپ نے مُجھے اور تمام میرے نعت خوان ساتھیوں کو سماعت کیا۔ اب صلوٰۃ والسلام ہوگا۔ اس کے بعد دُعائے خیر ہوگی۔

نقیب محفل محترم جناب
خاور عظیم قادری

خاور عظیم

بِسمِ اللّٰہ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمْ.

وَ اَمَّا بِنِعمَت رَبِّکَ فَحَدِثْ. صدق اللہ العظیم.

یَا صَاحِبَ الجمَلِ وَیَا سَیِّد البَشَرِ

مِنْ وَجھِکَ المُنِیرِ لَقَدْ نُوِّرَ القَمَر

لَا یُمْکِن الثَّنا ءُ کَمَا کَانَ حَقَّہٗ

بَعد اَز خُدا بُزرگ تُوئی قِصَّہ مُختَصر

ہزار بار بشوئم دَھَن زِمُشک و گُلاب

عزیزان محترم آج کی یہ محفل پاک بڑی تاخیر سے شُروع ہوئی بوجہ بجلی بند ہونا۔ بجلی بھی بڑی عجیب چیز ہے ہوتب بھی ٹھیک ہے نہ ہوتب بھی ٹھیک، ہے۔ اگر ہوتو بہت سی اُلجھنیں وجوہات بن جاتی ہیں کہ بُری لگتی ہے۔ اور جب نہ ہوتو بھی ایسی کیفیت ہو جاتی ہے کہ بُری لگتی ہے۔ یُوں کہہ لیجئے بجلی کسی وقت اچّھی لگتی ہے کسی وقت بُری لگتی ہے۔ جب سے اِس سے کوئی کام ہوتا ہے تو اچّھی لگتی ہے جب کام نہیں ہوتا تو ہم اِس سے جُدا نہیں ہیں۔

بہر طور میں آپ کے سامنے بجلی کے بارے میں باتیں کرنے نہیں آیا بلکہ سرکارِ مدینہ کی باتیں کرنے آیا ہوں۔ اِس لئے بجلی کو بھی محفل کے حوالہ سے گفتگو میں شامل کرتا ہوں۔

بجلی کو خدا قائم دائم رکھے۔ جس طرح بجلی کے بغیر محفل پاک کا ہونا ممکن محسوس نہیں ہو رہا تھا اِسی طرح میری دُعا ہے کہ اِس محفل میں آنے والے ہر شخص کے سینے میں عشق رسول کی بجلی ہو۔ عاشقانِ رسول جب محفل میں موجود ہوں تو اِس بجلی کی ضرورت ہی محسوس نہ ہو۔ بلکہ عشقِ رسول کا کرنٹ ہی محفل پاک کو سجاتا رہے۔

تو ہم آج بجلی کے ہاتھوں بڑے مجبور دکھائی دیتے ہیں۔ حضرات محترم کوشش کروں گا کہ آپ حضرات کی طبیعت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے نقابت کرنے کا شرف حاصل کروں تو حضرات بجلی بڑی عجیب چیز ہے اگر کسی کو کرنٹ کی صورت میں لگ جائے تو بہت ہی بُری بات ہے۔ اگر نہ لگے تو اچھی بات ہے۔ سائنس دان اِس بات سے متفق ہیں کہ کرنٹ کی اپنی کوئی رنگت نہیں ہے۔

آپ حضرات اِتنے خاموش ہیں یوں محسوس ہو رہا ہے کہ آپ کا کرنٹ بھی ختم ہو چکا ہے۔ سائنس کے مطابق کرنٹ بے رنگ ہے لیکن یہ بلب دیکھ رہے ہیں یہ پیلے رنگ کا بلب یہ سبز رنگ کا بلب یہ

لال رنگ کا بلب یہ نیلے رنگ کا بلب۔ آپ بہت سے رنگ رنگ برنگے بلب دیکھ رہے ہیں نہ؟ جب کرنٹ کا رنگ ہی نہیں تو بلبوں میں مختلف کیسے آ رہے ہیں؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ کرنٹ تو بے رنگ ہے یہ بلبوں کے رنگ ہیں۔ تو بھیا پتہ یہ چلتا ہے جہاں جہاں کرنٹ ہے وہاں وہاں رنگت ہے۔ اگر اِن بلبوں میں کرنٹ نہ ہو تو یہ کسی کام کے نہیں اب یہ جو رنگ برنگے نظر آ رہے ہیں تو کرنٹ کے کمال کی وجہ سے ہے۔

یہ بھائی سفید سوٹ پہنے پیلے رنگ کے بلب کے نیچے کھڑے ہیں تو اِن کا رنگ بھی پیلا نظر آ رہا ہے۔ یعنی آپ سفید کپڑے پہن کر جس رنگ کے بلب کے نیچے بھی کھڑے ہو جائیں وہ رنگت آپ پر چڑھتی ہوئی دکھائی دے گی۔

تو عزیزانِ گرامی! خود بات سمجھ لیجئے کہ جہاں جہاں کرنٹ ہے وہاں وہاں رنگت ہے۔ ایک بات بلاتشبیہہ عرض کرتا ہوں کہ جس طرح کرنٹ کی اپنی رنگت نہیں ہے اسی طرح نُورِ مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی اپنی رنگت نہیں ہے۔

نُورِ مصطفٰے شہنشاہِ بغداد میں آیا تو سبز روشنی بکھیرنے والا نبی بن کر۔ نُورِ مصطفٰے قلندر پاک میں آیا تو کیسری رنگت بکھیر دینے والا بن کر۔ یعنی کہ یہ سمجھ لیجئے جہاں جہاں نُورِ مصطفٰے ہے وہاں وہاں اللہ

کے ولی موجود ہیں۔ اور یہ آپ کا علاقہ سالار والا دارالاحسان بھی عشقِ مُصطفےٰ کا گہوارہ بن چکا ہے۔ اور بنا رہے گا۔

حضرت قبلہ صُوفی برکت علی صاحب رَحمتہ اللہ علیہ کا فیضان اس علاقہ سے مُتصّل ہے اور اس علاقہ سے پُورے پاکستان میں جاری و ساری ہے۔ یُوں کہہ لیجئے میری بات حُسنِ کمال تک یُوں پہنچتی ہے کہ جہاں جہاں نُورِ مُصطفےٰ ہوتا ہے وہاں وہاں نُورِ مُصطفےٰ کا ترجمان کوئی نہ کوئی ولی کامل ہوتا ہے۔

تو جہاں ولیٔ کامل موجود ہو وہیں اَیسی محافل ذکر حبیب صلّی اللہ عَلَیہِ وَآلِہ وسلّم کا اِہتمام ہوتا ہے۔ اِس محفل پاک میں آنے والا ہر شخص بہت خاص ہے اس لئے کہ آپ کو جہاں پر اَولیائے کرام کی اِتّباع حاصل ہے وہاں پر آپ نُورِ مُصطفےٰ صلّی اللہ عَلَیہِ وَآلِہ وسلّم کا فیضان بھی سمیٹے جا رہے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اِس محفل پاک کے صدقہ سے ہم سب کی حاضری کو قبول و مَنظور فرمائے۔

بلا تاخیر آج کی محفل پاک کا آغاز کرتے ہیں۔

محترم جناب قاری اِعجاز احمد نعیمی آج کی محفل میں تشریف فرما ہیں اور یہ ہمیں کلامِ نُور کی آیات سے نوَازتے ہوُئے ہمیں بھی صاحب اعجاز کرتے ہوئے صاحبِ قُرآن کی بارگاہ تک لیجائیں گے۔ تو جو یہ چاہتا ہے کہ وہ

صاحبِ اعجاز ہو جائے وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی مُقدّس کتاب کی تلاوت
سُنتے ہوئے اپنی سماعتوں کو منوّر کرنے کا شرف حاصل کریں۔ تو واجب
الاحترام قبلہ قاری اعجاز احمد نعیمی صاحب تشریف لائیں گے اور آیاتِ نُور
کی تلاوت کرنے کا شرف حاصل کریں گے۔ تلاوت سے قبل آپ سب
دُرود پاک کا ہدیہ بارگاہِ رسالت میں پیش کریں۔

نعرۂ تکبیر۔

نعرۂ رسالت۔

نعرۂ حیدری۔

نعرۂ غوثیہ۔

جناب قاری اعجاز احمد نعیمی آج کی اِس محفلِ پاک کا آغاز فرما رہے
تھے۔ قُرآن پاک کی عظمت کے حوالہ سے صرف ایک بات عرض کروں
گا۔ قُرآن کا بیان ہے ا

یُضِلُّ بِہٖ کَثِیرًا وَّیَھْدِی بِہٖ کَثِیرا۔ (سُورۃ بقرہ آیت ۲۶)

بہت سے قُرآن پڑھ کر گُمراہ ہو جاتے ہیں اور بہت
سے لوگ قُرآن پڑھ کر ہدائت یافتہ ہو جاتے ہیں۔ کون سے لوگ ہیں جو
قُرآن پڑھ کر گمراہ ہوتے ہیں اور کونسے لوگ ہیں جو ہدائت پا جاتے
ہیں۔ تو قُرآن کا فیصلہ ہے کہ جو قُرآن کو قُرآن سمجھ کر پڑھے گا وہ اُلجھ

جائے گا۔لیکن جو قرآن کو نعتِ مصطفٰے سمجھ کر پڑھے گا وہ سُلجھ جائے گا۔قرآن پاک اَلحمدُ کی اَلِف سے لیکر والنّاس کی سین تک سارا قرآن نعتِ مصطفٰے ہے تبھی غالب کہتے ہیں!

غالب ثنائے خواجہ بایزداں گزاشیتم
کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمدؐ است

حضور کی نعت میں اس لئے نہیں کہہ سکتا کہ میں نے سرکار صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی نعت کہنا خدا پر چھوڑ دیا ہے۔سارا قرآن حضور علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام کی نعت ہے۔

دوستانِ گرامی ! جو بھی کتابِ آسمانی نازل ہوئی یکبار ہی۔انبیاء علیہ السّلام کو عطا کردی گئیں۔لیکن جب قرآن کی باری آئی تو یہ بائیس سال اور کچھ ماہ میں نازل ہوا وجہ یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کی اداؤں کو دیکھ دیکھ کر قرآن نازل فرمارہا تھا۔

☆حضور کے بیٹھنے کا نام قرآن۔
☆حضور کا اُٹھنے کا نام قرآن۔
☆ کالی کملی کو اوڑھنے کا نام قرآن۔
☆ آقا کا معراج پر جانا قرآن۔

☆ جنّوں کا اِسلام لانا قرآن۔

یوں کہہ لیجئے کہ حضور کی ہر ہر اَدا کا نام قرآن ہے۔ قرآن پاک کی ہر آیت مُبارکہ حُضور عَلَیہِ السّلام کی نعت کی ترجمان ہے۔ یہاں عُلمائے کرام مُوجُود ہیں ان نفوس قدسیہ کے ہوتے ہوئے کُچھ بیان کرنا بڑا عجیب محسوس ہوتا ہے۔ شاہ صاحب قِبلہ مَنصب صدارت پر فائز ہونے کیلئے تشریف لا رہے ہیں اِستقبال کیجئے۔

☆ نعرۂ تکبیر۔

☆ نعرۂ رسالت۔

☆ نعرۂ حیدری۔

☆ نعرۂ غوثیہ۔

آج کے اس پروگرام میں حضُور قِبلہ شاہ جی سرکار کو خُوش آمدید کہتے ہیں۔ فرداً فرداً آپ حضرات کے سامنے پیش کرتا جاؤں گا۔ سب سے پہلے تشریف لاتے ہیں جناب ملک مُحمّد جاوید صاحب اور صرف ہدیہ نعت رسول حضور کے حضُور پیش کرنے کا شرف حاصل کریں۔ اگر کوئی مجبوری ہو تو احتیاطاً ایک اور رُباعی آپ پیش کرنے کا شرف حاصل کر لیجئے گا۔ علاوہ ازیں سادہ نعت شریف سے ہماری سماعتوں کو نوازیں۔

دُرود شریف پڑھ لیجئے۔ حضرات آپ کے سامنے اب

ثنا خوان مصطفٰے صلّی اللہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وسلّم کو دعوت دینے والا ہوں جن کا تعلق سرزمینِ فیصل آباد سے ہے۔ یہ نعت خوان اپنی آواز میں ایسا حُسن رکھتا ہے۔ ایسا سوز و گداز اور ایسا درد رکھتا ہے کہ اس کو سُنتے ہوئے ایسا ہی محسوس ہوتا ہے کہ جیسے کوئی عاشق بڑے سہمے ہوئے انداز میں سرکار صلّی اللہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وسلّم کے روضہ مُبارک کی سُنہری جالیوں کے سامنے کھڑے ہو کر اپنا حال دِل حضُور کی بارگاہ میں پیش کر رہا ہے۔

اگر سوز و گداز اور درد والا نعت خوان ہو تو اس کو بھی دردِ دِل سے سُننا چاہیئے۔ تو آپ احباب سے گزارش کروں گا کہ آپ انتہائی محبّت سے انہیں سُنیں گے تو یہی محسوس کریں گے کہ آپ سالار والا میں نہیں بلکہ مدینہ شریف بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور آپ احباب کی نگاہوں کے سامنے گُنبد خضریٰ ہے۔ نعت شریف پیش کرنے کیلئے جناب محترم مُحمّد عرفان سعید صاحب سے گزارش کروں گا کہ تشریف لائیں اور حضُور کے حضُور ہدیۂ عقیدت محبّت پیش کرنے کا شرف حاصل کریں۔ آپ تمام احباب سے مُلتمس ہُوں کہ درود شریف پیش کر لیجئے۔

الصّلوٰۃ والسّلامُ علیکَ یا رسُول اللہ

سُبحان اللہ۔

سج گئے یار کی محفل کو سجانے والے

مرے محبوب کا میلاد منانے والے

ماحول بھی سجا ہوا ہے۔ پنڈال بھی سجا ہوا ہے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ آپ کے الفاظ بھی سرکار کے ذکر سے سج جائیں ذرا محبت سے اپنے لبوں کو سجانے کیلئے جھوم کر نعرہ بلند کیجئے نعرۂ رسالت۔

جس کے سینے میں جنتی کملی والے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت ہے اتنی بلند آواز سے نعرے کا جواب دے۔ نعرہ رسالت

ہمیشہ ذکرِ محمد کی نوا سے صائم

نصیب سوئے جگانا تمہیں مبارک ہو

لگا کے نعرہ رسالت کا شان وشوکت سے

حصارِ نجد گرانا تمہیں مبارک ہو

نعرۂ رسالت

حضرات گرامی اس دنیا میں بڑے صاحب نظر بزرگان ہیں۔ اللہ کے فرشتے بھی کمال نظر والے ہیں کہ جن کی نظر پوری کائنات کے جان داروں پر ہے۔ نظر والے اللہ کے مقرب فرشتوں میں ایک ایسا بھی فرشتہ ہے کہ جو کائنات کے ذرات کو بھی گن سکتا ہے۔

پانی کے قطروں کو بھی گن سکتا ہے۔

یہ کمال نظر رکھنے والا اللہ کا کمال فرشتہ ہے۔

حضرت مُوسیٰ بھی نظر والے ہیں کہ جنہوں نے رَبّ کے نُور کی تجلّی کا نظارہ کرنا کا شرف حاصل کیا۔ کائنات میں بڑے بڑے کمال نظر والے ہیں۔ حضرت آصف بن بَرخیا بھی ہیں جنہوں نے پلک جھپکنے سے پہلے تختِ بلقیس کو دربار سلیمان میں پُہنچا دیا۔

اُیسے بھی اللہ کے ولی ہیں جو فرش پر بیٹھے بیٹھے لوُح محفوظ کی تحریر کو بھی پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن سرکارِ مدینہ صلّی اللہ عَلَیہِ وآلہٖ وسلّم کا فرمانِ عالی شان ہے!

اِنّی اَرٰی مَالَا تَرَاوُن.

جو میں دیکھ سکتا ہوں وہ تُم نہیں دیکھ سکتے۔

حضُور عَلَیہِ السّلام نے تمام نظر والوں کو یہ خطاب فرمایا کہ چاہے تُم جتنا مرضی نظر کمال رکھتے ہو جو میں دیکھ سکتا ہُوں وہ تُم نہیں دیکھ سکتے۔

حضُور کیا دیکھ سکتے ہیں؟

اور کیا نہیں دیکھ سکتے۔

جو دیکھنے کا کمال رکھتے ہیں۔

مسجدِ نبوی شریف ہے۔

صحابہ کرام سرکار کی مُعیّت میں بیٹھے ہُوئے ہیں حضُور نے ہاتھ بڑھایا۔
اور ہاتھ بڑھایا مزید ہاتھ بڑھایا غُلاموں نے عرض کیا حضُور آپ ہاتھ کو مُسلسل بڑھا رہے ہیں وجہ کیا ہے۔

حضُور نے فرمایا میری نِگاہوں کے سامنے جنّت ہے
میں نے چاہا جنّت سے انگُوروں کے خوشے اُتار کر تُمہارے لئے لے آؤں۔ اَب ایک لمحہ کیلیے سوچیئے جو نبی فرش پر بیٹھ کر جنّت کو دیکھ سکتا ہے اور جنّت کے خوشے اُتارنے کیلیئے ہاتھ بڑھا رہا ہے تو کیا وہ نبی مدینے میں بیٹھ کر دَارالاحسان میں اپنے غُلاموں کو نہیں دیکھ سکتا۔ یقیناً دیکھ رہے ہیں۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ ہمارے آقا مولیٰ صلّی اللہ عَلَیہِ وَآلِہ وسلّم مدینہ شریف میں تشریف فرما ہو کر ہمارے اَعمال پر حاضر و ناظر ہیں۔ آپ بتائیں کیا کِسی کی نَظر دیکھ رہی ہے؟ میں اپنے جیسے عاصیوں سے سوال پُوچھ رہا ہوں خاص احباب کی بات نہیں کر رہا۔
ارے اگر ہم حضُور کو نہیں دیکھ سکتے تو کیا ہوا حضُور تو ہمیں دیکھ رہے ہیں نہ؟ حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں!

یہ مانا دیدارِ مُصطفٰے کے نہیں ہماری نگاہیں قابل

ہمیں تو سرکار دیکھتے ہیں یہ بات دِل میں بٹھائے بیٹھو

سجالو سارے سوال لَب پر دُرود پڑھ کے شہِ عرب پر

یہی حضُوری کا ہے تصوّر دِلوں کو طیبہ بنا کے بیٹھو

حضراتِ گرامی اَب میں آپ حضرات کے سامنے ایک عظیم نعت گو شاعر پیش کرنے والا ہوں۔ حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمتہ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں۔ بلند تخیّل اور کمال تصوّر رکھنے والا یہ باکمال شاعر موجود ہے۔

حضرات گرامی! شاعری میں بے شمار اَصناف ہیں۔

☆ عاشقانہ شاعری بھی ہوتی ہے۔

☆ معشوقانہ شاعری بھی ہوتی ہے۔

☆ عاجزانہ شاعری بھی ہوتی ہے۔

☆ ہجر و فراق شاعری بھی ہوتی ہے۔

☆ وصل وَالی شاعری بھی ہوتی ہے۔

اگر شاعری کے مَوضُوعات گنوانا شرُوع کردوں تو اِس کیلئے طویل وقت درکار ہے۔ مختصراً اتنی بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس مقام پر تمام اَصنافِ شاعری مُنتہی ہو جاتی ہیں یا یُوں کہہ لیں کہ جہاں تمام اَصناف جا کر دم توڑ دیتی ہیں وہاں نعت کی صنف کا آغاز ہوتا ہے۔

عزیزانِ گرامی!

☆نعت کی صنف ایسی کمال صنف ہے۔

☆ایک ایسا کمال حلقہ ہے۔

☆ایک ایسی کمال منزل ہے۔

☆ کہ اس منزل پر لکھنے والا ہزار بار سوچتا ہے۔

☆لاکھ بار سوچتا ہے۔

کروڑ بار سوچتا ہے کہ میں جو لکھ رہا ہوں کیا یہ حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے شایانِ شان ہے یا نہیں۔ بہر طور میرا ذوق وجدان یہ ہے کہ نعت لکھنے والا نعت لکھتا ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ نعت لکھنے والا نعت نہیں لکھتا۔ کوئی بھی سرکار کا عاشق خود نعت نہیں لکھتا بلکہ حضور اُس سے لکھواتے ہیں۔ نعت لکھی نہیں جاتی بلکہ نعت لکھوائی جاتی ہے۔ حضرت علّامہ صائم چشتی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں!

میں خود اشعار لکھتا ہوں ارے صائم میری توبہ
کوئی ارشاد کرتا ہے میں کر منظور لیتا ہوں

تصوّر میں سُنہری جالیوں کو چُوم لیتا ہوں
میں گھر بیٹھے مدینے کی گلی میں گھوم لیتا ہوں

تو معلوم ہوا کہ نعت سرکار لکھواتے ہیں۔ آپ دیکھ لیں حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمتہ اللہ علیہ نے رُباعی لکھی تین مصرعے لکھے چوتھا مصرعہ تصوّر میں نہیں آرہا تھا اِسی عالم اضطراب میں آپ اِستراحت پذیر ہو گئے۔ سو گئے۔ سرکار خواب میں تشریف لائے فرمایا۔ سعدی کیا وجہ ہے کیوں پریشان ہو۔ عرض کی۔ حضور ایک نعتیہ رُباعی لکھنا چاہتا ہوں تین مصرعے لکھے ہیں چوتھا مکمّل نہیں ہو رہا۔

حضور نے فرمایا۔ سعدی سُناؤ کیا لکھا ہے؟ عرض کی۔
بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ حضور نے فرمایا سعدی کہہ صَلُّوا عَلَیْہِ وَآلِہٖ۔ یعنی حضور اپنی نعت کو سُنتے ہیں پسند فرماتے ہیں بلکہ اگر کوئی شاعری میں کمی ہو تو اُس کمی کو پُورا بھی فرماتے ہیں۔

اِمام بوصیری رحمتہ اللہ علیہ کو دیکھ لیں کہ ساری زندگی دُنیا والوں کے اُمرأ کے حُسن والوں کے قصیدے لکھتے رہے جب فالج میں مبتلا ہوئے تو قصیدہ بُردہ شریف لکھ دیا وہ حضور کی بارگاہ میں اِتنا مقبول ہوا کہ حضور مدینہ سے اپنے غُلام کے گھر تشریف لے آئے اور بوصیری سے فرمایا۔ بوصیری کھڑے ہو جا اور ہمارا قصیدہ ہمیں سناؤ۔

بوصیری عرض کرتے ہیں۔ یا رسول اللہ میرے جسم میں تو طاقت نہیں کہ میں کھڑا ہوسکوں۔

حضورِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے دستِ شفا لگایا اور امام بوصیری نے چار پائی کو چھوڑا اور کھڑے ہو گئے۔ اب کیا ہے کہ حضور اپنی نعت کو پسند فرماتے ہیں۔ چنانچہ سرکار نے اِمام بوصیری کو شفا عطا فرمانے کے بعد اپنی چادر بھی عطا فرمادی اور اِسی وجہ سے قصیدہ بردہ شریف مشہور ہو گیا۔ یعنی جو بھی حضور کی نعت لکھتا ہے حضور جانتے ہیں کہ کون کتنی محبت سے نعت لکھ رہا ہے۔

حضور نعت پسند فرماتے ہیں۔ حضرت جامی علیہ الرحمتہ کو دیکھ لیں۔ نعت لکھی۔ دِل میں تڑپ پیدا ہوئی کہ جنکی نعت لکھی ہے کیوں نہ اُن کے روضہ اطہر پر جا کر اُن کو نعت سنا دوں۔

مدینہ کا سفر اِختیار کیا۔ جب مدینہ کے پاس پہنچے تو سرکارِ مدینہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے گورنرِ مدینہ کی خواب میں تشریف لا کر اسے فرمایا کہ اِس حُلیئے کا غُلام آ رہا ہے اُسے مدینہ داخل نہ ہونے دیا جائے۔ بہت سے رُوپ آپ نے اِختیار کیئے لیکن آپ کو داخل نہ ہونے دیا۔

اب مدینہ کے گورنر نے پُوچھ لیا حضور جامی کو روکنے کی

وجہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ جامی اتنی محبت سے میری نعت لیکر آ رہا ہے اگر جامیؒ نے وہ نعت میرے روضہ پر آ کر سنادی تو محبت کے پیشِ نظر مجھے اپنی قبر سے باہر آنا پڑے گا۔

حضرت علامہ صائم چشتی فرماتے ہیں!

بڑی شان رکھدا اے طیبہ نوں جانا
درِ یار تے جا کے گردن جھکانا

مگر دردِ جہناں دے وَدّھ جان حدّوں
اوہ دراُتے چھیتی بلائے نئیں جاندے

تو میں عرض کر رہا تھا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نعت کو پسند فرماتے ہیں۔ گویا نعت شریف لکھنا بڑی شان والی بات ہے۔ اور نعت پڑھنا بھی بڑی شان ہے۔

اگر نعت پڑھنے والا اِس تصور سے پڑھے کہ یہاں کوئی سُن رہا ہو یا نہ سُن رہا ہو۔ مدینے والا تو سُن رہا ہے تو محفل پاک کی کیفیت تبدیل ہو جاتی ہے۔ سرور بڑھ جاتا ہے۔ اور سُننے والے یوں محسوس کرتے ہیں کہ وہ پاکستان کے کسی گوشہ میں نہیں در حقیقت وہ مدینہ شریف

بیٹھے ہوئے ہیں۔ مسجدِ نبوی کے ستون کے پاس بیٹھ کر حضور کے حضور مدحت پڑھنے اور سننے کا شرف حاصل کر رہے ہیں۔ گویا نعت ایسی چیز ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ پاک سے منسوب ہے۔

تو حضرات یہ محفلِ پاک بارگاہِ رسالت میں ہے۔ اس محفل میں اس انداز سے بیٹھیں کہ ہمارا بیٹھنا حضور پسند فرمالیں۔ اور اگر حضور کو ہماری کوئی ادا پسند آ گئی تو دنیا بھی سنور جائے گی اور آخرت بھی سنور جائے گی۔

حضور اگر بلال کو پسند فرمالیں تو وہ بلال جس کے سینے پر کفار بھاری پتھر رکھتے ہیں۔ اگر حضور پسند فرمالیں تو بلال کے قدم اس پتھر پر بھی پہنچ جاتے ہیں جہاں تمام مکے والے بوسہ دیتے ہیں۔ حضور کی نگاہِ عنایت اپنے غلام کو ایسے بلند مقام پر بھی پہنچادیا کرتی ہے۔

تو عزیزانِ من! ہدیۂ کلام تحت اللفظ پیش کرنے کیلئے شاعرِ اہلسنت جناب محمد یسین اجمل صاحب کو پیش کرتا ہوں۔ اجمل صاحب بڑے خوبصورت انداز سے ہدیۂ کلام پیش کر رہے تھے۔ اور اختتام میں آپ نے حضور مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام کی بارگاہ میں ہدیۂ محبت پیش کیا۔

مولائے کائنات کے حضور ایک شعر سماعت فرمائیں

اور یہ شعر سُن کر جس نے سُبحان اللہ کہا میں سمجھوں گا وہ صاحبِ ذوق ہے جس نے کہا جس نے نہ کہا وہ بے ذوق ہے۔

یہ صرف شعر نہیں بلکہ ایک نایاب نُسخہ آپ کو دے رہا ہوں آپ اِس شعر کو اپنے دل کی حساس تختیوں پر کندہ کر لیجئے گا۔ آپ کے دُنیا میں بھی کام آئے گا اور آخرت میں بھی!

جینا اگر تُو چاہتا ہے تا حیات چین سے
تو جینا علی سے سیکھ اور مرنا حُسین سے

حضرات محترم! ہم سب یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ہمارے نبی زندہ ہیں اور ہمارے ولی بھی زندہ ہیں۔

مُر گئے جہناں دے او ہوای کہن مر گئے
ساڈا تے ہراِک تاجدار زِندہ
ساڈے نبی زِندہ ساڈے وَلی زندہ
ہر مزار زِندہ ہر دَربار زندہ

اوہ مر گئے جِناں دے او وہو کہن مر گئے
سَاڈا اپنے ہر اِک تاجدار زِندہ

کیونکہ !

ہر مُرے تو ہم مریں ہمری مُرے بلا

تیجے گُرو کا بالکا مُرے نہ ماریا جاُ

مُر گئے جہناں دے اوہوای کہن مر گئے

حضرت سیدنا صدّیق اکبر نے وصیّت کی کہ میرا انتقال ہو جائے تو میری میّت کو حضُور کے روضۂ اطہر کے سامنے رکھّ دینا اور کہنا سرکار آپ کا غلام حاضر ہے۔اگر دَروازہ کھُل جائے تو اُندر دفن کر دینا وگرنہ جنّت البقیع شریف میں دفن کر دینا۔ چنانچہ جب وصیّت پر عمل کیا گیا اُندر سے آواز آئی !

حبیب کو حبیب سے مِلا دو۔

اَرے بھیّا یہ کہنے والا کون ہے۔دَروازہ کھولنے والا کون ہے۔تو پھر بھلا ہم کیوں نہ کہیں!

مُر گئے جہناں دے اوہوای کہن مُر گئے

حضرت باباجی بُلّھے شاہ سرکار دا انتقال ہویا تے بڑیاں ہندو عورتاں اکٹھیاں ہو کے کہندیاں نے باباجی بہت چنگے ہُندے سَن۔

بچیاں نُوں دم کردے سَن۔

پیڑے پڑھ کے دیندے سَن۔

چلو بابا جی دا مکھ ای ویکھ آئیے۔

ہندو عورتاں رُل کے گئیاں بابا جی دی میت ویکھ کہندیاں باقی ساریاں گلاں تے سہی آ پر مسلماناں دا سب توں وڈھیا تے سچا دِن جمعے دا دِن ہُندا اے تے اج دن ہے منگل دا جے بابا جی کامل پیر ہُندے تے جمعے دے دِن فوت ہُندے۔ آپ نے چہرے تو چادر لاہی تے فرمایا فیر کہڑی گل آ اُسیں جمعے والے دِن فیر فوت ہو جاواں گے۔

بابا جی فرماندے نے !

آپئی پائیاں گنڈیاں تے آپئی کھچناں ڈور
ساڈے ول مکھڑا موڑ عرش کرسی تے بانگاں ملیاں
مکّے پے گیا شور بُلھے شاہ اسیں مرنا ناہیں
مر جاوے، کوئی ہور
☆ مر گئے جہناں دے او ہوای کہن مر گئے
ساڈا تے ہر تا جدار زندہ

صابر پیا سرکار رحمتہ اللہ علیہ اِک غلام آپ نوں پچھن لگا سرکار فنا کی آ تے بقا کی آ۔ آپ نے فرمایا۔

جہڑا میرا جنازہ پڑھان آوے گا اوہنوں پچھنا وقت گزر گیا۔ حضرت دا انتقال ہو یا۔

ایک نقاب پوش بزرگ آئے اوہناں نے صابر پیا دا جنازہ پڑھایا تے اوہ مرید جہنے پچھیا سی اوہ نقاب پوش دے لاگے گئے تے جا کے کہن لگے کہ حضرت کول اِک سوال کیتا سی کہ سرکار فنا کی آ تے بقا کی آ۔

اوہناں فرمایا سی جہڑا میرا جنازہ پڑھان آئے اوہنوں پچھیں۔ مینوں دسو فنا کی آ۔ تے بقا کی آ۔ بزرگ نے چہرے توں نقاب لایا تے صابر پیا آپ ای سن۔ آپ نے جنازے ول اِشارہ کر کے فرمایا اوہ فنا اے۔ اپنے ول اشارہ کر کے فرمایا اے بقا اے۔

اسیں فیر کیوں نہ کہیے کی بھلا!

مر گئے جہناں دے اوہوای کہن مر گئے
ساڈا ہے ہر اک تاجدار زندہ

ساڈے نبی زندہ ساڈے ولی زندہ
ہر مزار زندہ ہر دربار زندہ

لاہور چہ بابا جی شاہ جمال سرکار دا دربار اے اوہناں دے بھائی بابا جی شاہ کمال رحمتہ اللہ علیہ نے اوہناں دا دربار شریف اِنڈیا چہ اے۔

کجھ لوکاں نے بابا جی دی ولائت ویکھن واسطے بلی

پکائی اوہدا سالن پلیٹ چہ پایا لے آئے سوچیا بابا جی نے پچھان لیا تے کہواں گے بابا جی تہاڈی ولائت ویکھن واسطے کیتا سی۔ جے پچھانیاں نہ تے فیر کہواں گے بابا جی اُیویں ای جُبّہ پا کے بیٹھے او بابا جی نوں کہن لگے بابا جی کھاؤ۔ بابا جی نے نظر ماری تے فرمایا جھلی اے توں ایتھے کی کردی ایں جا اپنے بچیاں نوں دوّدھ پیا۔

بلی زندہ ہو کے چلی گئی۔

یار دسو جہناں دی زبان چوں نکلے تے مُردہ زندہ ہو جائے اوہ خُود مُردہ ہو سکدے نے۔ رل کے کہد یو!

☆ مر گئے جہناں دے او ہوای کہن مر گئے

ساڈا اے ہر اکّ تا جدار زندہ

ساڈے نبی زندہ ساڈے ولی زندہ

ہر مزار زندہ ہر دربار زندہ

امام اہلسنّت الشّاہ احمد رضا خاں بریلوی نے فیصلہ کیا۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

☆ نہ دریاؤں میں روانی تھی۔

☆ نہ قُلزم میں جولانی تھی۔

☆ نہ آبشاروں میں ترنّم تھا۔

☆ نہ گُلستانوں میں تبسّم تھا۔

☆ نہ رنگین ہوائیں تھیں۔

☆ نہ مُعطّر فضائیں تھیں۔

☆ نہ جنّات تھے۔

☆ نہ انسانات تھے۔

☆ نہ حیوانات تھے۔

☆ نہ نباتات تھے۔

☆ نہ کلیوں میں مہک تھی۔

☆ نہ خاروں میں کٹک تھی۔

☆ نہ ستاروں میں چمک تھی۔

☆ نہ بہاروں میں مہک تھی۔

☆ نہ کلیم اللہ تھے۔

☆ نہ رُوح اللہ تھے۔

☆ نہ ذُبیح اللہ تھے۔

☆ نہ خلیل اللہ تھے۔

☆ نہ مَوت تھی۔

☆ نہ حیات تھی۔

☆اِک اللہ دُوسرے مُحمدؐ کی ذات تھی۔

☆وہ تخلیق کرنے والا۔

☆یہ خُلق ہونے والا۔

☆یُوں کہہ لیجئے اللہ بنانے میں اوّل۔

☆حضُور بننے میں اوّل۔

☆اللہ سجانے میں اوّل۔

☆حضور سجنے میں اوّل۔

☆اللہ بڑھانے میں اوّل۔

☆حضُور بڑھنے میں اوّل۔

☆اللہ دینے میں اوّل۔

☆حضور لینے میں اوّل۔

☆اللہ ربوبیت میں اوّل۔

☆حضُور عبودیّت میں اوّل۔

☆اللہ مالکیت میں اوّل۔

☆حضور مملوکیت میں اوّل۔

☆اللہ خالقیّت میں اوّل۔

☆حضُور مخلوقیّت میں اوّل۔

☆ اللہ کبریائی میں اوّل۔

☆ حضور عجز و نمائی میں اوّل۔

یوں کہہ لیجئے کہ اس وقت خُدا خُدا ہونے میں اوّل تھا۔ اور حضور مُصطفٰے مُصطفٰے ہونے میں اوّل تھے۔

اُنجم کی ضَو نہ شمس و قمر کا ظہُور تھا
آنکھیں بھی جب نہ تھیں تو محمّد کا نُور تھا

وہ جو نہ ہوں تو کُچھ نہ ہو۔ شبِ معراج حضور علیہ السّلام عرش اعظم پر گئے۔ علمائے کرام سے آپ نے سُن رکھّا ہے کہ شبِ معراج حضور جب عرشِ اعظم پر گئے تو ساری کائنات رُک گئی۔ رُکنے کی وجہ کیا ہے۔ دیکھیں رُوح ہمارے اَجسام میں مَوجود ہے۔ جب تک رُوح اجسام میں مَوجود ہو جسم حرکت کرتے ہیں۔ رُوح نکل جائے تو جسم حرکت کرے گا؟ نہیں۔

تو شبِ معراج ساری کائنات رُک گئی۔ بھیا کائنات کے رُکنے کی وجہ کیا تھی؟ جب جانِ کائنات ہی کائنات میں نہیں تو کائنات کیسے چل سکتی تھی۔ جب جانِ کائنات عرشِ اعظم سے پھر کائنات میں آئی تو کائنات کا نظام چلنا شُروع ہو گیا۔

اگر دو منٹ کیلئے یہ مان لیا جائے کہ حضور مَوجود نہیں

ہیں معاذ اللہ۔تو میں پُوچھتا ہوں کہ حضُور اگر صرف ایک رات کائنات میں نہ ہوں تو کائنات رُک جاتی ہے اَب کائنات رُکی ہوئی ہے یا چل رہی ہے؟ تو ماننا پڑے گا جانِ کائنات کائنات میں مَوجُود ہیں۔

☆ مُر گئے جہناں دے او ہوای کہن مُر گئے

وہ جو نہ تھے تو کُچھ نہ تھا
وہ جو نہ ہوں تو کُچھ نہ ہوں
جان ہیں وہ جہان کی
جان ہے تو جہان ہے

مُر گئے جہناں دے او ہوای کہن مر گئے
ساڈا ہے ہر تا جدار زندہ

ساڈے نبی زندہ ساڈے وَلی زندہ
ہر مزار زندہ ہر کر بار زندہ
قُرآن پاک نے بھی فیصلہ کر دیا!

النَّبِی اَوَلٰی بِا لمُو مِنین می انفسھم.

کہ نبی کی ذات ایمان والوں کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہے۔اور

اس لئے ایمان والے کہتے ہیں حضُور کا جلوہ!

☆زمین میں زماں میں۔

☆مکیں میں مکاں میں۔

☆چُنیں میں چُنان میں۔

☆ہمیں میں ہماں میں۔

☆صبا میں ہوا میں۔

☆گھٹا میں فضا میں۔

☆ضیا میں جلا میں۔

☆خلا میں سَما میں۔

☆ثُرا میں عُلیٰ میں۔

☆چمن میں کلی میں۔

☆خفی میں جلی میں۔

☆نبی میں ولی میں۔

☆عُمر میں علی میں۔

☆حرم کی گلی میں۔

☆ جہاں میں جناں میں۔

☆ گہر میں صدف میں۔

☆ حجر میں خزف میں۔

☆ کرم میں شرف میں۔

☆ حرم میں نجف میں۔

☆ دمِ لاتخف میں۔

☆ عیاں میں نہاں میں۔

☆ ادا میں نوا میں۔

☆ رضا میں وفا میں۔

☆ حیا میں بقا میں۔

☆ عطا میں جزا میں۔

☆ سخا میں لقا میں۔

☆ کراں بے کراں میں۔

☆ منیٰ میں صفا میں۔

☆ حرا میں دعا میں۔

☆ ہدیٰ میں ولا میں۔

☆ قضا میں شفا میں۔

☆اے صائمؔ غرض!

حق کے ہر اِک نِشاں میں جمالِ محمدؐ کی جلوہ گری ہے۔ کیونکہ!

محمدؐ رونقِ بزمِ جہاں بھی ہیں جہاں بھی ہیں
ہیں زینت سب مکانوں کی مکینِ لامکاں بھی ہیں

مرا دل ہے مدینے میں مرے دِل میں مدینہ ہے
میں صائمؔ سمجھا ہوں آقا وہاں بھی ہیں یہاں بھی ہے

تائیوں کہنے آں۔

☆مر گئے جِنہاں دے او ہوای کہن مر گئے

میں کہتا ہوں حضرت شیخ سعدی شیرازی کو صلو علیہ و آلہٖ کون لکھوا گیا۔

☆مر گئے جِنہاں دے او ہوای کہن مر گئے

ساڈا ہے ہر اِک تاجدار زِندہ

میں پوچھتا ہوں کہ حضرت اِمام بوصیری کو چادر کون دے گیا۔

مر گئے جنہاں دے او ہوای کہن مر گئے

ساڈا ہے ہر اِک تاجدار زندہ

عبدالوہاب شعرانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے بارہ بیالِ عالم

بیداری میں سرکار سے مدینہ منورہ میں حدیث شریف کا سبق لیا۔ تو اس سے کیا ثابت ہوتا ہے کہ ہم جنہیں مانتے ہیں وہ زِندہ ہیں۔ نہ ماننے والے نہ مانیں لیکن ہمارا کام ہے کہتے رہیں!

☆ مَر گئے جہناں دے او ہوائی کہن مر گئے

ساڈا ہے ہر اِک تاجدار زِندہ

اشرف علی تھانوی ایک قبر پر جاتے ہیں فاتحہ کیلئے ہاتھ اُٹھاتے ہیں دوسرے ہی لمحے ہاتھ نیچے کر لیتے ہیں۔ حلقۂ احباب اُن سے پوچھتے ہیں قبلہ کیا ہوا۔ آپ نے فاتحہ خوانی کیلئے ہاتھ اُٹھائے اور دُوسرے ہی لمحے نیچے کر لئے۔

تھانوی صاحب فرمانے لگے کہ میں نے جب فاتحہ کیلئے ہاتھ اُٹھائے تو قبر میں سے آواز آ رہی تھی کہ تھانوی جاؤ کسی مُردہ کی قبر پر جا کر فاتحہ پڑھو۔ اس سے کیا ثابت ہُوا کہ ہم جنہیں مانتے ہیں وہ زِندہ ہیں نہ ماننے والے نہ مانیں آپ بھی کہہ دیجئے!

☆ مَر گئے جہناں دے او ہوائی کہن مر گئے

ساڈے نبی زندہ ساڈے وَلی زِندہ

تبلیغی نصاب مولانا ذکریا نے لکھی ہے۔ آپ مسلکِ دیوبند کے بہت

بڑے عالم ہیں وہ تبلیغی نصاب جسے پڑھ پڑھ کر تبلیغی جماعت والے تبلیغ کرتے ہیں۔ اس تبلیغی نصاب میں ذکریا لکھتے ہیں کہ ۵۵۵ ہجری میں سیّد احمد رفاعی سرکارِ مدینہ صلّی اللہ عَلَیہِ وَآلِہ وسلّم کے رَوضۂ اُنور پر حاضر ہوئے۔ مولنا جامی کے اُشعار پڑھے سرکار کی قبرِ اُنور سے ہاتھ نمودار ہُوا۔ آپ نے سرکار کے ہاتھ کو تھامتے ہُوئے بوسہ دیا۔ لکھنے والے مولنا ذکریا۔ چیلے نہیں مانتے ہمیں ہی کہنا پڑتا ہے!

☆ مر گئے جہناں دے اوہوای کہن مر گئے

سَاڈا اے ہر اک تاجدار زِندہ

ساڈے نبی زِندہ ساڈے وَلی زِندہ

ہر مزار زِندہ ہر دَربار زِندہ

کربلا کے میدان میں میرے اِمام کا سرِ اُنور نیزے کی نوک پر ہے لیکن پھر بھی قرآن کی تلاوت جاری ہے جس کی شہادت قرآن دیتا ہے۔

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِی سَبِیلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ۔

نہ ماننے والے نہ مانیں ہم یہ کہیں گے!

مَر گیے جِہناں دے اوہوای کہن مَر گیے

ساڈ اہے ہراک تا جدارزندہ

سَاڈے نبی زندہ سَاڈے وَلی زِندہ

ہر مزار زِندہ ہر دَرْبار زِندہ

کسی عَورت نے خُواب میں دیکھا کربلا کے مَیدان کوایک نقاب پوش بی بی صاف کررہی ہیں اُن سے پُوچھابی بی آپ کون ہیں آپ فرماتی ہیں میں سیّدۃ النِساءُ العالمین ہُوں۔میں فاطمہ بنتِ مُحمّد صلی اللہ عَلَیہِ وَآلِہ وَسلّم ہوں۔کل میرا بیٹا یہیں شہید ہوگا میں کربلا کے مَیدان سے کنکریاں اُٹھا رہی ہوں کہ کہیں میرے بیٹے کے جِسم میں نہ چُبھ جائیں۔تو اس سے کیا ثابت ہوتا ہے کہ ہم جِنہیں مانتے ہیں وہ زندہ ہیں۔

باآواز بلند کہہ دیں۔

جوزِندہ مانتے ہیں وہ کہہ دیں۔

جوزِندہ ہیں وہ کہہ دیں۔

مَر گیے جِہناں دے اوہوای کہن مَر گیے

ساڈ اہے ہراک تا جدارزِندہ

ساڈے نبی زندہ ساڈے وَلی زِندہ

ہر مزار زِندہ ہر دُربار زِندہ

چکوال کے قریب ایک قصبہ ہے اودروال۔ وہاں ایک قبرستان ہے اور اِس قبرستان میں تمام قبریں حفّاظان کرام کی ہیں۔ پیر سیّد مہر علی شاہ صاحب کا قبرستان سے گزر ہوا جب آپ قبرستان کی حد پر پہنچے تو آپ نے اپنے جوتے اُتار لئے اور قبرستان سے گزر گئے۔

مُریدین نے پُوچھا کہ سرکار کیا وجہ تھی آپ نے اپنے جُوتے اُتار کئے۔ آپ نے فرمایا اگر تُمہارے پاس مہر علی جیسی آنکھیں ہوتیں تو تُم بھی اپنے جُوتے اُتار لیتے۔ غُلام عرض کرتے ہیں۔ سرکار کیا وجہ تھی۔ آپ نے فرمایا۔ اِس قبرستان میں تمام قُبور حفّظان کرام کی ہیں اور ہر حافظِ قُرآن اپنی قبر میں قُرآن شریف کی تلاوت کر رہا ہے۔ اور مہر علی کو کب گوارہ ہوسکتا تھا کہ محبوب اُقدس پر نازل ہونے والی کتاب کی تلاوت ہو رہی ہو اور میں جُوتوں سمیت گزر جاؤں۔ تو اِس سے کیا ثابت ہوتا ہے کہ ہم جنہیں مانتے ہیں وہ زِندہ ہیں نہ ماننے والے نہ مانیں آپ ایک زبان ہو کر کہہ دیں۔

مَر گئے جِہناں دے او ہوای کہن مر گئے

سَاڈا اے ہر اِکّ تاجدار زِندہ

ساڈے نبی زندہ ساڈے ولی زندہ
ہر مزار زندہ ہر دربار زندہ

داتا صاحب زندہ باوا صاحب زندہ
ہے بغداد وچ غوث سرکار زندہ

مولا علیؑ زندہ مہر علیؒ زندہ
شمس پیر سیال دلدار زندہ

نوشاہ پیر زندہ دستگیر زندہ
باہو پیر اے عالی وقار زندہ

معین الدین زندہ قطب الدین زندہ
صابر زندہ نظام پیار زندہ

نقشبند زندہ مجدد پاک زندہ
علی پور دا ماہ انوار زندہ

زندہ شیرِ رّبانی تے لاثانی
جُورے پاک دااے مستوارزندہ

مُحمّد علی شاہ میرا اے پیر سوہنا
چشتی صابری گُل وگلزار زندہ

سیّد پیر مُحمّد شریف زندہ
تاج والا اے صاحب اَسرار زندہ

اعلیٰ حضرت بریلی دا شاہ زندہ
اِک اِک لفظ اوہدا تابدار زندہ

اِٹ اِٹ دسّے جامعہ رضویہ دی
ہے سردار زندہ ہے سردار زندہ

میراں بھیکھ زندہ بھیکھ دین والا
بُلھے شاہ اے حُسن بہار زندہ

صائم ولیاں دی گل تے اِک پاسے
رہن ولیاں دے خدمت گزار زندہ

آقائے دو جہان محبوبِ خدا اور رسول اللہ ہیں
آپ مالکِ جان شیرِ خدا اسدُ اللہ ہیں

جس ثناخوانِ مصطفےٰ کو دعوت دے رہا ہوں یہ محترم جناب قاری عنائت اللہ ہیں۔ تشریف لائیں گے جناب محترم قاری عنائت اللہ چشتی گولڑوی صاحب اور ہدیۂ نعت رسول مقبول پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ تمام حضرات بڑی محبت سے باآوازِ بلند درود شریف پڑھیں۔

اَب تنگیٔ داماں پہ نہ جا اور بھی کچھ مانگ
لب وا ہیں آنکھیں بند ہیں پھیلی ہیں جھولیاں
کتنے مزے کی بھیک تیرے پاک دَر کی ہے

آقا تیرے ٹکڑوں پہ پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا
ہیں آج وہ مائل بہ عطا اور بھی کچھ مانگ

دوستانِ مُحترم اگر وہ مائل بہ عطا ہوں تو مانگنے کی ہوش کہاں رہتی ہے۔

سائل کو ضرورت نہیں اُس در پہ صدا کی

پڑھ لیتے ہیں سرکار طلب گار کا چہرہ

بڑا خوبصورت شعر ہے۔

ہوں غریب صائم تو کیا ہُوا مُجھے ہے مُحمّد کا آسرا

میں ہوں اُس سخی کا گدا بنا جو طلب سے بڑھ کر عطا کرے

حضرات ذِی وقار اَب میں اپنے نہایت ہی واجب الاحترام واجب تعظیم پیرِ طریقت وشریعت شاعر اہلسنت مُفکّرِ اسلام مُفسّر قُرآن مخدُومِ اہلسنت جناب قبلہ حضرت اَلحاج علّامہ صائم چشتی دَامت بَرکاتُہم القُدسیہ کی خدمت میں گُزارش کروں گا کہ حضُور تشریف لائیں اور اپنے کلام سے نوازیں۔

حضرات گرامی اَب میں جس نعت خوان کو دعوت دینے

والا ہوں اس کیلیے سب سے بڑا یہ انعام ہے۔

کہ سرکارِ مدینہ کا سچّا غُلام ہے۔

اور یہ ثناخوان سیّد خیر الاَنام ہے۔

نام کے لحاظ سے شیخ عبد السّلام ہے۔

تشریف لائیں گے محترم جناب شیخ عبد السّلام نقشبندی صاحب۔

حضرات محترم آج کی اِس نُورانی محفل پاک میں تمام مہمانوں کا اور مُنتظمین کا شکریہ ادا کرتا ہُوں کہ آپ نے آج کی اِس محفل پاک کو سجایا۔ سرکار کے حُسن کی بات ہو رہی تھی تو عرض کرتا چلوں اعظم چشتی صاحب لکھتے ہیں!

زُلف تے نین محبوب مرے دے کہڑا ویکھ فدا نہ ہویا
کس نے جھلّی تاب حسُن دی کہڑا ویکھ فنا نہ ہویا

کیونکہ!

قطرے کو سمندر کرتے ہیں ذرّے کو ستارا کرتے ہیں
کونین کو خم آجاتا ہے جب زُلف سنوارا کرتے ہیں

اِک دو کی نہیں بلکہ ساری کونین کی بات کرتا ہوں۔

کونین کو خم آجاتا ہے جب زُلف سنوارا کرتے ہیں
بنی الف حبیب مرے دی میم مروڑیاں زُلفاں
اُودھر مُڑ گیا کعبہ صائم جدھر مروڑیاں زُلفاں

کونین کو خم آجاتا ہے جب زُلف سنوارا کرتے ہیں
زُلف تے نین محبوب مرے دے کہڑا ویکھ فدا نہ ہویا

کس نے تجلی تاب حُسن دی رکھڑا ویکھ فنا نہ ہویا

عام آدمی کی بات نہیں بلکہ محبوبِ خُدا کی بات کر رہا ہوں جن کے لئے اللہ تعالیٰ قرآنِ پاک میں فرماتا ہے۔

وَالضُّحیٰ وَاللَّیلِ اِذَا سجیٰ.

زُلف تے نین محبوب مرے دے رکھڑا ویکھ فدا نہ ہویا

حضرت جبریل علیہ السلام سرکار کے دربارِ گہر بار میں حاضر ہوتے ہیں کیا دیکھتے ہیں کہ آقا کی وَاللّیل زلفیں وَالشّمس جبینِ اقدس کو چھوتی ہُوئی آپ کے وَالضّحیٰ مکھڑے کو چُوم رہیں تھیں اور آپ کے مَازاغ البَصَر چشمانِ کرم میں مَاطغیٰ کے نُوری ڈورے تھے۔ آقا نے پُوچھا اے جبریل ہم کیسے لگ رہے ہیں؟ تو حضرت امیر خسرو نے نقشہ کھینچا!

آفاقہا گردیدہ ام
مہرِ بُتاں ورزیدہ ام
بسیار خُوباں دیدہ ام
لیکن تو چیزے دیگری

کہ!

دیکھا نہیں شاہا تجھ سا زمانے میں حسیں کوئی
نہ تجھ سا دلنشیں کوئی نہ تجھ سا مہ جبیں کوئی

ہزاروں سال سے میں نے زمانہ چھان مارا ہے
حسیں دیکھا مگر سرکارؐ سا میں نے نہیں کوئی

کیا تھا آخری یہ فیصلہ جبریلؑ نے صائم
محمدؐ سا حسیں ہرگز دو عالم میں نہیں کوئی

زُلف تے نین محبوب مرے دے کہڑا اویکھ فدا نہ ہویا
کِس نے جھلی تاب حُسن دی کہڑا اویکھ فنا نہ ہویا

کیونکہ!

اِک سوہنا اِک منہ دا مٹھا اُتوں قاتل نین رسیلے
توبہ کون بچے اِس پھائیوں ہوئے سب ناکارا حیلے

چاکر بن گئے تاجاں والے جہڑا اویکھداں ہو گئے پیلے
اعظم ایتھے کئی گھر اُجڑے کئی لُٹے گئے قبیلے

زُلف تے نین محبُوب مرے دے کہڑا اویکھ فدا نہ ہویا
کِس نے جھلی تاب حُسن دی کہڑا اویکھ فنا نہ ہویا

کیونکہ !

پہلی نظر تے لُٹ لیا ماہی ساہنوں تیریاں ہار شنگھاراں
قاتل نین تے ناگن زُلفاں پے دوروں مارن ماراں

کسے نوں کول نہیں پھٹکن دِتا اُتے حُسن دے پہرے داراں
زُلف تے نین محبوب مرے دے کِہڑا او یکھ فدا نہ ہویا

کِس نے جھلّی تاب حُسن دی رکہڑا ویکھ فِدا نہ ویا
جِہنے ویکھ لیا اک واری اوہ فیر جُدا نہ ہویا
اعظم میرے یار دی اکھ دا کدی تیر ہٹا نہ ہویا

حضرات گرامی قدر اب میں گوجرانوالہ سے تشریف لانے والے مہمان ثنا خوان کودعوت دینے والا ہوں۔ اِن کا نام محبوب اختر ہے۔

حقیقی معنوں میں محبوب محبؐ کی آنکھوں کا اختر ہی ہوا کرتا ہے۔ اختر کے معنی ستارا کے ہیں اور محبوب محبؐ کیلئے اختر ہی ہوتا ہے۔ ایسا ہو نہیں سکتا محبوب ہو اور اختر نہ ہو۔ اختر ہو اور محبوب نہ ہو۔ اگر

محبوب ہے تو اُس اختر ہونا لازم ہے۔ اگر اختر ہے تو اُس کا محبوب ہونا لازم ہے۔ اِس لئے اُختر محبوب ہوتا ہے اور مُحبُوب اُختر ہوتا ہے

حضراتِ گرامی ! جو محُبوب کو اختر مانتے ہوئے اُختر کے نقش پر خُود کو بلند کر لیتا ہے پھر وہ کیفیت نقشبند میں بند ہو کر نسبتِ نقشبندیہ سے وَابستہ ہو جاتا ہے۔ اَب آپ اَحباب کے سامنے میں جس ثنا خوان کو دعوت دینے والا ہوں وہ بھی نسبتِ نقشبندی سے وَابستہ ہے۔

جنابِ مُحترم محُبوب اختر نقشبندی صاحب آپ تشریف لائیں گے اور ہدیۂ کلام سرکارِ دو جہاں کی بارگاہ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں گے تمام حضرات بڑی محبّت سے درُودِ پاک پڑھ لیں۔

جس نے مدینے جانا کرلو تیاریاں

کیونکہ

جان لگ پئے مدینے دے وَل قافلے
پر نہ آئی غریباں دی باری اجے

غرِیب پیسے کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ مقدّر کی وجہ سے ہوتا ہے۔

جان لگ پئے مدینے دے وّل قافلے
پر نہ آئی غریباں دی باری اَجے

رَبّ جانے کیوں ہُندیاں نہیں منظوریاں
شائد پُوری نہیں بے قراری اَجے

ہمتّاں ہاریاں حَوصلے تھک گئے
عِشق دے لمّے پینڈے نے برتے پئے

یاد رکھیّں اے اختر نہ غفلت کریں
مَنزل باقی اے ساری ساری اَجے

حضرات گرامی اَب آپ کے سامنے سرزمینِ ساہیوال سے تشریف لائے ہوئے ثنا خوان مُصطفیٰ کو دعوت دینے والا ہوں یہ ہمیں سرزمینِ ساہیوال سے ہمارے ماہی وال تک لے جائیں گے اور یہ وہ ثناخوان مُصطفیٰ ہے کہ یہ لکھتے بھی خُود ہیں پڑھتے بھی خُود ہیں۔

یہ واقفِ رموز سُر وتال ہیں۔

اور واقفِ کیفیّت ووجدوحال بھی ہیں۔

حضرات!

کائنات میں سب سے اعلیٰ مدینے کی گلی ہے
اور اس گلی میں ہر ذرہ مثلِ کلی ہے

جس نے مدینے کی خاک منہ پہ ملی ہے
وہ بن گیا وقت کا ولی ہے

اور آنے والا ثنا خوانِ مصطفیٰ احمد علی ہے۔ جناب احمد علی حاکم سے گزارش کروں گا کہ تشریف لائیں اور ہدیۂ عقیدت و محبت پیش کریں۔

حضراتِ گرامی صائم صاحب کے بعد آپ کے سامنے

ایک بڑی ہی بلند آواز۔

بڑی ہی خوبصورت آواز۔

دِلوں میں اُتر جانے والی آواز۔

دِلوں کی دھڑکنوں کو قرینہ اور سلیقہ بخش دینے والی آواز۔

جناب محمد اکرم حسّان صاحب آپ سے درخواست کروں گا کہ تشریف لائیں ہدیۂ نعت بحضور سرورِ کونین صلّی اللہ علیہٖ وآلہٖ وسلّم پیش کرنے کا شرف حاصل کریں۔

جنابِ محترم محمد اکرم حسّان صاحب ہدیۂ نعت پیش کر رہے تھے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ.

النّبی اَولٰی بِا لمُؤمِنینَ مِنۡ اَنۡفُسِہِمۡ صَدَق اللّٰہ العظیم.

محترم قارئین ! اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے میرے نبی صَلّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وسَلّم مُسلمانوں کی جانوں کے ان سے زیادہ مالک ہیں۔

چشمہ فیض وکرم جانِ تمنا آقا

ہیں میری جان کے مالک میرے پیارے آقا کہ!

اَلنَّبِیُّ اَوۡلٰی بِا لۡمُؤمِنِیۡنَ مِن اَنۡفُسِہِمۡ.

☆حضور نبی مکرم۔

☆شفیعِ معظم۔

☆مالِک ومختارِ کائنات۔

☆قافلہ سالارِ کائنات۔

☆مرکزِ انوارِ کائنات۔

☆رحمت وغفارِ کائنات۔

☆شاہ تاجدارِ کائنات۔

☆دِلبر ودِلدارِ کائنات۔

☆صاحِب وسَردارِ کائنات۔

☆نگہتِ گلزارِ کائنات۔

☆سیّد و شہر یارِ کائنات۔

اور محبوب پروردگارِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو اللہ تعالیٰ نے تمام مومنین کی جانوں کا مالک فرمادیا۔ اب جو بھی مومن ہوگا وہ آقائے دوعالم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو اپنی جان کا مالک سمجھے گا جو بے ایمان ہوگا وہ پس و پیش کرے گا۔ ہمارا ایمان ہے!

کملی والا ملک خدا دی مالک اُسدا اللہ اے
ہے ایہہ ساری ملک خدائی میرے کملی والے دی
النَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ۔

اللہ نے مختار بنایا میرے کملی والے نوں
نبیاں دا سردار بنایا میرے کملے والے نوں

اولیٰ صائم ہے فرما کے ہراک مومن بندے دا
ربّ نے حامی کار بنایا میرے کملی والے نوں

النَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ

یہ تیری عزت و تکریم مدینے والے
کہ فرض سب پر تیری تعظیم مدینے والے

النَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ

جو نعمتاں کول سی خالق دے

سب خُتم تُساں تے کر چھڈیاں
بن تیرے مالک صائم دی
جند جان دا سوہنیاں ہور نہیں کہ
النَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ

☆ حُسنِ سحر نورِ قمر۔
☆ سب پر کرم سب پر نظر۔
☆ کونین میں ہر ہر جگہ۔
☆ ہے نُور اُس کا جلوہ گر۔

النَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ

مُفسّرین نے اِس آیت میں ذِکر کا ترجمہ یہ بھی کیا ہے کہ حُضور صلّی اللہ علیہ

وآلہٖ وسلم مُومنین کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ تو پھر کیوں نہ کہوں!

میرا سوہنا عربی ڈھول

ہردم رہندا میرے کول

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ

جہڑا تیرے نال جاوے لگّ سوہنیاں

ساڑ اوہنوں سکدی نہیں اگّ سوہنیاں

نیڑے توں ہیں موماناں دی جان نالوں وی

دُوردی اے گلّ شاہرگ سوہنیاں کہ

☆اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ

حضرات گرامی! ہمارا عقیدہ ہے کہ ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حاضر و ناظر ہیں اور ان کی شان ہے!

اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاہِدًا

اللہ تعالیٰ نے آپ کو شاہد بنا کر بھیجا ہے۔ جبھی تو ہم کہتے ہیں بقول قرآن مقدس کہ حضور مُومنین کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

☆اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ

خاور عظیم

بے مثل بے کیف بے مثال اللہ کوئی ہور نئیں دُوجا خُدا ورگا
سے جوڑیاں جو عرش توں پار پہنچے کوئی نئیں دُوجا مُصطفےٰ ورگا

لَاتَخَف دا کرے اِرشاد جہڑا کوئی غَوث نئیں غَوث الوری ورگا
جہدے عِلم نے صَائم حیران کیتا کوئی عالم نئیں اَحمد رضا ورگا

عزیزانِ گرامی!

آج کی محفل بہت دیر سے جاری و ساری ہے۔ ثنا خوانِ رسول اپنے اپنے انداز سے نعتِ رسولِ مَقبول بحضور سرورِ کائنات پیش کر رہے ہیں۔ اور مزید ہدیۂ کلام حضور کی بارگاہ میں پیش کرنے کا شرف حاصل کریں گے۔

سُلطانیہ محفل کے مُنتظمین ہر سال اپنے ثنا خوانان شیریں لسان کا اِنتخاب کرتے ہیں جن کے چاہنے والوں کی کثیر تعداد صِرف ایک حلقہ تک ہی محدود نہیں ہوتی بلکہ بین الاضلاعی سامعین محفل ذکرِ حبیب میں کثرت سے تشریف لاتے ہیں۔ آج کی محفل پاک میں دو عُمرہ کے ٹکٹ بذریعہ قُرعہ اندازی مہمانانِ مدینہ کی خدمت میں پیش کیے

جائیں گے۔ ہمارے درمیان اَب آپ کے سامنے جس نعت خوانِ رسول کو دَعوت دینے والا ہوں ان کے انداز سے اَلحاج یوسف میمن صاحب کا اَنداز جھلکتا ہوا دکھائی دیتا ہے اور اِنہیں سُنتے ہوئے محسوس ہوتا ہے کہ اَلحاج یُوسف مَیمن صاحب از خُود مَصرُوفِ مدحتِ رسُول ہیں۔ میری مُراد جناب غُلام مُصطفےٰ رضا سیالوی صاحب ہمارے درمیان مَوجود ہیں اِنہیں دعوت دیتا ہوں۔

اِن کا کپڑے پہننے کا اَنداز۔ ویسکوٹ کا اَنداز۔ رفتار کا اَنداز۔ پان کھانے کا اَنداز۔ مائک پر کھڑے ہونے کا اَنداز۔ گُفتگو کا انداز۔ اور نعت شریف پڑھنے کا اَنداز ہو بہو میمن صاحب والا ہے۔ اگر انہیں فَنافِی الیُوسف مَیمن کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔

جناب غُلام مُصطفےٰ رضا سیالوی صاحب آپ سے گُزارش کروں گا کہ اَپنے خُوبصورت اَنداز میں اپنے اُستادِ گرامی کا انداز ظاہر کرتے ہوئے نَعتِ مُصطفےٰ کی ہمنوائی ہم سب کو دَربارِ مُصطفیٰ تک لے چلیں۔ جو جو شخص دَربارِ مُصطفیٰ تک جانا چاہتا ہے وہ بارگاہِ مُصطفوی میں دُرود و سلام کا ہَدیہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرے۔

حضرات گرامی! مَیمن صاحب اِن میں سَما چُکے ہیں کیونکہ ان مَیں سے بھی ہے اور مَن بھی ہے اور اسی نے اَپنے مَن مے کو

اُتار لیا ہے۔اِس لئے اِس میں مکمّل میمن مُوجود ہے۔دُعا ہے کہ سُلطانیہ محفل کے عہدیدارن اور میزبان کیلئے اللہ تعالیٰ ان کے ذَوق وشوق میں مزید برکتیں نازل فرمائے۔تمامی اَحباب اپنے بیٹھنے کا ثُبوت دیں۔

نعرۂ رسالت

اَیسے نہیں بلکہ اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کرتے ہُوئے اپنی بھر پُور محبّت کا اظہار کیجئے۔آج اپنے ہاتھوں کو ہاتھ تصوّر نہ کیجئے بلکہ اَعلیٰ حضرت کی تعلیم پرعمل کیجئے

کون کہتا ہے دینے کو مُنہ چاہیئے

دینے والا ہے سچّا ہمارا نبی

تو ہاتھوں کو ہاتھ تصَوّر نہ کیجئے بلکہ دونوں ہاتھوں کو کشکول بنا کر بارگاہِ رسالت میں پیش کردیجئے۔آیئے آج آقا کی محفل میں آقا سے آقا کے دربار کی حاضری اور آقا کا دِیدار مانگ لیتے ہیں۔تو جو جو حضُور کا دیدار چاہتا ہے وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو کشکول بنا کر بارگاہِ رسالت میں پیش کر دے۔

نعرۂ رسالت

دُعا کرتا ہوں کہ آقا کریم عَلَیہِ السّلام ہمارے اُٹھے ہوئے ہاتھوں کی لاج رکھ لیں اور ہم سب کو آج کی محفل پاک کا صَدقہ اپنا دِیدار نصیب فرمائیں۔

دُعا کرتا ہوں کہ جب ہم سب اِس محفل پاک کی سماعت کے بعد گھر جائیں
بستر پر لیٹیں آنکھیں بند ہوں تو سرکار دیدار حاصل ہو جائے۔

دوستانِ گرامی! بڑی خُوشی ہوئی ہے حُلقہ مدحت رسول دیکھ کر۔
بڑی خُوشی ہوتی ہے غُلامانِ رسول دیکھ کر۔
بڑی خُوشی ہوتی ہے عُشّاقانِ رسول دیکھ کر۔

اِتنا وسیع وعریض اِنتظام واِہتمام اوراتنی کثیر تعداد میں اُحباب کی موجودگی مُجھے مجبور کر رہی ہے کہ میں یہ بات آپ اُحباب کی سماعتوں کے حوالے کروں۔یہ بات میری بات نہیں بلکہ مدینے کے تاجدار کی بات ہے۔اورکس کی شان میں ہے ہم سَب کی شان میں ہے۔

حضُور نے ہم سب کیلئے فرمایا۔اپنے دُربار میں اپنے صحابہ کے درمیان فرمایا۔آپ سُب اُحباب کی اگر توجہ ہو تو عرض کروں گا۔حضُور نے صُحابہ کرام سے فرمایا کہ تُمہارے بعد میرے اَیسے بھی غُلام ہوں گے جو اپنے محبوب کے دِیدار کی ایک جُھلک کیلئے اپنا سب کچھ قُربان کرنے کیلئے تیّار نظر آئیں گے۔

اَب دیکھیں گھروں کو چھوڑ کر۔بستروں کو چھوڑ کر۔اس ٹھنڈی رات کو چھوڑ کر آقا عُلیہ السّلام کے عاشق اپنا تن مَن دُھن وارنے کیلئے تیّار ہیں صرف اس لئے کہ حضُور اپنا دِیدار عطا فرمادیں۔

عاشقانِ رسول دربار رسول میں پہنچنے کیلئے تڑپتے ہیں اور تصوّرات کی منازل طے کرتے ہوئے بارگاہ تک پہنچ جاتے ہیں۔ اوران کے دل کی کیفیّت یہ ہوتی ہے!

بے دام ہی بک جایئے یہ بازار میں

کون کون بازار نبی میں بکنے والا ہے ہاتھ بلند کیجئے۔

نعرۂ رسالت

وہ مدینہ جہاں بے دام بکنے والے عشّاقانِ رسول

دفن جس دم کہ زمیں میں شہ لولاک ہوا

رتبہءروئے زمین غیرتِ افلاک ہوا

آپ کے اِس جذبہ کو محسوس کرتے ہوئے کسی شاعر نے کہا!

جب تک بکے نہ تھے تو کوئی پوچھتا نہ تھا

آقا تو نے خرید کر انمول کر دیا

آج کی اِس محفل کی برکت سے دو آدمی عُمرہ کی سعادت حاصل کریں گے باقی کہاں جائیں گے۔

ارے بھیّاء ذکرِ حبیب کی برکت سے جو احباب

زیارتِ حرمین شریفین کریں گے باقی سب کے حصہ میں جنت کا ٹکٹ آ جائے گا اور جب ہم سرکار کا دامن مبارک سے وابستہ ہو کر جنت میں جائیں تو یہی کہتے ہوئے جائیں گے!

نعرۂ رسالت

بے دام ہی بک جایئے بازارِ نبی میں

ایک یہودی لڑکے نے ایک مرتبہ سرکارِ مدینہ کی زیارت کی تو حضور کا عاشق ہو گیا۔

اب نہ دِن گزرے
نہ رات گزرے

اعظم چشتی صاحب کہتے ہیں!

پہلی نظریں لُٹ لیا ماہی ساہنوں تیریاں ہار شنگھاراں
قاتل نین تے ناگن زُلفاں پئے دُوروں مارن ماراں

کِسے نُوں کول نہ پھٹکن دِتّا تیرے حُسن دے پہرے داراں
اعظم اِکّ اکلّا توں مَیں ایتھے ہو گئے قتل ہزاراں

یہودی عاشق ہُوا دن کے وقت راستے میں بیٹھ جاتا کاش سرکار کی زیارت

ہونصیب ہو جائے۔ اگر دن کے وقت سرکار کا دیدار نہ ہوتو مسجد نبوی کے دروازے پر سے گزرتا کہ کاش سرکار کا دیدار نصیب ہو جائے۔

آنکھوں کا روگ دل کا روگ بن گیا۔

کھانا پینا ختم ہو گیا۔

بھوک ختم ہو گئی۔

بستر پہ آ گیا۔

موت وحیات کی کشمکش جاری تھی۔

باپ پتھرائی نظروں سے اپنے بیٹے کی طرف دیکھ رہا ہے۔ بیٹا باپ کی طرف التجائی نظروں سے دیکھ رہا ہے۔ باپ کو یہ غم ہے کہ میرا صرف ایک ہی بیٹا ہے وہ بھی مر رہا ہے اور بیٹے کو یہ غم کہ اس کے محبوب اس کے سامنے نہ تھے۔ باپ نے کہا بیٹے تم التجائی نظروں سے مجھے دیکھ رہے ہو تم جو بات چاہتے ہو مجھے بتاؤ۔ مجھے حکم دو ہر چیز میں تمہارے لئے لانے کیلئے تیار ہوں۔

بیٹے نے کہا۔ ابا جان ڈرتا ہوں کہ کہیں میری آخری خواہش پوری نہ کر سکیں۔ والد کا اکلوتا بیٹا تھا۔ اس نے کہا بیٹے ایک مرتبہ بتاؤ میں تمہاری ہر خواہش ضرور پوری کروں گا۔

بیٹے کے لب ہلے کہا۔ ابا جان میں مسلمانوں کے نبی کا

دیدار کرنا چاہتا ہوں۔ باپ نے ایک لمحہ کیلئے سوچا کہ برادری میں خوار ہو جاؤں گا دوسری طرف بیٹا نظر آیا کہ اس کی آخری خواہش ہے۔ اس نے مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو پیغام بھیج دیا کہ حضور آپ کا عاشق آپ کا انتظار کر رہا ہے۔

جب سرکار اس کے گھر آئے۔ آقا کے چہرہ مبارک پر جب اس کی نظر پڑی تو یوں لگا جیسے گلاب کا پھول کھل گیا ہو۔ جیسے اس کو دوبارہ زندگی مل گئی۔

سرکار نے اس لڑکے کی طرف بڑی محبت بھری نظروں سے دیکھا فرمایا۔

تمہارے آخری سانس ہیں۔

تمہیں میں اپنے مذہب کی دعوت دیتا ہوں۔

مسلمان ہو جاؤ۔

کلمہ پڑھ لو۔

لڑکے نے باپ کی طرف دیکھا۔ باپ نے کہا بیٹے جو تمہارا دل چاہتا ہے وہ کرو۔ سرکار نے کلمہ پڑھایا۔ کلمہ پڑھنے کے بعد اس کے جسم سے روح نکل گئی۔ اس کا باپ کہنے لگا۔ جناب اب آپ اس کی میت کو اپنے ساتھ لے جائیں۔ سرکار نے کفن دفن کا انتظام خود فرمایا اور جنازہ

پڑھایا۔ بتاؤ اس سرکار کے عاشق نے کوئی نماز پڑھی؟

کوئی حج کیا؟

کوئی نیک کام کیا؟

نہیں صرف سرکار صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے محبت کی اور اس کا ثمر یہ ملا کہ اس کا جنازہ سرکار پڑھانے جارہے ہیں۔ اور جنازہ پڑھنے کیلئے آسمان سے فرشتے آرہے ہیں۔ تو پھر کیوں نہ کہوں کہ اس عاشق کی قبر بھی یہ کہہ رہی ہے کہ!

بے دام ہی بک جائیے بازار نبی میں
اس شان کے سودے میں خسارے نہیں ہوتے

غازی علم الدین شہید کو دیکھ لیجئے۔ اس نوجوان نے وہ کام کر دیا جو بڑے بڑے دل جگر والے نہ کر سکے۔

غازی علم الدین شہید اس گستاخ رسول کو اپنے انجام تک پہنچانے کے بعد جب میانوالی کی جیل میں پہنچا تو میانوالی کی جیل جیل نہ رہی بلکہ اس عاشق رسول کی برکت سے جنت کا ٹکڑا بن گئی۔

جنت ایسے بن گئی کہ کبھی غازی علم الدین شہید رحمتہ اللہ علیہ کو مدینے کے تاجدار کی بارگاہ میں بلایا جا رہا ہے۔ اور کبھی مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام اس کی ملاقات کیلئے وہاں تشریف لا رہے ہیں۔

دوستان گرامی قدر! غازی علم الدین شہید آج بھی سنی عشاق کو یہ پیغام دے رہا ہے کہ!

بے دام ہی بک جایئے بازار نبی میں
اس شان کے سودے میں خسارے نہیں ہوتے

جو احباب بے دام بکنے کیلئے تیار ہیں وہ اظہار کردیں۔

نعرہ رسالت

دوستان گرامی قدر اگلی شخصیت کو آپ حضرات کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ دوستان گرامی۔ سرزمین پاکستان میں ہمارا شہر فیصل آباد شہر نعت ہے۔ اور اس شہر نے ایسے ایسے نایاب ہیرے پیدا کیئے ہیں جن کی چمک سے گلشن نعت چمک رہا ہے۔ تو میں ایسے ہی ہیروں میں سے ایک ہیرا پیش کرتا ہوں۔ تشریف لاتے ہیں اکرم حسان صاحب۔

خاور عظیم

حضرات آپ کے سامنے ایک شہباز پیش کرنے والا ہوں۔ شہباز کی
پرواز سے آپ بخوبی واقف ہیں کہ شہباز اپنے دامن میں کتنی پرواز رکھتا
ہے۔ شہباز کے وجود میں کتنی طاقت ہوتی ہے اور اس طاقت کے حوالہ
سے اس کی پرواز کتنی باکمال ہوتی ہے۔

علامہ اقبال نے بھی شہباز کو بہت پسند کیا ہے اور
شہباز کو علامہ اقبال نے اس لئے پسند کیا ہے کہ یہ کسی غیر کے کیے ہوئے
شکار پر اپنی نظریں نہیں جماتا یہ اپنا شکار کرنے کا عادی ہوا کرتا
ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ شہباز غیرت مند ہوتا ہے۔

اگر شہباز کے اوصاف کے حوالہ سے بنظر اقبال بات
کروں تو بات دور تک چلی جائے گی لیکن یہ شہباز وہ شہباز ہے کہ جس
شہباز کو پرواز بارگاہ گیسو دراز سے ملی ہے۔ اور یہ شہباز آج اپنی پرواز
سے کام لیتا ہوا ہم سب کو بارگاہ گیسو دراز تک لے جائے گا۔

اس شہباز کی پرواز کو سردار حسین سردار چشتی علامہ
صائم رحمتہ اللہ علیہ اس انداز سے بیان کرتے ہیں۔ یہ شہباز وہ نہیں جو
پہاڑوں پر بسیرا کرتا ہے بلکہ یہ وہ شہباز ہے جو زیر سایہ گنبد خضری خود بھی

پہنچ جاتا ہے اور سامعین کو بھی لے جاتا ہے۔

ایدھر دیکھ پرواز شہباز بولے بڑا تیز رفتار کوئی جا رہیا اے
بولی کہکشاں کرو پتہ ایہد ابڑے گیت ایہہ ذوق دے گا رہیا اے

زہرہ چن مریخ نوں کہن لگے تہاتوں اگے کوئی جھاتیاں پا رہیا اے
غیبوں کسے سردار آواز دتی ثنا خوان حضور دا آ رہیا اے

حاضرین گرامی!

آپ کے سامنے اس ثنا خوان مصطفیٰ کو دعوت دینے والا ہوں جو حضور بابا فرید الدین شکر گنج سے فیض یاب ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ جب یہ ہدیہ نعت پیش کرتے ہیں تو ایسے لگتا ہے جیسے یہ حضرت امیر خسرو کے روحانی شاگرد ہیں۔ تو ان کو دعوت دینے سے قبل ہم قافیا جملوں میں ان کو مخاطب کرتا ہوں۔ کہ

قرآن حقیقت الٰہیہ وحقیقت محمدیہ کا راز ہے
تصور مصطفیٰ اہل تصوف کی نماز ہے
طالبان حق کا امام حضرت سخی شہباز ہے

جس ثنا خوان مصطفیٰ کو میں دعوت دینے والا ہوں نسبت حسان سے یہ وارث سوز و گداز ہے۔

اس کی بڑی خوبصورت آواز ہے۔

اس سے بڑھ کر خوبصورت اس کا انداز ہے۔

اس کے تخیل کی بہت اونچی پرواز ہے۔

کیونکہ اس کی نگاہوں میں بارگاہ گیسو دراز ہے۔

نام کے لحاظ سے یہ محمد شہباز ہے۔

حضرات گرامی!

درود و سلام پڑھنا خدا کا امر ہے

جو بھی یہ کام کرتا ہے وہ ذرہ بن جاتا مثل قمر ہے

درود پڑھنے والے اور ورد کرنے والے کا جنت ثمر ہے

آنے والے ثنا خوان مصطفیٰ کا نام آگے بڑھاتا چلوں۔ تو یہ محمد شہباز قمر ہے۔ خداوند قدوس نے ایمان والوں سے جنت کے بدلے جان خریدی ہے۔

اور مرشد کی محبت میں فنا ہو جانا یہ حق مریدی ہے

اور آنے ثنا خوان کا نام مکمل کر دوں۔ تو یہ محمد شہباز قمر فریدی ہے۔ تو شہباز قمر صاحب تشریف لائیں اور اپنے مترنم آواز سے کام لیتے ہوئے

ہم سب کو سرکار دو جہاں کی بارگاہ تک لے جائیں گے۔

نعرہ تکبیر۔

نعرہ رسالت۔

سیدی مرشدی۔

نعرہ حیدری۔

نعرہ غوثیہ۔

حضرات گرامی قدر! سرکار کی نعت کون پڑھ سکتا ہے کہ!

لا یمکن الثنا ء کما کان حقه .

کوئی بھی حضور علیہ الصلواۃ والسلام کی نعت کا حق ادا نہیں کر سکتا چاہے کوئی بھی ہو ذات خداوندی کے سوا نعت مصطفیٰ کا حق ادا کوئی نہیں کر سکتا۔

کون کر سکتا ہے نعت مصطفیٰ کا حق ادا

پھر بھی کچھ انداز تو صائم نرالا چاہیئے

اور انداز یہ ہے کہ

لا یمکن الثنا ء کما کان حقه

اس ضمن میں مجھے غالب کی ایک بات یاد آ گئی۔ غالب سے کسی نے کہا تم امرا اور حسن والوں کے قصید ے لکھتے ہو کبھی سرکار مدینہ علیہ السلام کی

نعت بھی لکھو۔ تو غالب نے کہا میں حضور کی نعت نہیں کہہ سکتا۔

غالب سے پوچھا کیوں؟

غالب نے کہا! میں حضور کی نعت اس لئے نہیں کہہ سکتا کہ میں نے نعت مصطفیٰ کو خدا پر چھوڑ دیا ہے۔

غالب ثنائے خواجہ بایزداں گزاشتیم

کاں ذات پاک مرتبہ دان محمد است

قرآن پاک کے ہر محدث علم حدیث کے ذریعہ سے حضور علیہ السلام کے کمالات حضور کی صفات حضور کے جمال افعال اور تمام جتنے بھی علوم ہیں ان علوم کو حضور کی شان کے حلقہ میں شامل کرتے ہوئے داخل کرتے ہوئے اس پر عبور حاصل کرتے ہوئے سارا کچھ جان لینے کے بعد پھر بھی یہی کہتا ہے!

لا یمکن الثناء کما کان حقه

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت قرآن پاک کا ترجمہ کرنے کے بعد بھی یہ کہنے پر مجبور ہو گئے!

اے رضا خود صاحب قرآن ہے مداح حضور

تجھ سے پھر ممکن ہے کب مدحت رسول اللہ کی

یعنی اعلیٰ حضرت بھی یہی کہتے ہیں!

لا یمکن الثناء کما کان حقه

بعد از بزرگ توئی قصہ مختصر

زندگیاں ختم ہوئیں اور قلم ٹوٹ گئے

تیرے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا

لا یمکن الثناء کما کان حقه

کہ خدا کے بعد اگر کوئی ہستی ہے تو ذات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ عزیزان گرامی! اللہ تبارک وتعالیٰ نے ساری کائنات کو وجود عطا کیا تو اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود مبارکہ کے صدقہ سے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میرے محبوب اگر میں تجھے تخلیق نہ کرتا تو یہ کائنات نہ بناتا۔ اب اس کلمہ انور سے اک بات اور حقیقت آشکار ہوتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے!

میرے محبوب اگر میں تجھے تخلیق نہ کرتا تو یہ کائنات نہ بناتا دور حاضر کے خشک ملاں یہ کہتے ہیں کہ حضور اس دنیا سے چلے گئے سلسلہ ختم ہو گیا۔

معاذ اللہ ثم معاذ اللہ اگر یہ سمجھ لیا جائے کہ حضور موجود نہیں ہیں۔ اللہ تعالی فرماتا ہے! محبوب اگر میں تجھے تخلیق نہ کرتا تو یہ کائنات نہ بناتا۔

تو عزیزان گرامی قدر! جن کے صدقہ سے یہ کائنات بنی اگر یہ مان لیا جائے کہ وہ نہیں ہیں تو کائنات کیوں ہے۔ اگر کائنات موجود ہے تو پھر ماننا پڑے گا کہ جان کائنات بھی کائنات میں موجود ہیں۔ اس کی مثال سیدی اعلی حضرت کے ایک شعر سے دیتے ہوئے آج کی اس محفل کا آغاز کرتے ہیں۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

شب معراج جب آقا عرش اعظم پر گئے تو علمائے کرام سے آپ نے سن رکھا ہے کہ ساری کائنات کا نظام رک گیا ہر چیز اپنے اپنے مقام پر ٹھہر گئی۔ کائنات کے رکنے کی وجہ کیا تھی کہ جب جان کائنات ہی کائنات میں موجود نہیں تو کائنات رک گئی۔ جان کائنات عرش اعظم سے واپس آئی تو نظام کائنات چلنا شروع ہو گیا۔

آج بھی کائنات کا نظام چل رہا ہے تو ماننا پڑے گا کہ جان کائنات کائنات میں موجود ہیں اور دستگیری فرماتے ہیں مشکل

کشائی فرماتے ہیں۔ جونہیں مانتے نہ مانیں ہمارا کام ہے کہتے رہنا کہ

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے

پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

بات تو ہے یہاں ماننے کی جو انہیں یہاں مان لیتے ہیں یہاں بھی ان کا بھلا ہو جاتا ہے اور آخرت میں بھی بھلائیاں ان کی جھولی میں خداوند قدوس ڈال دیتا ہے۔ آج کی یہ نورانی محفل پاک کی نسبت حضور علیہ الصلواۃ والسلام کی ذات بابرکات سے ہے۔

تو عزیزان گرامی! آج کی اس نورانی محفل کا آغاز کرتے ہیں۔ ہمارے درمیان وہ قاری قرآن تشریف فرما ہیں کہ جو حضور محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمہ کے قدموں میں بیٹھ کر انہوں کی تجوید و قرات کی تعلیم حاصل کی اور حضور محدث اعظم پاکستان کے فیضان سے ہی اب اس درسگاہ میں یہ علوم تجوید و قرات سے چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں کے ذہنوں کو حضور علیہ السلام پر نازل ہونے والی اس مقدس کتاب کی حقیقی تلاوت کے انداز اور طریقوں سے آشنائی عطا فرما رہے ہیں۔ میری مراد جناب زینت اقرا استاذ القرا قبلہ قاری غلام مصطفیٰ نعیمی صاحب ہیں۔

واللہ یہ بات حقیقت ہے کہ تلاوت کرتے ہوئے ان

کا انداز ایسا ہوتا ہے کہ سننے والا ہر کوئی بے خود ہو جاتا ہے۔

اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ان کا نام غلام مصطفیٰ ہے۔

اور جو غلام مصطفیٰ کی حقیقت کو جانتے ہوئے جب تلاوت قرآن حکیم کرتے ہیں تو ان کی نظر قرآن پاک کی آیات پر نہیں بلکہ چہرہ صاحب قرآن پر ہوتی ہے۔ اور جب یہ تلاوت کرتے ہیں تو حضور علیہ السلام کے واللیل خمدار زلفوں کے پیچوں میں گم ہو کر تلاوت کرتے ہیں اور سننے والے بے خود ہو جایا کرتے ہیں۔

تو واجب الاحترام جناب قبلہ قاری غلام مصطفےٰ نعیمی صاحب سے گزارش کروں گا کہ قبلہ تشریف لائیں اور آیات مقدسہ سے آج کی اس نورانی محفل پاک کا آغاز فرمائیں۔

قبلہ قاری صاحب نے بہت سی آیات کا انتخاب کیا اور سورۃ الرحمٰن کی آیات سے نوازا۔

اس میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی ہر اعلیٰ و افضل نعمت کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا۔ کہ تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ جب ہم خداوند قدوس کی کسی نعمت کا شکریہ ادا کر ہی نہیں سکتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں اتنی نعمتیں عطا فرمائی ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کو شمار بھی نہیں کر سکتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام نعمتیں

عطا کرنے کے بعد کسی بھی نعمت کیلئے یہ نہیں کہا کہ میں نے تم پر احسان کیا ہے۔

لیکن جب اللہ تعالی نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کائنات میں بھیجا تو بھیجنے کے بعد فرمایا کہ اے ایمان والو اے مسلمانو اے لوگو ہم نے تم پر احسان کیا کہ تم میں اپنے نبی کو مبعوث فرمایا۔

تو عزیزان گرامی قدر! تمام نعمتوں میں سب سے اعلی نعمت جو ہے وہ ذات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔تو عزیزان گرامی قدر! حضور علیہ السلام کا آنا دیکھئے میرے آقا اس دنیا میں تشریف لائے اور آتے ہی اپنی جبین نیاز کو بارگاہ خداوندی میں پیش کر دیا۔

حضور علیہ السلام کے پہلے سجدے نے انسانیت کا درجہ تو بلند کرنا ہی تھا لیکن مسلمانوں کے درجے کو اس قدر بلند فرمایا دیا کہ تمام مذاہب پیچھے رہ گئے۔

عزیزان گرامی قدر! سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلے سجدے کی برکت دیکھئے آج مسلمان کا جہاں دل چاہتا ہے جب دل چاہتا ہے جہاں کھڑا ہو قبلہ کی طرف منہ کر کے سجدہ کر لیتا ہے

لیکن دوسرے مذاہب کو یہ سہولت نہیں ہے۔

☆ اگر پادری عبادت کرنی چاہے تو اسے کلیسا جانا پڑے گا۔

☆ اگر عیسائی عبادت کرنی چاہے تو اسے چرچ جانا پڑے گا۔

☆ ہندو عبادت کرنی چاہے تو اسے مندر جانا پڑے گا۔

☆ اگر سکھ عبادت کرنی چاہے تو اس کو گردوارہ جانا پڑے گا۔

☆ لیکن میرے آقا کے پہلے سجدے نے ساری زمینوں کو مسجد بنا دیا۔ مسلمان جس مقام پر بھی کھڑا ہو جاتا ہے اللہ تبارک وتعالی اس مقام کو مسجد کا درجہ عطا کر دیتا ہے۔ بعد میں قاری صاحب نے سورۃ الضحی سے نوازا۔ اس میں ایک آیت کریمہ ہے۔

ولسوف یعطیک ربک فترضی.

اے میرے محبوب عنقریب آپ کا خدا آپ کو اتنا عطا کرے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔ حضور علیہ السلام اس آیت مبارکہ کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ میں اس وقت تک راضی ہی نہیں ہوں گا جب تک میری ساری امت کو نہ بخشا جائے گا۔ تبھی تو ہم کہتے ہیں !

دن حشر دے ڈھک لینا ہر مجرم عاصی نوں
سرکار مدینہ دی رحمت دے دوشالے نے

مجرم ساں بڑا بھارا دن حشر دے میں صائم
دوزخ توں بچا چھڈ یا اوہدے ناں دے حوالے نے

بعد میں قاری صاحب نے سورۃ الکوثر کی تلاوت فرمائی۔اس کی ابتدا میں ہے۔ انا اعطینک الکوثر۔ ہم نے آپ کو خیر کثیر عطا فرمایا۔
سورۃ الضحیٰ میں عطا فرمانے کا وعدہ ہے۔لیکن یہاں عطا فرما دیا کی بات ہے۔اس لئے ہم حضور علیہ السلام کی نسبت پر مان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

ہم کو تسلیم کہ گنہگار رہیں لیکن واعظ
ارے یہ بھی تو دیکھ کہ دل کس سے لگا رکھا ہے
دوزخ میں ہم تو کیا ہمارا سایہ نہ جائے گا
کیونکہ رسول پاک سے دیکھا نہ جائے گا

جنت میں کملی والے آقا نہ جائیں گے
جب تک تمام امتی بخشے نہ جائیں گے
ہم کو تسلیم کہ گنہگار رہیں لیکن واعظ

اللہ فرماتا ہے!

حریص علیکم با لمومنین روف الرحیم.

ہم کو تسلیم کہ گنہگا رہیں لیکن واعظ

ارے یہ بھی تو دیکھ کہ دل کس سے لگا رکھا ہے

عزیزان گرامی قدر!

قاری صاحب نے آخری سورۃ اخلاص کی تلاوت کی اس کی پہلی آئت بڑی خوبصورت ہے۔ قل ھو اللہ احد اے محبوب فرما دیجئے کہ اللہ ایک ہے۔

دوستان گرامی! اللہ تعالیٰ خود بھی فرما سکتا تھا۔ اعلان کر سکتا تھا کہ میں ایک ہوں۔ لیکن اپنے محبوب کی زبان سے اعلان کروایا کہ میرے محبوب فرما دیجئے اللہ ایک ہے۔

اس کائنات میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو فقط خدا کو مانتے ہیں۔ اس اللہ کو مانتے ہیں جسے دیکھا نہیں۔ مگر اس نبی کو نہیں مانتے جس نے بتایا ہے کہ خدا ایک ہے۔ علامہ اقبال قلندر لاہور فرماتے ہیں۔

بخدا در پردہ گوتم بعدتم آشکار

ہمیں کیا پتہ کہ خدا کون ہے یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا

اور ہم نے مان لیا۔عزیزان گرامی یہ موضوع بڑا طویل ہے لہٰذا اس پر اکتفا کرتے ہوئے سلسلہ ثنا خوانی کو آگے بڑھاتا ہوں۔

آقائے دو جہاں کی تشریف آوری ہے۔محفل میں ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اس بات کی گواہی دی رہی ہے کہ جس محبوب کی ہم محفل سجا کر بیٹھے ہیں وہ محبوب اس محفل پاک میں جلوہ گر ہیں۔

چلیاں نیں جو مست ہوواں ہویاں نے پر کیف فضاواں
انج لگدا اے ساڈے ولے ویہندے نے سرکار

دوستو! حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں۔عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کس چیز کو تخلیق فرمایا۔تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں!

اول ما خلق الله نوری

اے جابر اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرے نور کو تخلیق فرمایا۔تو پھر یہ سوچ آ جاتی ہے کہ حضور کا نور کب سے ہے۔تو عرض کرتا چلوں کہ حضور کا نور تب سے ہے جب کب نہ تھا۔

☆ جب جب کا وجود نہ تھا۔

☆ جب تب بھی نہ تھا۔

☆ جب آفتاب کی نور افشانیاں نہ تھیں۔

☆ جب فلک کی تبسم آرائیاں نہ تھیں۔

☆ ماہتاب کی کرنیں نہ تھیں۔

☆ جب قوس وقزاح کی رعنائیاں نہ تھیں۔

☆ نہ کروٹ لیل ونہار تھی۔

☆ نہ نیلگوں آسمانی شامیانہ تھا۔

☆ نہ مکین ومکاں تھا۔

☆ نہ زمین وآسماں تھا۔

☆ نہ دریاؤں میں روانی تھی۔

☆ نہ قلزم میں جولانی تھی۔

☆ نہ آبشاروں میں ترنم تھا۔

☆ نہ فضاؤں میں تبسم تھا۔

☆ نہ چلتی ہوائیں تھیں۔

☆ نہ معطر فضائیں تھیں۔

☆ نہ جمادات تھے۔

☆ نہ نباتات تھے۔

☆ نہ انسانات تھے۔

☆ نہ جنات تھے۔

☆ نہ کلیوں میں مہک تھی۔

☆ نہ خاروں مین کھٹک تھی۔

☆ نہ ستاروں میں چمک تھی۔

☆ نہ بہاروں میں مہک تھی۔

☆ نہ کلیم اللہ تھے۔

☆ نہ روح اللہ تھے۔

☆ نہ ذبیح اللہ تھے۔

☆ نہ خلیل اللہ تھے۔

ارے موت تھی نہ حیات تھی
اک اللہ دوسری محمد کی ذات تھی

☆ وہ خلق کرنے والا۔

☆ یہ خلق ہونے والا۔

☆ وہ رب العالمین۔

☆ اس وقت اللہ تعالیٰ بنانے میں اول تھا۔

☆ اللہ بنانے میں اول حضور بننے میں اول

☆ اللہ سجانے میں اول حضور سجنے میں اول

☆ اللہ پڑھانے میں اول حضور پڑھنے میں اول

☆ اللہ دینے میں اول حضور لینے میں اول

☆ اللہ عبودیت میں اول حضور عبدیت میں اول

☆ اللہ ملکیت میں اول حضور مملوکیت میں اول

☆ اللہ خالقیت میں اول حضور مخلوقیت میں اول

☆ اللہ کبریائی میں اول حضور عجز و نمائی میں اول

اس وقت خدا خدا ہونے میں اول تھا

اور حضور مصطفےٰ ہونے میں اول تھے

حضور جب اس دنیا میں تشریف لائے تو بے سہاروں نے کہا سہارا مل گیا۔

☆ بے چاروں نے کہا چارہ مل گیا۔

☆ بحروں نے کہا کنارہ مل گیا۔

☆ مسجد نے کہا مجھے مینارا مل گیا۔

☆ اور آمنہ بی بی گود میں لیکر کہتی ہیں۔ مجھے میرا راج دلارا مل گیا۔

☆ کوئی کہتا ہے رسول آئے۔

☆ کوئی کہتا ہے نبی آئے۔

☆ کوئی کہتا ہے پیغمبر آئے۔

☆ لیکن میں کہتا ہوں ارے صرف نبی نہیں آئے بلکہ نبوت کی تنویر آئی ہے۔

قرآن کی تفسیر آئی ہے
عبدالمطلب کے خوابوں کی تعبیر آئی ہے
بلکہ یوں کیوں نہ کہہ دوں کہ اس مصور کی تصویر آئی ہے۔

کہ بے حد نے عجب کام کیا حد کر دی
گنجائش تنقید سبھی رد کر دی

خود تو پردے میں رہا خود کو دکھانے کیلئے
سامنے لوگوں کے تصویر محمد کر دی

یا ایھا الناس قد جاء کم بر ھان من ربکم.

اے لوگو تمہاری طرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے اللہ تعالیٰ کی دلیل بن کر نبی محترم تشریف لے آئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے جس نے مجھے دیکھنا ہے میرے محبوب کو دیکھ لے۔

جس نے میرا کمال دیکھنا ہے میرے محبوب کے کمال کو دیکھ لے۔

جس نے میرا جمال دیکھنا ہے میرے محبوب کے جمال کو دیکھ لے۔

جس نے قرآن کی سورت دیکھنی ہے میرے محبوب کی صورت دیکھ لے۔

جس نے میرے عرش پر جینا دیکھنا ہے میرے محبوب کا مدینہ دیکھ لے۔

عزیزان گرامی اللہ تعالی نے جس چیز کو بھی وجود بخشا پیارے محبوب کے وجود کے صدقہ ہے۔ ہم سب آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود اطہر کی خیرات حاصل کرنے کیلئے یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالی بزرگان دین کے صدقہ سے حضور علیہ الصلواۃ والسلام کے نعلین مقدسہ کے صدقہ سے ہم سب کی حاضری قبول ومنظور فرمائے تو دعوت دیتا ہوں نعت شریف کیلئے احمد صغیر اسد صاحب کو!

ثنا خوان رسول حضور کی نعلین پاک کا ذکر کر رہے تھے۔ حسن رضا بریلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں!

جوسر پہ رکھنے کو مل جائے نعل پاک حضور
تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

☆ نعلین رسول کی بڑی شان ہے۔

☆ نعلین رسول کا بڑا مقام ہے۔

☆نعلین رسول کا بڑا مرتبہ ہے۔

☆نعلین رسول کا بڑا درجہ ہے۔

☆نعلین رسول کی بڑی فضیلت ہے۔

ہم سنیوں کی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جان بھی نعلین پاک پر قربان ہے۔ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بازار میں تشریف لے جاتے ہیں وہاں ایک جوتیوں کے بیچنے والا ہے بازار کے سارے لوگ اچھی اچھی جوتیاں بنا کر لائے اور سب کا مال بک گیا لیکن اس غریب سے جوتی خریدنے والا کوئی نہیں کیونکہ اس کی جوتی کی بناوٹ ٹھیک نہیں ہے اس کی جوتی پر سجاوٹ نہیں ہوئی وہ جوتی والا پریشان ہے کہ گھر کھانے کیلئے کچھ نہیں ہے مجھ سے کون خریدے گا۔ جب انسانوں کے سائے مدھم ہونے لگے۔ شام کے سائے بڑھنے لگے تو اس کی بیقراری اور بڑھ گئی۔

میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کی حالت زار دیکھی غیب دان نبی سے کون سی بات چھپ سکتی تھی۔ سرکار نے وہ نا درست جوتی خریدی اسے گھر لا کر اس کو درست کیا اس جوتی والے کی دستگیری بھی کی اور جب اس جوتی کو سرکار مدینہ نے پہنا تو وہ جوتی کا مرتبہ کیا ہوا کہ امرا کی جوتیوں کی قیمت کچھ نہ تھی اور اس نادرست جوتی

کو جب سرکار نے اپنے قدمین شریفین میں پہنا تو وہ نعلین شریف بن گئی۔

جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعل پاک حضور
تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

اس نعلین مبارک کا یہ مقام بن گیا کہ حضور معراج شریف پر تشریف لے جاتے ہیں۔ عرش معلّیٰ سے آگے جاتے ہیں۔ اور جب حضور لامکاں پر پہنچے اور جوتیاں اتارنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا!

اے حبیب جوتیوں سمیت تشریف لائیں۔ یہ وہ مرتبہ ہے نعلین شریف کا جو کسی بادشاہ کے ہیروں سے مرصع لباس سے بھی بڑھ کر ہے۔ پھر کیوں نہ کہیں!

جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعل پاک حضور
تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

ایک شاعر کہتے ہیں!

محمد ہمارے بڑی شان والے
سنے جوڑے عرشاں تے چڑھ جان والے

اسی لیے کہتے ہیں!

جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعل پاک حضور
تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

حضرات گرامی ایک ضمن میں عقیدے کی اصلاح کیلئے ایک بات کر کے اگلے ثنا خوان کو پیش کرتا ہوں۔ آج ہر سنی سرکار مدینہ علیہ السلام کی نعلین پاک کی فضیلت کو مانتا ہے بلکہ ہمارا ایمان ہے جو نعلین شریف کی فضیلت کو نہیں مانتا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ نعلین شریف کو مان کر سنی بریلوی ہو کر اگر کوئی شخص حسنین کریمین کی فضیلت کا انکار کرے اس سے بڑا بد بخت کون ہو سکتا ہے۔

میں پوچھتا ہوں کہ نعلین شریف زیادہ افضل ہے یا حسین کریمین؟ نعلین تو وہ جوتی مبارک ہے جو صرف حضور کے تلوؤں سے لگی۔ لیکن حسنین کریمین وہ ہستیاں ہیں جن کے منہ میں کملی والے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زبان مبارک ڈالی ہے۔

جو کملی والے آقا کا خون ہیں یہی نہیں۔

حضور کی شان ہیں۔

کملی والے آقا کی جان ہیں۔

ہر مسلمان کا ایمان ہیں۔

اگر نعلین کا گستاخ دائرہ اسلام سے خارج ہو سکتا ہے تو حسنین کریمین کا

گستاخ مسلمان نہیں ہو سکتا۔ وہ بے دین ہے۔ بے ایمان ہے۔ بلکہ شیطان ہے۔ اللہ تعالی ہر مسلمان کو حسنین کریمین علیہم السلام کی گستاخی سے محفوظ و مامون فرمائے آمین۔

تو اس چھوٹی سی لیکن بڑی بات کے بعد اب ایک بڑی بات کرنے یعنی بارگاہ رسالت میں ہدیہ عقیدت پیش کرنے کیلئے جناب مقبول صاحب سے گزارش کروں گا کہ تشریف لائیں۔

دوستان محترم! جو بارگاہ احمدیت میں قبول کر لیا جاتا ہے تو پھر اسے نام محمد کی میم کا سہرا باندھ دیا جاتا ہے۔ تو قبول ہونے والا مقبول ہو جاتا ہے۔ جناب مقبول احمد صاحب بارگاہ احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں درجہ قبولیت حاصل کرنے کیلئے کلام مقبول سے نواز رہے تھے۔

عزیزان من! حضور نبی ءمکرم شفیع معظم اللہ تعالی کے وہ محبوب ہیں جن کے صدقہ سے اللہ نے ہر چیز کو تخلیق فرمایا ہمارے آقا و مولیٰ!

☆ بحضور مقصود جہ آسمانی

☆ باعث نزول آیات قرآنی

☆ قاسم نعمائے ربانی

☆ عالم علوم عرفانی

☆ کاشف اسرار روحانی

☆ سید سردار کل

☆ مصدر انوار کل

☆ سرور کونین

رسول ثقلین

نبی الحرمین

☆ صاحب قاب قوسین

☆ محبوب رب المشرقین

☆ جد الحسن والحسین

☆ باعث کائنات

☆ فخر موجودات

☆ وجہ تخلیق کائنات

☆ عالم مقصد حیات

☆ جمیع البرکات

☆ جامع الکمالات

☆ منبع جود وسخا

☆مطلع انوار تجلیات

☆بشیر و نذیر

☆یسین وطہ

☆مزمل و مدثر

☆ناصر و منصور

☆حامد و محمود

☆سید نیک نام ذوالمنان بلکرام

☆شاہ خیر الانام

☆مرجع خاص و عام

☆شفیع المذنبین

☆رحمت للعالمین

☆راحت العاشقین

☆امام المتقین

☆فصیح للسان

☆صبیح البیان

☆جمیل الشیم

☆بارگاہ حشم

☆ جناب کرم

☆ تاجدار امم

☆ شفیع الامم

☆ صاحب الجود والکرم

☆ عارف کیف وکم

☆ دانائے نجم امم

☆ مظہر نور کرم

☆ سید الاصفیا

☆ فخر الاتقیا

☆ در بحر سخا

☆ ماہتاب عطا

☆ آفتاب ھدی

☆ عکس نور خدا

☆ جلوہ حق نما

☆ بحر رشد وھدی

☆ ذات اعلی گہر

☆ قوت بام ودر

☆مشفق وشریں اثر

☆شفقت بیکراں

☆سرپرست ناتواں

☆امی لقب

☆رسول محترم

☆نبی ءمکرم

☆آسمان نبوت کے نیر اعظم

☆ذات وصفات خداوندی کے مظہر اتم

☆محبوب رب دوجہاں

☆قاسم علم عرفاں

☆راحت قلوب عاشقاں

☆سرور کشور رسالت

☆رونق منبر نبوت

☆چشمہ علم وحکمت

☆نازش مسند امامت

☆کاشف راز وحدت

☆شمع ہدایت منیر انور ربانی

☆مخزن اسرار ربانی

☆مرکز انوار رحمانی

☆قاسم برکات صمدانی

☆یعطی فیوضی یزدانی

☆سید المرسلین

☆خاتم النبیین

☆احمد مجتبےٰ جناب محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا کی بارگاہ عالیہ میں ہدیہ کلام پیش کرنے کیلئے اس ثنا خوان مصطفےٰ کو دعوت دیتا ہوں!

کہ جس کی بڑی بلند شان ہے
کہ یہ کملی والے آقا کا ثنا خوان ہے

اور ثنا خوانوں کی حقیقی پہچان ہے اور نام کے لحاظ سے محمد اکرم حسان ہے۔ تو اکرم حسان تشریف لائیں تو ہدیہ نعت پیش کرتے ہیں۔ حضرات گرامی قدر !اکرم حسان صاحب مدینہ پاک کا ذکر کر رہے تھے کچھ جذبات پیش کرتا ہوں کہ

مجھ کو ہونا ہی اگر تھا تو میرے رب کریم
ان کی چوکھٹ پہ بچھا ایک بچھونا ہوتا
دست بوسی سے نہ مجھ کو کبھی فرصت ملتی
شہر محبوب کے بچوں کا کھلونا ہوتا

عزیزان محترم ہم مدینہ مدینہ کیوں کرتے ہیں۔ مدینہ کی آرزو کیوں کرتے ہیں۔ اس لئے کہ !

قسمت بن دی مدینے دے وچ جا کے گئے گزرے جگوں وکتیاں دی
کاش کتا مدینے دا میں ہندا قسمت جاگ پینیدی بختاں ستیاں دی

اعلیٰ حضرت بھی اس مقام پر لکھتے ہیں۔

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا
تجھ سے کتے ہزار پھرتے ہیں

تجھ سے در در سے سگ سگ سے نسبت مری
میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا

قسمت بن دی مدینے دے وچ جا کے گئے گزرے جگوں وگتیاں دی
کاش کتا مدینے دا میں ہندا قسمت جاگ پیندی بختاں ستیاں دی

گلیوں میں پھرا کرتے گنبد کو تکا کرتے
اس شہر کی مٹی کو آنکھوں میں بسا لیتے
خاور بھی تیرے در کے کتوں میں سے ہو جاتا کیونکہ

قسمت بن دی مدینے دے وچ جا کے گئے گزرے جگوں وگتیاں دی
یہاں ایک اعتراض ہوسکتا ہے۔ کہ مکہ میں اللہ کا گھر ہے وہاں کیوں بات نہیں بنتی۔

تو عزیزان من ! علمائے کرام حدیث کی رو سے یہ بیان کرتے ہیں کہ مکہ کا طواف کرنے کے بعد انسان ایسے ہو جاتا ہے جیسے ابھی اس دنیا میں آیا ہے۔ لیکن کعبہ یہ گارنٹی کارڈ نہیں دیتا کہ تم دوبارہ گناہ کرو گے تو گناہ تمہیں معاف کر دیئے جائیں گے۔ لیکن جو مدینے میں کعبہ ہے اس کے بارے میں اللہ تعالی فرماتا ہے اے لوگو جب تم اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھو تو میرے محبوب کے روضہ اطہر پر آ جاؤ۔
دوستان گرامی اللہ تعالی نے اپنے گھر نہیں بلایا بلکہ

اپنے محبوب کے گھر بلایا ہے۔ یہاں پر گارنٹی دی جارہی ہے کہ تمہارے سابقہ گناہ تو معاف ہو گئے۔ سرکار فرماتے ہیں میں اس وقت تک جنت میں نہیں جاؤں گا جب تک اس شخص کو جنت میں داخل نہ کر دوں جس نے میرے روضہ کی ضیارت کی۔ تبھی تو تاجدار کوٹ مٹھن کہتے ہیں کہ !

سانول دی نگری توں کعبہ نثارا ے

کعبے دے کعبہ تے خود مینڈ ا یارا ے

اعلی حضرت سے پوچھا تو انہوں نے بھی یہی کہا کہ!

حاجیو آ ؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو

کعبہ تو دیکھ چکے اب کعبے کا کعبہ دیکھو

☆ سانول دی نگری توں کعبہ نثارا ے

میرے آقا اس دنیا میں تشریف لائے حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں طواف کعبہ کر رہا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ کعبہ حجرہ آمنہ علیہ السلام کی طرف جھکا جارہا تھا۔ جبھی تو تاجدار مٹھن شریف کہتے ہیں!

☆ سانول دی نگری توں کعبہ نثارا ے

اللہ تعالی نے اپنے محبوب کو

☆ مختار کل

☆ بہار کل

☆ انوار کل

☆ سید کل

☆ ملجائے کل

☆ حسن کل

☆ عشق کل

☆ راحت کل

☆ فرحت کل

☆ عزت کل

☆ عظمت کل

عصمت کل

بلکہ مختار کل بلکہ ہوالکل عزت کل عظمت کل بنا کر بھیجا۔

عزیزان گرامی دوران نماز میرے آقا قبلہ کی تبدیلی کا ارادہ کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے!

فلنو ینک قبلہ تر ضھا.

اے محبوب تیرہ چہرہ جدھر ہوگا ہم قبلہ ہی ادھر بنادیں گے۔ حضرت علامہ

صائم چشتی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں!

بنی زلف حبیب میرے دی میم مروڑیاں زلفاں

اودھر مڑ گیا کعبہ صائم جدھر موڑیاں زلفاں

اسی لئے تاجدار مٹھن شریف کہتے ہیں کہ!

☆ سانول دی نگری توں کعبہ نثارا ے

مکے میں جو کعبہ ہے اسے اینٹوں سے بنایا گیا ہے لیکن مدینہ میں جو کعبہ ہے اللہ تعالیٰ نے اسے نور سے بنایا ہے۔

☆ مکے کا کعبہ بتوں کا گھر تھا۔

☆ مدینے کے کعبہ نے اسے پاک کیا۔

☆ یہ قبلہ عبادتوں کا مرکز۔

☆ وہ قبلہ محبتوں کا مرکز۔

☆ یہ قبلہ عطاؤں کا مرکز۔

☆ وہ قبلہ سخاؤں کا مرکز۔

☆ اس کعبے میں بیت الجبار ہے۔

☆ اس کعبے میں یاروں کا یار ہے۔

☆ اس کعبے میں آب زم زم ہے۔

☆ اس کعبے میں حوض کوثر ہے۔

☆اس کعبے میں لڑائی حرام ہے۔

☆اس کعبے سے جدائی حرام ہے۔

☆اس کعبے میں فرشیوں کا حج ہوتا ہے۔

☆مگر اس کعبے میں عرشیوں کا حج ہوتا ہے۔

ساری کائنات مکے کا طواف کرتی ہے لیکن کعبہ خود محمد مصطفیٰ کا طواف کرتا ہے۔ تبھی تو تاجدار مٹھن کوٹ کہتے ہیں!

☆سانول دی نگری توں کعبہ نثار اے
کعبے دا کعبہ تے خود مینڈا یار اے

سرکار نے بلال کو حکم دیا کہ بلال کعبے کی چھت پر چڑھ جاؤ اذان دو۔ بلال حیران ہیں۔ پریشان ہیں۔ سوچتے ہیں۔ جب پہلے اذان دیا کرتا تھا منہ کعبے کی طرف ہوتا تھا۔ اب کعبے کی چھت پر ہوں اب منہ کس طرف کروں گا۔ سرکار نے فرمایا۔ بلال کعبے کی چھت پر چڑھ جاؤ اور منہ میری طرف کرلو۔ تبھی تو تاجدار مٹھن کوٹ کہتے ہیں!

☆سانول دی نگری توں کعبہ نثار اے

مکہ شہر اے شاناں والا جتھوں سانوں کعبہ لبھا
عقلاں والے اوتھے وی ساڈے عشق نوں مارن ٹھبا

آکھن ملکیوں اگاں نہ جائیو اتھے مک گیا سجا کھبا

سردار جدوں اسیں مدینے پہنچے ساہنوں کعبے والا لبھا

☆ سانول دی نگری توں کعبہ نثارا ے

اسی لئے تو کہتا ہوں !

قسمت بن دی مدینے دے وچ جا کے گئے گزرے جگوں وگتیاں دی

کاش کتا مدینے دا میں ہندا قسمت جاگ پیندی بختاں ستیاں دی

تدنوں دل نے دتی سدا فورا ناہنجار صائم خبردار ہو جا

تیری ایہہ مجال اے کمینیاں اوئے کریں ریس مدینے دے کتیاں دی

اب میں اس شخصیت کو ہدیہ عقیدت پیش کرنے کی دعوت دینے والا ہوں۔ جس کی آواز میں بے شمار صلاحتیں ہیں جس کے انداز میں بڑا کمال ہے نام کے لحاظ سے جناب افضال ہے۔

☆

نقیب محفل محترم جناب

سرفراز احمد رازی

سرفراز احمد رازی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہٖ الَّذِی نستفٰی اَمَّا بَعْد۔

اِن اللّٰہ تعالٰی قَالَ فِی کِتَابِہ الحَمید القُرآن

المَجید۔

فَاعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمْ. بِسْمِ اللّٰہ

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمْ وَ اللّٰہ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَشَاءُ صَدَق اللّٰہ العَظِیمْ

وَصَدَقَ رَسُولُہُ النَّبِی الکَرِیمْ وَنَحْنُ عَلٰی ذَالِکَ لَمِنَ

الشَّاهِدِینَ وَالشَّاکِرِین وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینْ.

یَا رَسُول اللّٰہِ اُنْظُر حَالَنَا

یَا حَبِیب اللّٰہ اِسْمَع قَالَنَا

اِنَّنِی فِی بَحرِ غَمٍ مُغرَقٌ

خُذ یَدِی سَهِّلْنَا اَشْقَا لَنَا

بَلَغَ العُلٰی بِکَمَالِہٖ

وہ پہنچے بلندیوں پر اپنے کمال کے ساتھ۔

کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ

آپ کے جمال سے تمام اندھیرے دُور ہو گئے۔

نعیمی صاحب!

قاری غلام مصطفیٰ نعیمی صاحب بڑے ترنم انداز سے تلاوت فرما رہے تھے۔ اب نعت شریف کا سلسلہ شروع کرتے ہیں۔

حضرت علامہ صائم چشتی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں!

بحر تعظیم جھکو آپ حضور آئے ہیں۔ اس لئے آپ حضرات سے گزارش ہے کہ آمدِ مصطفیٰ کی گھڑیاں قریب سے قریب آ رہی ہیں اپنے دلوں میں سرکار کی یاد ختم نہ ہونے دیں۔ اور دُرود پاک کے ترانے لبوں پر رکھیں۔

کیونکہ دُرود پ ب وظیفہ نُور ہے۔

درود پاک دل کا سرور ہے۔

درود پاک سراجِ نجات ہے۔

دُرود پاک چین وحیات ہے۔

دُرود پاک ذکرِ سلطان ہے۔

درود پاک ہدائت کی نشانی ہے۔

دُروداں دی ڈالی بچاؤندا رہیا کر

کہدیں!

الصلوٰۃ والسّلام علیکَ یا سیدی یارسُول اللہ

رمضان المبارک اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے۔

اِسی مہینے سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا وِصال ہوا۔

اِسی مہینے اِسلام کا پہلا غزوہ جنگِ بدر ہوا۔

اِسی مہینے حضرت اِمام حسن علیہ السّلام کا وصال ہوا۔

اِسی مہینے حضرت عائشہ الصّدیقہ علیہا السّلام کا وصال ہوا۔

اِسی مہینے فتح مکّہ مسلمانوں کو حاصل ہوئی۔

اِسی مہینے حضرت مولا علی شیرِ خدا علیہ السّلام کی شہادت ہوئی۔

اِسی مہینے نزولِ قرآن ہوا۔

اِسی مہینے میں ہمارا پیارا ملک پاکستان آزاد ہوا۔

یہ مہینہ اپنے اندر ایسی برکتیں رکھتا ہے کہ اگر مسلمان اِن کو شمار کرنا چاہے تو نہیں کر سکتا۔ دُعا ہے اللہ تعالیٰ منتظمینِ محفل کو خیر و برکات عطا فرمائے۔ اور جس محبّت سے انہوں نے محفلِ پاک کو سجایا ہے ایسے ہی رمضان المبارک کی ساعتوں سے فیوض برکات حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

محفلِ پاک کا باقاعدہ آغاز کرنے کیلئے ہماری محفل میں بڑے جلیل القدر قاری قرآن جناب قاری غلام مصطفےٰ نعیمی صاحب موجود ہیں۔ تو اِن سے درخواست کرتا ہوں کہ نورانی آیاتِ مقدّسہ سے محفلِ پاک کا آغاز فرمائیں۔ زینت القرا۔ فخر القرا۔ استاذ القرا جناب قاری غلام مصطفےٰ

حَسُنَتْ جَمِیعُ خِصَالِہٖ

آپ کی تمام عادتیں ہی بہت اچھی ہیں۔

صَلُّوا عَلَیْہِ وَ آلِہٖ

آپ پر اور آپ کی آلِ پاک پر دُرود و سلام ہوں۔

شہنشاہِ ارض و سما۔ ب

بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ

وصفِ رُخِ اُو والضحیٰ۔

کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ

قُرآن باخلاقش گواہ۔

حَسُنَتْ جَمِیعُ خِصَالِہٖ

صِدق یقیناً راستا

صَلُّوا عَلَیْہِ وَ آلِہٖ

دیروز زِ بُستان سرا

ہم طوطیان خُوش نوا

پڑھتیں تھی نعتِ مصطفیٰ

بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ

قمریاں بھی شوق میں

ڈالے ہوئے طوق میں

کہتی تھیں ایسے ذوق میں

کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ

بُلبل بھی پھر کے کُو بکُو

لے لے کے ہر اک گُل کی بُو

کرتی تھیں چرچا سُو بسُو

حَسُنَتْ جَمِیعُ خِصَالِہٖ

چڑیوں کے مَن کے چہچہے

اِنساں بھلا چُپ کیوں رہے

لازم ہے اِس پہ یُوں کہے

صَلُّوا عَلَیْہِ وَ آلِہٖ

یا صَاحِبَ الجَمَال وَ یا سیّدَ البشر

مِن وَجہِکَ المُنیر لَقَد نُوِّرَ القَمَر

لَا یُمکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقَّہٗ

بعد از خدا بزرگ توئی قصّہ مختصر

صدرِ ذی وقار مہمانانِ والا کبار اور حاضرین خُوش اطوار۔

نعت خوان حافظ محمد نصیب چشتی صاحب!

محمد نصیب چشتی صاحب بڑے ہی منفرد انداز سے نعت شریف پیش کرر ہے تھے۔اَب وعدہ کے مُطابق حضرت سیّدہ آمنہ سلام اللہ عَلَیہا کا ذکر خیر ہوگا۔ کون سیّدہ آمنہ سلام اللہ علیہا جن کی شان۔جن کی عظمت۔جن کی رفعت۔ جن کی بلندی کی گواہی کائنات کا ذرّہ ذرّہ دے رہا ہے۔حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں!

کب کسی کے مقدّر میں ہے وہ ہوا
آپ کو جو مِلا سیّدہ آمنہ

آپ مالک ہیں کوثر کی فردوس کی
نُورِ حق کی ضیاء سیّدہ آمنہ

سارے نبیوں کا سُلطان وسردار ہے
آپ کا لاڈلا سیّدہ آمنہ

آپ مالک ہیں جنّت کی فردوس کی
آپ پر ہم فدا سیّدہ آمنہ

سب فرشتوں کی جھکتی جبیں ہے جہاں
وہ ہے حجرہ ترا سیدہ آمنہ

از ازل تا ابد نور ہی نور ہے
سب گھرانہ ترا سیدہ آمنہ

اپنے محتاج صائم پہ بہرِ خدا
ہو نگاہِ عطا سیدہ آمنہ

اب محفل پاک کے آخری ثناخوان کو پیش کروں گا۔ ملک پاکستان کے معروف ثناخوان جن کی کوششیوں سے مدینہ نعت اکیڈمی قائم ہوئی۔ جہاں ثناخوان رسول کو نعت شریف پڑھنے کی تربیت نہایت احسن انداز سے دی جاتی ہے۔ اور اب تک پاکستان کے گوشے گوشے سے نعت خواں حضرات فنّی تربیت حاصل کر چکے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ تو تشریف لاتے ہیں محترم المقام ثناخوانِ رسول جناب رانا محمد اصغر اسلام چشتی صاحب!

حضرات گرامی قدر اصغر اسلام چشتی صاحب نے نعت شریف سنا کر حق ادا کر دیا ہے۔ بڑے ہی حسین انداز سے نعت شریف پیش کی۔ اصغر اسلام چشتی صاحب کا یہ خاصہ ہے کہ رباعیات کی طرف زیادہ توجہ

نہیں دیتے بلکہ نعت کو نعت کے آہنگ میں پیش کرتے ہیں۔

اب صلوٰۃ وسلام ہوگا سب حضرات قیام کی حالت میں کھڑے ہوکر ہمارے مولیٰ آقا حضرت محمد مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی بارگاہِ مقدّسہ معطّرہ مطّہرہ منّورہ میں نہائت ہی عقیدت کے ساتھ صلواۃ و سلام پیش کریں۔ پھر دُعا ہوگی۔ کوئی شخص بغیر دُعا کے نہ جائے کیونکہ دُعا عبادت کا مغز ہوتا ہے۔ محفل پاک عبادت ہی تھی تو مغز حاصل کر کے جانا چاہیئے تاکہ آنے کا مقصد بھی پورا ہو جائے۔ مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام۔

چڑیوں کے مُن کے پیچھے

اِنساں بھلا چپ کیوں رہے

لازم ہے اس کو یوں کہے

صلو علیہ وآلہٖ

سب حضرات بارگاہ رسالت میں ہدیۂ عقیدت پیش کریں۔

الصّلوٰۃُ وَالسّلامُ علیکَ یَارسُول اللہ

وَعلیٰ اٰلِکَ وَاَصحَابِکَ یَاحَبِیب اللہ

حضرات گرامی آج کی یہ محفل پاک ماہِ صیام کے اِستقبال کیلئے سجائی گئی ہے۔

رمضان المبارک بڑی رحمتوں والا مہینہ ہے۔

رمضان المبارک بڑی برکتوں والا مہینہ ہے۔

حضرات گرامی قدر عجیب اتفاق ہے کہ یہ وہ مقام ہے کہ جہاں پر آپ نے میرے استاذ محترم قبلہ معظم شہنشاہ نقابت فصیح اللسان قلندر وقت تاجدار بخت ورفعت عظیم البرکت رفیع الدرجت عالی مرتب حضرت علامہ الحاج اختر سدیدی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو عارفانہ نکات بکھیرتے دیکھا اور سنا آج ان کے نقش قدم پر یہ فقیر ہے۔

انشا اللہ میں آپ کے نقش پا کو نکھارتا ہوا آپ کی خدمت میں محو گفتار رہوں گا۔ لہٰذا اس سے قبل کہ سرزمین فیصل آباد کے چک نمبر 61 دھروڑ کے تمام عاشقان سرکار کی خدمت میں محو گفتار ہوں میں شکریہ ادا کیئے بغیر آگے نہیں چلوں گا۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں یہ میرے بہت بڑی سعادت ہے کہ جہاں میرے استاد گرامی حضرت سدیدی رحمتہ اللہ علیہ نقابت انجام دیتے رہے ہیں وہاں اب میں ان کی نقابت میں ان کی جانشینی میں فرائض نقابت ادا کروں گا۔ تو اب میں دعوت دوں گا ملک پاکستان کے معروف قاری

جن کی آواز سلیس بھی ہے اور ثقیل بھی ہے۔

جن کی آواز سہل بھی ہے۔ اور دقیق بھی ہے۔

وہ ایسے کہ ان کی آواز ترنم کے اعتبار سے سلیس ہے اور فن کی گہرائی کے اعتبار سے ثقیل ہے۔ اور انداز کے اعتبار سے دقیق ہے۔ تو اب میں بلا تاخیر اپنے محبوب قاری جناب قاری غلام مصطفےٰ نعیمی صاحب کو برجستہ اور دست بستہ

دعوت تلاوت قرات قرآن مقدس دیتا ہوں کہ تشریف لائیں اور نورانی آیات سے نورانی محفل کا آغاز فرمائیں۔

عزیزان گرامی قدر قاری صاحب نے اپنی آواز کے جادو کو جگاتے ہوئے ساری محفل کو جگادیا ہے۔ بڑے ہی ترنم کے ساتھ تلاوت کی بالخصوص مالکونس بھیروں کو مکس کر کے جوفبای الاء ربکما تکذبن کی ادائیگی کی۔ حقیقت ہے دل موہ لیا ہے۔ خدا ان کی زندگی دراز فرمائے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔ انا ارسلنک شاھد.

اے حبیب ہم نے آپ کو شاہد بنا کر بھیجا ہے۔

اور شاہد کا معنیٰ گواہ ہے۔ اور عزیزان گرامی گواہ وہی ہوتا ہے جو موجود ہو۔

گواہ وہی ہوتا ہے جو حاضر ناظر ہو۔

اور حضور اپنی امت کے اعمال کے گواہ ہیں۔

ارے قرآن پاک کی رو سے کملی والے آقا حاضر و ناظر ہیں اور چودہویں صدی کے ملاں کو یارسول اللہ کہنے پر اعتراض ہے تو اس لئے میں کہتا ہوں کہ ہم نے شرمانا نہیں ہے۔ ہم جھجکیں گے نہیں۔ ہم بغیر کسی پریشانی کے خوش ہو کر نعرہ لگائیں گے! نعرہ رسالت۔

حضرت صاحبزادہ محمد لطیف ساجد چشتی صاحب فرماتے ہیں!

درو داں دی ڈالی پچا وندا رہیا کر

توں سوہنے نوں نعتاں سناوندا رہیا کر

جے منکر نہیں من دا نہ منے ساجد

توں نعرہ رسالت دالا وندا رہیا کر

نعرہ رسالت۔

جے سنی ایں سنی توں بن کے وکھادے

لٹادے توں سوہنے دے ناں توں لٹادے

پریشان کردے توں منکر نوں ساجد

رسالت دا نعرہ لگا دے لگا دے

نعرہ رسالت۔

تواب میں انہیں نعروں کی گونج میں فیصل آباد کی معروف آواز اور ایسی آواز کو پیش کرتا ہوں جو بلند آواز ہے اور سراپا نیاز ہے۔ جو سراپا نیاز ہو جائے تو سراپا ناز بھی بن جاتا ہے تو تشریف لاتے ہیں واجب الاحترام محترم المقام۔ عظیم انسان۔ ہماری جان۔ محفل کی شان۔ غلام حسان جناب اکرم حسان۔

حضرات آپ نے اکرم حسان کو سماعت فرمایا۔ جس ترتیب سے انہوں نے کلام پیش کیا وہ واقعتاً قابل داد ہے۔

☆ پہلے حمد پڑھی خالق کائنات کی۔

☆ جو مالک کائنات ہے۔

☆ جو خالق کائنات ہے۔

☆ جو رازق کائنات ہے۔

☆ جو معبود کائنات ہے۔

☆ جو مسجود کائنات ہے۔

جو الٰہیء کائنات ہے۔

جو رب کائنات ہے۔

جس کا جلوہ کائنات کے ذرے ذرے میں آشکار ہے۔

جس کا شہکار کملی والا آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

حمد کے بعد اکرم حسان صاحب نے نعت شریف پڑھی۔ اور نعت ایسی تھی کہ اس میں ہمارے آقا و مولی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف بیان کیے تھے۔

☆ حضور کے حسن و جمال کا تذکرہ تھا۔

☆ حضور کے اختیارات کا تذکرہ تھا۔

☆ حضور کے شہر مبارک کا تذکرہ تھا۔

☆ ہمارے آقا کی کملی مبارک کی شان تھی۔

☆ حضور کی رحمت کا ذکر تھا۔

☆کملی والے آقا کی عطا کی بات تھی۔

☆حضور کی سخاوت کی بات تھی۔

الغرض نعت شریف میں وہ تمام چیزیں تھیں حفظ مراتب۔فن شعری۔قافیہ کا حسن۔ردیف کی جاذبیت سب کچھ تھا۔اور ایک خاص بات یہ تھی کہ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پاک کا بھی ذکر تھا۔اور پھر ساتھ ہی انہوں نے مولا علی مشکل کشا شیر خدا اسد اللہ الغالب۔امام۔کرم اللہ وجہہ الکریم کی مشارق والمغارب منقبت پیش کی۔اس مناسبت سے شعر ملاحظہ فرمائیں !

علی منی فرمان حضور دا اے ملاں ونڈیاں پان دی لوڑ کی اے
سدھا چھڈ کے راہ فردوس والا ایویں دوزخ ول جان دی لوڑ کی اے
جو گستاخ ہووے مولا مرتضی دا اس تھیں یاریاں لان دی لوڑ کی اے
ساجد علی نوں حق جونہیں من دا رب نوں اوہدے ایمان دی لوڑ کی اے

حضرات گرامی اب سلسلہ نعت کو آگے بڑھتا ہوں اور فیصل آباد کی کوئل پیش کرتا ہوں۔جن کی آواز بڑی اعلی ہے بلکہ بڑی بالا ہے تو تشریف لاتے ہیں جناب محمد عاطف نواب صاحب۔

بڑھ کے اشکوں سے سوغات ہوتی نہیں
آنسوؤں کو کبھی مات ہوتی نہیں
پاک جب تک نہ صائم ہوں قلب ونظر
مصطفیٰ کی قسم نعت ہوتی نہیں

حضرات گرامی !

☆ بڑے بڑے شعرا نے نعتیں لکھیں۔

☆ نعت لکھنا آسان بات نہیں۔

☆ نعت لکھنے کیلئے خلوص ہونا چاہئے۔

☆ نعت لکھنے کیلئے محبت رسول لازمی جز ہے۔

☆ نعت لکھنے کیلئے عقیدہ اعلیٰ ہونا چاہئے۔

☆ نعت لکھنے کیلئے دل صاف ہونا چاہئے۔

☆ نعت لکھنے کیلئے ذہن پاکیزہ ہونا چاہئے۔

حضرات گرامی قدر !

نعت لکھنا غیر معمولی بات ہے اور ایسے ہی نعت شریف سننا بھی عام بات نہیں ہے۔ نعت شریف صرف اللہ کی توفیق سے سنی جاسکتی ہے۔ اور ہم اہل سنت و جماعت کو یہ توفیق خداوندی حاصل ہے۔ ہمیں یہ شرف حاصل ہے کہ ہم نعت لکھتے بھی ہیں نعت سنتے بھی ہیں نعت رسول کیلئے

محافل بھی سجاتے ہیں۔

بزم سجدی جتھے میلاد دی اے

رحمت خاص اے رب العلیٰ کردا

اللہ اوس دی جھولی نوں بھر دیندا

جہڑا اسوہنے دے بوہے صدا کردا

اوہدے لباں نوں آ کے جبریل چمے

جہڑا اسوہنے دی صفت وثنا کردا

نعت اوس دی کیوں نہ مقصود پڑھے

ہے تعریف جس دی خود خدا کردا

و رفعنا لک ذکرک

نعت اوس دی کیوں نہ مقصود پڑھے

ہے تعریف جس دی خود خدا کردا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے حبیب ہم نے آپ کیلیئے آپ کے ذکر کو بلند کر دیا۔ حضور کا ذکر بلند ہے اور بلند ہی رہے گا اور بڑھتا رہے گا۔ اور محفل نعت بھی ورفعنا لک ذکرک کا مصداق ٹھہری ہے۔

آج جگہ جگہ محافل ہو رہی ہیں کائنات کا کوئی خطہ ایسا نہیں کہ جہاں سرکار مدینہ کے ذکر کی محافل نہ سجی ہوں۔ اور اس سلسلے کو بڑھاتے

ہوئے آج محفل نعت کا اہتمام کیا گیا ہے اور رباعی پیش کر کے اگلے ثنا خوان کو دعوت دوں گا جس کو سننے کیلئے بالخصوص میں بڑا بے چین ہوں۔

ایویں پیا مثلیت دے کریں دعوے

رل نہیں سکدا توں نبی دی آل دے نال

آل نبی زکواۃ نہیں لے سکدی

توں تے پلیا ایں زکواۃ دے مال دے نال

شمس وقمر دے روپ ایہہ دسدے نے

ہے جلال وی اوہدے جمال دے نال

رب نوں ویکھے مقصود حبیب میرا

کون رلے گا اوہدے کمال دے نال

تشریف لاتے ہیں واجب الاحترام جناب محترم اعظم فریدی صاحب آف ساہیوال۔

عزیزان گرامی۔ اعظم فریدی واقعی سروں سے کھیلتا ہے۔
ماشا اللہ اعظم فریدی نے بہت اچھے انداز سے نعت شریف اور رباعیات کو پیش کیا۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اہل بیت اطہار کی شان میں کچھ عرض کروں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ میرے الفاظ اہل بیت اطہار کی شان بیان کرنے میں قاصر ہیں۔ کیونکہ آل اطہار کی شان تو خود خالق کائنات بیان کر رہا ہے۔

جن کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیان
قدر والے جانتے ہیں قدر شان اہل بیت

بہر حال کچھ عرض کرنے کی کوشش کروں گا۔ صرف اس لئے کہ کاش میرا نام بھی اہل بیت اطہار کے ثناخوان کی فہرست میں آ جائے۔

پنجتن پاک دے نام دی پھیر مالا
مالا نہ مال نہ ہوویں تے مینوں پھڑ لئیں
با کمال دا و یکھ کمال بن کے
با کمال نہ ہوویں تے مینوں پھڑ لئیں
خاک خاکیا نجف دی چم جا کے
سچا لعل نہ ہوویں تے مینوں پھڑ لئیں
ایتھے بن جا علی دا غلام صائم
اوتھے نال نہ ہوویں تے مینوں پھڑ لئیں

ولائت اج وی لیندے نے ولی مولا علی کہہ کے
فتح پوندے نے میداناں چہ غازی یا علی کہہ کے
علی دا نام کمزوراں دا صائم زور بن جاندا
علی نام تھیں جنگاں دا نقشہ ہور بن جاندا

حضرات گرامی !

احزاب کا موقع ہے ایک بہت بڑا پہلوان سالار کفار جس کا نام عمرو بن عبدود ہے۔ ہزاروں سپاہیوں پر اکیلا بھاری ہے۔ کفار کے لشکر سے ابن عبدود نکلا اور لشکر اسلام سے حیدر کرار نکلے۔

☆ وہ علی جن کی زیارت عبادت ہے۔

☆ وہ علی جن کی شجاعت کی گواہی رسول اللہ دیتے ہیں۔

☆ وہ علی جن طہارت کی گواہی فرشتے دیتے ہیں۔

☆ وہ علی جن کی صباحت کی گواہی رسول اللہ دیتے ہیں۔

☆ وہ علی جن کی عبادت کی گواہی خالق کائنات دے رہے ہیں۔

☆ وہ علی جن کی عظمت کی گواہی سیدنا صدیق اکبر دیتے ہیں۔

☆ وہ علی جن کا چرچا گلی گلی ہے
جدھر بھی دیکھو علی علی ہے

کون علی !

شاہ مرداں شیر یزداں قوت پروردگار
لافتی الا علی سیف الا ذوالفقار

جب ابن ود کے مقابلہ آئے علامہ صائم چشتی تصویر کشی فرماتے ہیں !

جدوں احزاب اندر ابن ودو لے علی آیا

جدوں تکبیر دا نعرہ سی مولا پاک نے لایا

صحابہ نوں رسول پاک نے ارشاد فرمایا

ہے اج ایمان پورا کفر پورے نال ٹکرایا

علی میرا۔

علی میرا۔

علی میرا۔

علی میرا۔ گیا لنگھ یار ہر حد شجاعت توں

علی دی ضرب اک بھاری اے دو جگ دی عبادت توں

تو پھر کیوں نہ کہوں!

بزبان شاہ شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ جو مولٰنا روم کے مرشد ہیں۔

کون مولٰنا روم جن کے بارے میں علامہ اقبال کہتے ہیں۔

جیتا ہے رومی ہارا ہے رازی۔

مولانا روم کہتے ہیں۔

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم

تا غلام شمس تبریز نہ شد

کہ مولانا روم ہر اس وقت تک مولوی نہ بنے جب تک حضرت شاہ شمس تبریز

رحمتہ اللہ علیہ کی غلامی نہ کی۔ وہ حضرت شاہ شمس تبریز رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

علی شاہ مرداں اماما کبیرا

کہ بعد از نبی شد بشیر انذیرا

اب شعر پیش کر کے اگلے ثناخوان کو پیش کرتا ہوں۔ صاحبزادہ محمد لطیف ساجد چشتی صاحب بارگاہ حیدر کرار میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہیں!

مدنی دا شہکار علی

علی آپ نے کہنا ہے۔

مدنی دا شکار علی

مدنی دا شہکار علی

ولیاں دا سردار علی

کافر سارے ڈر جاندے

جد چکدا تلوار علی

شہر علم دا بوہا اے

نورانی سرکار علی

ساجد یاد علی نوں کر

لاہ لیندا اے بھار علی

حضرات گرامی اب میں کیف و مستی میں ڈوب کر نعت پیش کرنے والے چشتی

کو دعوت دوں گا۔ جو نورانیت کی کشتی میں بٹھا کر ہم سب کو اس ہستی کی بارگاہ میں پہنچائے گا جن کو اللہ نے اپنے نور سے تخلیق فرمایا ہے۔ تو تشریف لاتے ہیں ثنا خوان مصطفیٰ جن کی آواز میں ہواؤں کی سرسراہٹ ہے۔

جن کی آواز میں کوئل کی چہکار ہے۔

جن کے انداز میں پھولوں کی مہکار ہے۔

جن کے لبوں پر مدحت سرکار ہے۔

جن کی مستی میں عشق رسول کا خمار ہے۔

جن کا انداز واقعتاً شہکار ہے۔ نام کے لحاظ سے محمد سردار ہے۔ تو تشریف لاتے ہیں جناب محمد سردار صاحب۔

سورج چن وچہ نور حضور دا اے

ہر اک پھل وچہ جلوہ حضور دا اے

جتھے ہر ویلے ور ہدا نور رہندا

ودھ کے عرشاں توں روضہ حضور دا اے

بے سایا مقصود اے نبی میرا

فروی ہرتھاں تے سایا حضور دا اے

لوگ کہتے ہیں کہ سایہ تیرے پیکر کا نہ تھا

میں تو کہتا ہوں جہاں بھر پہ سایا تیرا

بے سایا مقصود اے نبی میرا

فروی ہر تھاں تے سایہ حضور دا اے

نہیں تھا سایہ وجود حبیب کا لیکن

میرا حبیب کا سارے جہاں پہ سایہ ہے

بے سایہ مقصود اے نبی میرا

فروی ہر تھاں تے سایہ حضور دا اے

مکہ ان کا طیبہ ان کا

سارے جگ میں چرچا ان کا

ہر اک چیز میں جلوہ ان کا

ہر اک شے پہ سایہ ان کا

بے سایہ مقصود ہے نبی میرا

فروی ہر تھاں تے سایہ حضور دا اے

مومن کی نشانی ہے کہ حضور کو اپنی جان سے بھی زیادہ قریب سمجھے۔تو بارگاہ مُقدسہ مُعطرہ مطہرہ مُنوّرہ رِسالت میں دُرود و سلام کیلئے بڑے اچھے نعت خوان کو پیش کرتا ہوں جب یہ نعت شریف پڑھتے ہیں تو اپنی آواز کی بلندی کو نہایت احسن انداز سے استعمال کرتے ہیں۔

☆اِن کی آواز میں جادو ہے۔

☆اِن کی آواز سب سے جُدا ہے۔

☆اِن کی آواز میں بڑی حلاوت ہے۔

☆اِن کی آواز میں بیمثال ترنّم ہے۔

میری مُراد لاہور سے تشریف لانے والے عظیم نعت خوان جناب مُحمّد رمضان شکوری ہیں۔آپ حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمتہ اللہ علیہ کے ہونہار شاگرد ہیں جب آپ سُنیں گے تو محسوس کریں گے کہ اِن کی آواز میں وہ سب باتیں ہیں جو کسی بھی اچھے نعت خوان میں ہونی چاہیں۔جناب مُحمّد رمضان شکوری صاحب آف لاہور۔

حضرات گرامی ! میرا نقابت کا اُپنا اسٹائل ہے کہ میں قُرآن پاک کی کوئی آیت مُبارکہ مُنتخب کرتا ہوں اور پھر اُس آیتِ مُبارکہ کے تحت اُلفاظ جُملے اور اُشعار حاضرین کی نذر کرتا ہوں۔تو اب میں نے جو آیت کریمہ تلاوت کرنے کی سعادت حاصل کی ہے یہ قُرآن پاک کی بڑی مشہور

آیت مبارکہ ہے۔

وَ رَفَعنَا لَکَ ذِکرَکَ.

وَیسے تو سارا قرآن ہی ہمارے آقا و مولیٰ حضرت مُحمد مُصطفیٰ صلّی اللہ علَیہِ وآلہ وسلّم کی نعت مُبارکہ ہے لیکن یہ آیتِ مُبارکہ بالخصوص حضُور اکرم صلّی اللہ علَیہ وآلہ وسلّم کی فضیلت وعظمت کا پرچار کررہی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے!

وَرَفَعنَا لَکَ ذِکرَکَ.

اے محبوب ہم نے آپ کیلئے آپ کے ذِکر کو بلند کردیا ہے۔اور ہمارا ایمان

☆ ہے کہ حضُور کا ذکر سُنّیوں کی جان ہے۔

☆ حضُور کا ذِکر وجہِ چین وقرار ہے۔

☆ حضُور کا ذِکر خزاں میں بہار ہے۔

☆ حضُور کا ذِکر اللہ کی گُفتار ہے۔

☆ حضُور کا ذکر وظیفہء لیل ونہار ہے۔

☆ حضُور کا ذکر افضل الاذکار ہے۔

☆ حضُور کا ذکر مُنکرین کیلئے تلوار ہے۔

عزیزانِ گرامی!

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ کا ہے سایہ تجھ پر
بول اُونچا ہے تیرا ذِکر ہے بالا تیرا

مِٹ گئے مِٹتے ہیں مِٹ جائیں گے اَعدا تیرے
نہ مِٹا ہے نہ مِٹے گا کبھی چرچا تیرا

اور شعر ہے!

کس قدر سچا ہے یہ قول رضا کا صائم
مِٹ گئے آپ کے اذکار مٹانے والے

تو سب مِل کر کہہ دیں!

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ.

کہ

☆ ذکرِ رسول ہماری جان ہے۔

☆ ذکرِ رسول ہماری پہچان ہے۔

☆ ذکرِ رسول حکمِ قرآن ہے۔

☆ ذکرِ رسول وجہِ ایمان ہے۔

☆ ذکرِ رسول صِدقِ ایقان ہے۔

☆ ذکرِ رسول نُورِ سبحان ہے۔

☆ ذکرِ رسول بہارِ گلستان ہے۔

☆ ذکرِ رسول انبیاء کا بیان ہے۔

☆ ذکرِ رسول صحابہ کی جان ہے۔

☆ ذکرِ رسول اولیاء کی پہچان ہے۔

☆ ذکرِ رسول شفاعت کا سامان ہے۔

☆ ذکرِ رسول ہمارے دلوں کی دھڑکنوں کے ساتھ ہے۔

☆ ذکرِ رسول ہمارے ہر سانس کے ساتھ منسلک ہے۔

☆ ذکرِ رسول نورانیت ملنے کی سند ہے۔

☆ ذکرِ رسول ایمان کی پختگی کی دلیل ہے۔

☆ ذکرِ رسول کرنے والا نہائت عقیل ہے۔

اس لئے حضرت علامہ صائم چشتی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں!

ذکرِ محبوب سے گھر بار سنور جاتے ہیں
اشک آ جائیں تو دل خود ہی نکھر جاتے ہیں

تو مل کر کہہ دیں!

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ.

حضرت آدم علیہ السّلام جب جنّت میں گئے تو وہاں ہر ہر جگہ پر ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلّی اللہ عَلَیْہِ وَآلہٖ وسلّم کا اسمِ مبارک دیکھا تو جان

گئے کہ یہ ہستی اللہ کی محبوب ترین ہستی ہے۔اور پھر حضور کے ذِکر کے ساتھ دُعا
کی تو اللہ تعالیٰ نے دُعا قبول فرمالی۔

معلوم ہوا کہ حضور صلّی اللہ عَلَیْہِ وآلہٖ وسلّم کا ذِکر مُبارک
اَزل سے ہے اور اَبد تک رہے گا۔اور جس ذِکر مُبارک کو اللہ تعالیٰ بلند
فرمائے اُس کی بلندی کا حساب کون لگا سکتا ہے۔

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ.

منکرین نے بڑی کوشش کی کہ حضور کا ذکر ختم کیا جائے لیکن بزبان حضرت
علامہ صائم چشتی رحمتہ اللہ علیہ!

لایا مُنکراں نے زور پایا جہناں بہتا شور
اوہدے نام دا نقارہ ہور وَجدا گیا

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ.

اپنی بزم نُوں میرے آقا
صائم آپ سجاون آ گئے

پرچم یار دی عظمت والا
جبرائیل جھلاون آ گئے

کہ

وَرَفَعنَا لَکَ ذِکرَکَ.

میرے کملی والے دی تعریف سن کے دلِ عاشقاں شاد ہندا رہوے گا
جدوں تیک دُنیا ایہہ وسّدی رہوے گی محمّد دا میلا دہندا رہوے گا

کہیا ربّ نے ذِکرِ نبی نوں رفعنا سدا اِذکرا اوہدا بلندی تے جانا
نبی پاک دی نعت دا ہر جگہ تے نواں شہر آباد ہندا رہوے گا

وَرَفَعنَا لَکَ ذِکرَکَ.

اُس دی بزم سجاندا جاویں
جھنڈے جھنڈیاں لاندا جاویں

گلاں اوہدایاں لہندے چڑھدے
دو جگ اوہدیاں نعتاں پڑھدے

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ.

جہدے صدقے ہے ایہہ خلقت تمامی
نبی کردے جہدے دَر دی غلامی

تے ہے بعد از خدا اُچّا جو صائم
محمّد ہے اوہدا اِسمِ گرامی

خدا دی شان شانِ مصطفٰے اے
تے حُسنِ مصطفٰے حُسنِ خدا اے

رَفَعْنَا تھیں ایہہ کُھلیا راز صائم
خدا دا ذِکر ذِکرِ مصطفٰے اے

وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ.

سب نبیاں دا پیر ہے سوہنا
خالق دی تصویر ہے سوہنا
وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ
دی پوری تفسیر ہے سوہنا

تو مل کر پڑھ لیں!

وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ.

حضرات گرامی!

ہمارے آقا و مولی حضرت محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا اسمِ گرامی ایسا اسم ہے کہ جس کی کوئی مثال نہیں۔ محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اور محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا معنی ہے جس کی سب سے زیادہ تعریف کی گئی۔ کیونکہ جس ہستی کی تعریف اللہ تعالیٰ فرماتا ہے!

☆ جس ہستی کا ذکر ربّ بلند کرتا ہے۔

☆ جس ہستی کا چرچا ربِّ عظیم کرتا ہے۔

☆ جس ہستی پر درود ہمہ وقت اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے اس کا نامِ نامی! محمد ہی ہونا چاہیے تھا کہ اللہ فرماتا ہے!

وَرَفَعنَا لَکَ ذِکرَکَ۔

حضراتِ گرامی!

ظاہر وَرَفَعنَا لَکَ ذِکرَکَ سے ہے اجمل
ہوتی ہی رہیں آپ کے رُخسار کی باتیں

کہ

وَرَفَعنَا لَکَ ذِکرَکَ۔

نبی پاک دی نعت سُنیاں دی جان ایں
نبی پاک دی نعت ساڈی پچھان ایں
نہ فتوے توں ساجد تے لا ایویں مُلّاں
خُدائی تے کی اے خُدا نعت خواں ایں
وَرَفَعنَا لَکَ ذِکرَکَ۔

حضراتِ گرامی!

اللہ تعالیٰ نے حضور کا ذکر اپنے ذکر کے ساتھ رکھا ہے

☆نماز میں اللہ کا ذِکر حضور کا ذکر۔
☆کلمہ میں اللہ کا ذکر حضور کا ذکر۔
☆اذان میں اللہ کا ذکر حضور کا ذکر۔

☆ ہر ہر جگہ حضُور کا ذِکر!

☆ زمینوں میں حضُور کا ذکر۔

☆ آسمانوں میں حضُور کا ذکر۔

☆ خُشکی میں حضُور کا ذکر۔

☆ دریاؤں میں حضُور کا ذکر۔

☆ پہاڑوں میں حضُور کا ذکر۔

☆ بیت اللہ میں حضُور کا ذکر۔

☆ غارِ حرا میں حضُور کا ذکر۔

☆ مسجد میں حضُور کا ذکر۔

☆ منبر پر حضُور کا ذکر۔

☆ شہروں میں حضُور کا ذکر۔

☆ قصبوں میں حضُور کا ذکر۔

☆ اِنسانوں کی زبانوں میں حضُور کا ذکر۔

☆ فرشتوں کے ترانوں میں حضُور کا ذکر۔

☆ حُوروں کی باتوں میں حضُور کا ذکر۔

☆ جنّت میں حضُور کا ذکر۔

☆ بیت المعمُور میں حضُور کا ذِکر۔

کہ ....

وَرَفَعنَا لَکَ ذِکرَکَ.

حضرت علامہ صائم چشتی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں!

مخلوق نے دسو کی اُس دی تعریف ثناء کر لینی ایں
پڑھدا اے قصیدے خُود ربِ ستّار محمد عربی دے

وَرَفَعنَا لَکَ ذِکرَکَ.

حضرات گرامی!

مقام سب توں اُچیرا مدینے والے دا
پرے ہے عرش توں پھیرا مدینے والے دا

پتہ ہے دسّیا رَفَعنَا دی پاک آیت نے
ہے شان ہُندا وَدھیرا مدینے والے دا

وَرَفَعنَا لَکَ ذِکرَکَ.

عرش فرش پہ راج ہے کملی والے کا

وَ رَفَعنَا تاج ہے کملی والے کا

وَرَفَعنا لَکَ ذِکرَکَ.

تو اب اس عظیم بارگاہِ مقدسہ میں ہدیۂ صلواۃ پیش کرنے کیلئے تشریف لاتے ہیں جناب مُحمّد علی چشتی صاحب!

عزیزانِ گرامی! مُحمّد علی چشتی اپنی مَعصُومانہ آواز میں نعت شریف پیش کررہے تھے۔ بڑا ذوق اور کیف آیا۔ اللہ تعالیٰ اِن کے علم میں ان کی آواز میں اِن کی عُمر میں برکتیں عطا فرمائے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّا اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَر صدق اللّٰہ العلی العظیم

دوستانِ گرامی! اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو کوثر عطا فرمایا ہے۔ اِس دو اقوال ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اپنے حبیب کو خیرِ کثیر عطا فرمائے گا۔

اور دُوسرا قول صاحبِ تفسیرِ مظہری قاضی ثناءُ اللہ پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ تفسیر مَظہری میں فرماتے ہیں۔ اِنَّا اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَر سے مُراد خیرِ کثیر ہے۔ کہ جب حضُور نبی کریم کے صاحبزادے حضرت سیّدنا ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوئی تو کُفّار نے حضُور پر اعتراض کیا کہ ان کی اولاد نہیں بچتی۔ اِس اعتراض کو اللہ تعالیٰ نے نہ پسند فرمایا اور آیت مُبارکہ اِنَّا اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَر۔ نازل فرمادی۔ کہ محبوب۔ آپ غم نہ فرمائیں کہ ہم نے

نقیب محفل محترم جناب

شہریار قدوسی

شہریار قدوسی

اللہ کی ہم جلوہ گری دیکھ رہے ہیں
یا حُسن و جمالِ مدنی دیکھ رہے ہیں

جس وقت پڑھو صلّی علیٰ آلِ محمدؐ
سمجھو کہ رسولِ عربی دیکھ رہے ہیں

معزز شرکائے محفل جس ثنا خوانِ مصطفےٰ کو آپ کے سامنے ہدیۂ عقیدت پیش کرنے والا ہوں فیصل آباد سے تشریف لائے ہیں معزز مہمان جناب عبدالستار نیازی صاحب سے گزارش کروں گا کہ عقیدت کے پھول بحضور سرکارِ مدینہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

مدّت سے مدینے کے سفر کے ہیں ارادے
تکمیل کی توفیق مجھے میرے خدا دے

ہوں گوش بہ آواز مسلسل کہ نجانے
کس وقت صبا آپ کا پیغام سنادے

دولت ہے بڑی چیز نہ ثروت ہے بڑی چیز
عزت ہے بڑی چیز نہ شہرت بڑی چیز

کوثر ہے بڑی چیز نہ جنت ہے بڑی چیز
اے رحمتِ عالم تیری رحمت ہے بڑی چیز

حضرات گرامی!

خاک طیبہ کو پھول کہتا ہوں
چاند طیبہ کی دھول کہتا ہوں

دل کے کانوں سے سن کے دیکھ ذرا
دل سے نعتِ رسول کہتا ہوں

تو ہدیہ نعت رسول معظم کیلئے دعوت دیتا ہوں ایک ایسی آواز کو!

☆ جس میں حلاوت بھی ہے۔
☆ جس میں ملاحت بھی ہے۔
☆ جس میں نفاست بھی ہے۔
☆ جس میں لطافت بھی ہے۔
☆ جس میں سوز بھی ہے۔

☆ جس میں گداز بھی ہے۔

تو تشریف لاتے ہیں محترم جناب الحاج خورشید احمد صاحب۔

جذبہ شوق کو اب رنگِ بیاں دیتا ہوں
کعبۂ عشق میں نعتوں سے اذاں دیتا ہوں

نعت کی بات سنی نعتِ محمدؐ سنیئے
میں کہاں مجھ سے فقط نعت کی ابجد سنیئے

سامعین محترم! یقینی طور پر یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ محفل الحمدُ للہ بارگاہ رسالت میں منظور و مقبول ہے۔ اب نعتِ رسول کیلئے دعوت دیتا ہوں اس عظیم نعت گو شاعر کو جن کی لکھی ہوئی نعتیں پوری دنیا میں مقبول ہیں۔

آپ ظاہری بصارت سے تو محروم ہیں لیکن دل کی آنکھوں سے وہ کچھ دیکھ لیتے ہیں جو آنکھوں والے بھی نہیں دیکھ سکتے۔

میری مراد پروفیسر اقبال عظیم صاحب ہیں۔ جن کی تبلیغ یہی ہے کہ!

مرے خیال و فکر کی عظمت نہ پوچھئے
نعتِ نبی کی کیا ہے نہایت نہ پوچھئے

نعتِ رسول سُنّتِ رَبّ کریم ہے
اِس نعت میں ہے کیسی حلاوت نہ پُوچھئے

میں کر رہا ہوں جُرأت توصیفِ مُصطفےٰ
اِس وقت کیا ہے قلب کی حالت نہ پُوچھئے

مُجھ پر کرم ہُوئے ہیں خطاؤں کے باوُجود
کیا کیا ہُوئی ہے مُجھ کو ندامت نہ پُوچھئے

جو سر وہاں جُھکا وہ سرفراز ہو گیا
اس بارگاہِ قُدس کی عظمت نہ پُوچھئے

حضراتِ محترم! کملی والے آقا کی عطا کی بات ہو رہی تھی۔
جِسے چاہیں جَیسے نواز دیں یہ درِ حبیب کی بات ہے۔

عطاؤں پر عطائیں دے رہا ہے
جزاؤں پر جزائیں دے رہا ہے

خطاؤں پر بھی کرتا ہے کرم وہ
گُناہوں پر ردائیں دے رہا ہے

نعمتیں دونوں عالم کی دے کر ہمیں پُوچھتے ہیں بتا اور کیا چاہیے
لے چلو اَب مدینے اُے چارہ گرو مُجھ کو طیبہ کی آب و ہوا چاہیے
یاوری گر مُحمّد کی مطلُوب ہے نامِ نامی سے پہلے بھی یا چاہیے
روشن ہے نقشِ سیّدِ اُبرار آج بھی
محفوظ ہے حُضور کا کردار آج بھی

سُنتے ہیں کان آپ کی گُفتار آج بھی
آنکھوں میں ہے وہ عالمِ اُنوار آج بھی

اِک اِک اَدا حُضور کی مَشہود ہے یہاں
میرا رسول آج بھی مَوجُود ہے یہاں
تو یاوری گر محمد کی مطلوب ہے نام نامی سے پہلے بھی یا چاہیے
آخری شعر پیش کرتا ہوں۔
فنِ شِعری شہریار اپنی جگہ نعت کہنے کو احمد رضا چاہیے

تو تشریف لاتے ہیں پروفیسر اقبال عظیم صاحب!

حضرات گرامی!

معیارِ ذات سیّد ابرار ہی رہے
جب بھی کسی رسول کی تعریف کیجئے

دہر کو سیرت سرکار دکھا دی جائے
سنگ باری جو کرے اُس کو دُعا دی جائے

جو ثنا خوانانِ رسول محفل پاک میں مَوجود ہیں اُن کی خدمت میں یہ شعر ہے!

جو ہیں محروم ثناء خوانیٔ شاہِ بطحا
اے خُدا اُن کو بھی توفیق ثنا دی جائے

سدا ہی دِل میں عقیدت کی آرزو آئے
یہ بزمِ نعت ہے جو آئے باوضو آئے

یہ مرا حُسن تخیّل نہیں عقیدہ ہے
وہ دِل بھی مثلِ مدینہ ہے جس میں تُو آئے

کیا ہے نعت سنانے کو ہم نے جب بھی سفر
جہاں جہاں بھی گئے ہو کے سرخرو آئے

دوستانِ محترم! محفلِ پاک میں عطائے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات ہو رہی تھی۔ اسی مناسبت سے ایک شعر عرض کرتا ہوں۔

ہے الگ سب ہی اس در کے فقیروں کا مزاج
فقر کے پردے میں یہ لوگ غنی ہوتے ہیں

حضراتِ گرامی! مدینہ طیبہ کی حاضری کے بعد عاشق کے دل کی صدا یہ ہوتی ہے۔

میں مدینے سے کیا آ گیا ہوں زندگی جیسے بجھ سی گئی ہے
گھر کے اندر فضا سُونی سُونی گھر کے باہر سماں خالی خالی

مت پوچھئے کہ کیا ہے سرکار کی گلی میں
اک جشن سا بپا ہے سرکار کی گلی میں

آنے کو آ گیا ہوں گھر پر ضرور لیکن
دل میرا رہ گیا سرکار کی گلی میں
مدینے سے کیا گیا ہوں زندگی جیسے بجھ سی گئی ہے!

یہ حادثہ بھی وقت کا کتنا عجیب ہے
طیبہ سے دُور رہ کے بھی جینا پڑا مجھے

آنے کو آ گیا ہوں گھر پر ضرور لیکن
دِل میرا رہ گیا ہے سرکار کی گلی میں

دوستانِ محترم!

کِس کِس کو میں بتاؤں خُود جا کے کوئی دیکھے
جنّت کا دَر کھُلا ہے سرکار کی گلی میں

حقیقتِ حال عرض کرتا ہوں کہ!

نہ منطقی سے نہ ہی فلسفی سے مِلتا ہے
پتہ خُدا کا خُدا کے نبی سے مِلتا ہے

نبی کو چھوڑ کے جنّت جو جا سکو جاؤ
وہ راستہ بھی اُنہیں کی گلی سے ملتا ہے

آنے کو آ گیا ہوں گھر پر ضرور لیکن
دِل میرا رہ گیا ہے سرکار کی گلی میں

لوگ کہتے ہیں وہاں جا کے دعائیں کرنا

میں کہتا ہوں وہاں ہوش کہاں رہتا ہے

ہر گھڑی آنکھ اِک اشک رُواں رہتا ہے

ہر گھڑی سامنے رحمت کا سماں رہتا ہے

عزیزانِ گرامی المحفلِ پاک بڑے عُروج و بلندی پر جا رہی ہے۔ جس عقیدت سے نعت خوان حضرات بحضور سرکارِ مدینہ مدحت سرائی کر رہے ہیں۔

جو ذوق و وجدان اِس محفل کو اپنی لپیٹ میں لئے ہُوئے ہے اُس سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں محفل پر نازل ہو رہی ہیں۔

اب ایک عظیم نعت خوان جو عظیم آواز کے مالک ہیں جناب عظیم صاحب اُن کو دعوت دیتا ہوں کہ سرورِ کائنات صلّی اللہ عَلَیہِ وآلہٖ وسلّم کی بارگاہِ عالیہ عقیدتوں کے پُھول نچھاور کریں۔ کیونکہ میری اپنی بات یہ ہے!

یا ہر اک تذکرہ کرے ان کا

یا کوئی مجھ سے گفتگو نہ کرے

عظیم صاحب بڑے عظیمانہ انداز سے عظیم کائنات

اعظم رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور نیاز مندی پیش کر کے عظمت حاصل کر رہے تھے۔

سُن کے نبی کی نعت وہ خوشیاں سمیٹ لیں
جو لوگ غمزدہ ہیں حزیں ہیں ملول ہیں

دوستانِ گرامی! نعت خوانانِ رسول کی نظر شعر کرتا ہوں کہ!

اِس رنگ سے اب مدحِ رسولِ دوسرا ہو
انداز جُدا لہجہ جُدا فکر جُدا ہو

اس شخص کا انجام نہیں جانتے کیا ہو
جو شخص محمدؐ کی نگاہوں سے گرا ہو

اخلاص ہو اُلفت ہو محبت ہو وفا ہو
اوصاف ہوں یہ جب تو محمدؐ کی ثنا ہو

اِس واسطے جنّت کو بنایا ہے خُدا نے
یہ بھی مرا سرکار کی نعتوں کا صلہ ہو

سامعین اَیسی ہستی کو دعوتِ دیتا ہوں جو عشق رسول کے بحر میں ڈُوب کر مِدحت سرائی کرتے ہوئے ثنائے مُصطفٰے کے جواہرات ہیں عطا کرتے ہیں۔ میری مُراد جناب محمّد کلیم سَرور صاحب ہیں جو سُریلے اَنداز کو رسیلے پَن میں تبدیل کرتے ہُوئے مِدحت سرائی کی سَعادت حاصل کرتے ہیں۔ طَبعًا سلیم۔ فِطرتًا نَعیم۔ اِسم کَلیم۔ جناب مُحمّد کلیم سَرور صاحب۔

نہ کوئی نقش نہ چہرہ دِکھائی دیتا ہے
بَس اُن کے نُور کا دَریا دیکھائی دیتا ہے

جہاں بھی عَکس پڑا اُن کی چشم رحمت کا
وہیں سے چاند نِکلتا دکھائی دیتا ہے

ایک اور خُوبصورت شعر ملاحظہ فرمائیں کہ!

دُنیا کے مَسئلے ہوں کہ عُقبٰی کے مَرحلے
سرکار کے سپرد ہیں سارے معاملے

اِس پہ نہ کیوں نثار کروں سب مسرّتیں
جس نام کے طُفیل میری ہر بلا ٹلے

تحدیثِ نعمت کے طَور پر ایک شعر پیش کرتا ہوں کہ!

نہ پُوچھو رات خَلوت میں مُجھے کیا کیا نظر آیا
پلک جُھپکی تو کملی اوڑھنے والا نظر آیا

اور نظر ڈالی جو فہرست غُلامانِ مُحمّد پر
کوئی خَواجہ نظر آیا کوئی دَاتا نظر آیا

کہ!

کل رات کیا عجیب سَماں میرے گھر میں تھا
آنکھیں تھیں محوِ خواب مَدینہ نظر میں تھا
کہ پُوچھو رات خلوت میں مُجھے کیا کیا نظر آیا

شہنشاہ سارے سائل تھے جہاں کل رات کو مَیں تھا
مُحمد شمعِ محفل تھے جہاں کل رات کو مَیں تھا

پلک جھپکی تو کملی اوڑھنے والا نظر آیا

جب پلک جھپکی نظارہ ہو گیا
بیٹھے بیٹھے کام سارا ہو گیا
لب ابھی کھلنے نہ پائے یہاں
حال سارا آشکارا ہو گیا

مجھ پہ تو سرکار بھی ہیں مہرباں
میں کہاں سے غم کا مارا ہو گیا

کام تو اے دوست کیا رکتا مرا
جب انہیں دل سے پکارا ہو گیا

جب پلک جھپکی نظارہ ہو گیا
بیٹھے بیٹھے کام سارا ہو گیا

کہ نہ پوچھو رات خلوت میں مجھے کیا کیا نظر آیا

بزمِ تصوّرات میں سجی تھی ابھی ابھی
نظروں میں مُصطفےٰ کی گلی تھی ابھی ابھی

معلوم کر رہے تھے فرشتوں سے جبرائیل
کس نے نبی کی نعت پڑھی تھی ابھی ابھی

لو ہو گیا کرم کہ وہ محفل میں آ گئے
مُنکر سے بھی میری شرط لگی تھی ابھی ابھی

نہ پُوچھو رات خلوت میں مجھے کیا کیا نظر آیا
پلک جھپکی تو کملی اوڑھنے والا نظر آیا

نقیب محفل محترم جناب
صاحبزادہ
محمد شفیق مجاھد

محمد شفیق مجاھد صاحب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِین وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدَ الْمُرْسَلِین عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

اَمَّا بَعْد فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمْ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمْ. وَسِرَاجاً مُنِیْرا.

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمْ.

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

نہایت ہی مکرم و محتشم معزز حاضرین و سامعین آج کی بابرکت نورانی محفل پاک بسلسلہ میلادِ مصطفٰے انعقاد پذیر ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ جہاں کملی والے آقا کی محفل میلاد ہو وہاں اللہ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔

محفل پاک کا باقاعدہ آغاز تلاوتِ قرآن مقدس سے ہوگا۔ ہماری محفل میں قاری ظفر اقبال سعیدی صاحب موجود ہیں۔ لہذا اُن کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ تشریف لائیں اور لاریب کتاب قرآن مجید کی تلاوت سے ہمارے قلوب کو منور فرمائیں۔ حافظ ظفر اقبال سعیدی صاحب۔

دوستانِ گرامی! حافظ ظفر اقبال سعیدی صاحب نے تلاوتِ قرآن پاک میں ان آیات مبارکہ کا انتخاب فرمایا جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی نُورانیت کا بیان فرمایا ہے۔

تو اسی مناسبت سے ایک شعر عرض کرتا ہوں!

ذرّے ذرّے میں روشن ہے نُورِ نبی چاند تارے بنے آپ کے نُور سے
کہکشاں گلستاں روشنی چاندنی سب نظارے بنے آپ کے نُور سے

حضور کی نُورانیّت کی بات کیا کروں

☆ کہ شمس وقمر میں آپ کا نُور ہے۔
☆ ہر خشک وتر میں آپ کا نُور ہے۔
☆ آسمانوں میں آپ کا نُور ہے۔
☆ زمینوں میں آپ کا نُور ہے۔
☆ کہکشاں میں آپ کا نُور ہے۔
☆ گلستان میں آپ کا نُور ہے۔
☆ ابوبکر وعلی میں آپ کا نُور ہے۔
☆ طُور کی تجلّی میں آپ کا نُور ہے۔

حضور فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے مجھے بنایا اور میرے نُور سے ساری کائنات کو بنایا گیا۔ اسی لئے حضرت علّامہ صائم چشتی رحمتہ اللہ علیہ

فرماتے ہیں!

ذرّے ذرّے میں روشن ہے نورِ نبی چاند تارے بنے آپ کے نور سے

آپ کا نور ہر نور کا نور ہے مثلِ خوشبو ہویدا و مستور ہے
بحرِ مواج ہے آپ کے نور سے سب کنارے بنے آپ کے نور سے

حور و غلمان رضوان روحُ الامیں سدرۃ المنتہیٰ خلد و عرشِ بریں
آبشاروں کے گرنے کے منظر حسیں پیارے پیارے بنے آپ کے نور سے

نور آتا نہ کیسے میری بات میں ہوتی صائم نہ کیوں روشنی نعت میں
جب کہ حسنِ تخیل کی تخیل کے استعارے بنے آپ کے نور سے

تو اسی نورانی آقا و مولا حضرت محمد مصطفےٰ حضور کے حضور حاضری پیش کرنے کیلئے دعوت دوں گا جناب محمد وقاص الیاس صاحب کو کہ تشریف لائیں اور ہدیۂ عقیدت بحضور سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیش فرمائیں۔

عزیزانِ گرامی! عزیزم محمد وقاص الیاس نے بڑے ہی دھیمے اور پیارے لہجے میں نعت شریف سنائی کہ!

محفل چہ اوناں ایں پیارے نبی آج محفل سجاو

ہمیں یقین ہے کہ جہاں کملی والے آقا کی محفل سجائی جائے!

☆محبت کے ساتھ۔

☆اَدب کے ساتھ۔

☆اِحترام کے ساتھ۔

☆ پیار کے ساتھ۔

☆عِشق کے ساتھ۔

☆اُلفت کے ساتھ۔

☆ جانثاری کے ساتھ۔

☆ خاکساری کے ساتھ۔

تو کملی والے آقا اَپنے غُلاموں پر کرم کرتے ہوئے محفل میں تشریف لے آتے ہیں۔ حضرت علّامہ صائم چشتی رَحمتہ اللہ علیہ محفل کا ذِکر اس انداز سے کرتے ہیں کہ!

اُن کی محفل سجی اور کیا چاہیے

ہو گئی رَوشنی اور کیا چاہیے

اور آپ کی نظر ایک بڑا خُوبصورت شعر ہے!

نبی کی محفل میں آنے والو خوشی میں غم کو دبانے والو
ملے گا آرام بے قرار و حضور آئے حضور آئے

تو اب بارگاہِ مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں دُرود و سلام کا ہدیہ پیش کرنے کیلئے ایک بلند آواز کو پیش کرتا ہوں۔ آپ کے جانے پہچانے نعت خوان جناب محترم محمد قاسم حسان صاحب کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ تشریف لائیں اور نعت و مدحتِ مُصطفےٰ سے ہمارے قلوب و اذہان کو ذوق عطا فرمائیں۔ جڑانوالہ سے تشریف لائے ہوئے مہمان جناب محمد قاسم حسان۔

دوستانِ گرامی! قاسم حسان صاحب نعت شریف پڑھ رہے تھے پہلے انہوں نے کلمہ شریف کا وِرد کیا پھر بَلَغَ الْعُلیٰ بکمالہ اور آخر میں نعت شرف یادِ مدینہ کے موضوع پر پڑھی۔ مدینہ طیبہ کی عظمت و شان کا گواہ قرآن مقدس ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ.

اے لوگو جب تم اپنی جانوں پر ظلم کر لو تو بخشش حاصل کرنے کیلئے میرے محبوب کی بارگاہ میں آجاؤ۔ حضرت علامہ صائم چشتی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں!

شہر مدینے جا کے مِلدا اَچین قرار زمانے نوں
کُھلا رکھدا کملی والا رحمت بھرے خزانے نوں

کی محشر دے دن توں ڈرنا خوف ایہہ کاہدا اُجرماں توں
کملی والا سوہنا کافی اے ساڈے بخشانے نوں

دوستانِ گرامی! یہ محفل بسلسلہ میلاد پاک پر ہماری جانیں بھی قربان ہیں۔ کیونکہ میلادِ مُصطفےٰ کے صدقے اللہ تعالیٰ نے اِس کی کائنات کو نعمتیں عطا فرمائیں ہیں۔ میلادِ مُصطفےٰ اللہ کی رحمتوں کا نشان ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آمدِ مُبارکہ ہُوئی چمنستان خزاں رسیدہ میں بہاروں نے ڈیرے لگا دیئے۔ حضور کی آمد پر!

☆ چاند نے خُوشی کی۔
☆ ستاروں نے خُوشی کی۔
☆ پھلوں نے خُوشی کی۔
☆ پُھولوں نے خُوشی کی۔
☆ کلیوں نے خُوشی کی۔
☆ زمین نے خُوشی کی۔

☆بہاروں نے خُوشی کی۔

☆آسمان نے خُوشی کی

☆لامکاں نے خُوشی کی۔

کیونکہ وہ آقائے رحمت تشریف لائے جو وجہِ تخلیق کائنات ہیں۔

☆جن کے صدقہ سے کائنات بنائی گئی۔

☆جن کے صدقہ سے زمین بچھائی گئی۔

☆جن کے صدقہ سے دُنیا سجائی گئی ہے۔

تو اُسی خیر البشر اصلِ آدم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور نذرانۂ نعت پیش کرنے کیلیۓ میں ایک ایسے نعت خوان کو پیش کرتا ہوں جو اپنی مثال آپ ہیں۔ان کی آواز میں ایسا جادُو ہے کہ سامعین خُود بخود مسحور ہوتے جاتے ہیں تو تشریف لاتے ہیں عزیز مکرّم محترم المقام جناب محمّد ابو ذر چشتی صاحب۔

حضرات گرامی ابُو ذر چشتی نے نعت رسول مقبول پیش کرکے محفل میں ایک عجیب رنگ پیدا کر دیا ہے۔خُدا ان کے ذوق کو سلامت رکھے انہوں نے نعت شریف پیش کی۔

سوہنے دے ذرّدے ذرّے بدر وہلال بن گئے
قدماں نوں چُم کے روڑے ہیرے تے لعل بن گئے

جس جس نے ہمارے آقا و مولیٰ تاجدار حبیب کردگار احمد مختار حضرت محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی رسالت کو تسلیم کیا اور صاحب ایمان ہوا اس کو ایسی عظیم نعمتیں برکتیں اور رفعتیں حاصل ہوئیں کہ ذرّہ بھی نازشِ کہکشاں بن گیا۔

☆ وہ پتھر مرصع زرو جواہر بن گیا۔

☆ وہ حبشی بھی رشکِ قمر بن گیا۔

☆ وہ منکر بھی صاحب امر بن گیا۔

☆ وہ کڑوا خوشبودار ثمر بن گیا۔

اسی لئے علامہ صائم چشتی رحمتہ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا!

قدماں نوں چُم کے روڑے ہیرے تے لعل بن گئے

☆ وہ لوگ جن کی اِس کائنات میں قیمت نہ تھی۔

☆ وہ لوگ جن کی کوئی وقعت نہ تھی۔

☆ وہ لوگ جن کی کوئی ویلیو نہ تھی۔

☆ وہ لوگ جو امرا کو اپنا دوست بنانا پسند کرتے تھے۔

☆ وہ لوگ جن کی قدر و منزلت نہ تھی۔

☆ وہ لوگ جن کو دولت مند لوگ ہیچ سمجھتے تھے۔

☆ وہ لوگ جن کو سرداران عرب نیچ سمجھتے تھے۔ جب کملی والے آقا سے

منسوب ہوئے تو تاریخ نے انہیں آدمیت و اِنسانیت کے دُرخشندہ سِتارے کہا۔

قدماں نُوں چُم کے روڑے ہیرے تے لعل بن گئے

کیوں نہ جان و دِل میں فِدا کروں میرے آقا تیری عطاؤں پر
تیری اِک نظر کا کمال ہے کہ نصیب سب کے بدل گئے

عزیزانِ گرامی!

محفلِ پاک میں بڑی رُوحانیت چھائی ہُوئی ہے۔ یُوں محسوس ہو رہا ہے کہ انوار و تجلّیات کی برسات ہو رہی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ یہ سب ہمارے آقا و مولیٰ حضرت مُحمّد مُصطفیٰ صلّی اللہ علَیہِ وآلہٖ وسلّم کی نوازشات اور کرم نوازیاں ہیں۔

تو اب اِس عظیم بارگاہ مُقدّسہ میں ہدیۂ عقیدت پیش کرنے کیلیئے میں دعوت دوں گا مُلکِ پاکستان کے معرُوف نعت خوان جناب مُحمّد سَرور چشتی صاحب کو تشریف لائیں اور بارگاہِ رِسالت میں عقیدت کے پھول نِچھاور فرمائیں۔

جناب مُحمّد سَرور چشتی صاحب۔ جناب سرور چشتی

صاحب نعت پیش کر رہے تھے اس میں ایک شعر انہوں نے پڑھا!

ہے کتنا خُلقِ عظیم تیرا ہے کتنا لُطفِ عمیم تیرا

ہُوا نہ جاں کے بھی دُشمنوں پر شہِ دو عالم عتاب تیرا

حضور نبی کریم علیہ السلام کے خُلقِ مُبارکہ کے بارے میں کیا عرض کیا جا سکتا ہے کہ اُخلاقِ مُصطفیٰ نے اپنے دُشمنوں پر بھی رحمت و کرم فرمایا۔ اور ان کے سنگین قلوب کو بھی مسخر فرمالیا۔

☆ وہ خلق عظیم جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم.

☆ وہ خُلقِ عظیم۔ جس نے جاں کے دُشمنوں کو جانثار بنایا۔

☆ وہ خُلقِ عظیم۔ جس کی وجہ سے ہزاروں کفار حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔

☆ وہ خُلقِ عظیم۔ جو کملی والے آقا کی صِفت عظیم ہے۔

☆ وہ خُلقِ عظیم۔ جس نے فارس کے مُسلمانوں کو صُوفیوں کا سردار بنا دیا۔

☆ وہ خُلقِ عظیم۔ جس نے حبش کے بلال کو موذنین کا امام بنا دیا۔

☆ وہ خُلقِ عظیم۔ جس نے کافر اعظم کو فارُوق اعظم بنا دیا۔

☆ وہ خُلقِ عظم جس نے۔ اِنسانیت کا عَلم بلند فرمایا دیا۔

☆ وہ خُلقِ عظیم۔ جس نے اہلِ مکہ کی جانیں خرید لیں۔

☆ وہ خُلقِ عظیم۔ جس کے بارے میں حضرت علامہ صائم چشتی رحمتہ اللہ علیہ

فرماتے ہیں!

میں اُس دے خُلق توں قربان صائم
زمانہ موہ لیا جس دے پیاراں

☆وہ خُلقِ عظیم!

گالیاں دیتا تھا کوئی تو دُعا دیتے تھے
دُشمن آ جائے تو چادر بھی بچھا دیتے تھے

تو اَب اُسی سراپا خُلق و محبّت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کرنے کیلئے کراچی سے آنے والے مہمان ثناخوان مُحمّد اَرشد عظیم اختر کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ تشریف لائیں اور ہم سب کو اپنی مترنم آواز اور محبّت بھرے اَنداز سے نعت شریف سُنا کر عشقِ رسول کی شمع جلائیں۔ تشریف لاتے ہیں جناب مُحمّد اَرشد عظیم اختر صاحب۔

حُسن محبوب کی ہو یا مصر کے بازار کی بات
ہے حقیقت میں مُحمّد ہی کے اَنوار کی بات

ارشد عظیم اختر صاحب بڑے ہی پیارے اَنداز سے حُسنِ مَحبوب کی بات کر رہے تھے۔ حضرت علّامہ صائم چشتی رحمتہ اللہ علیہ حُسنِ مَحبوب صلّی اللہ علیہٖ

وآلہٖ وسلم کا ذکر اس انداز سے فرماتے ہیں!

یار میرے دی سنو نشانی یار میرا اے لا ثانی
سورج توں وَدّھ گورا مکھڑا چنّوں ودھ پیشانی
سب قرآن اوسے دی سورت اوہ صورت قرآنی
جبرائیل جیئے پئے صائم اوہدی (کرن) دربانی

یار میرے دی سنو نشانی کمبل اُس دا کالا
دھوندا اے دل دی کالک کالیاں زلفاں والا
یار میرا اے سب توں سوہنا سب توں شان نرالا
بعد خدا دے سب توں صائم اُچا ارفع اعلیٰ

یار میرے دی سنو نشانی دکھ جھلے سکھ ونڈے
عرش فرش تے دونہیں جہانیں اُس دے جھلدے جھنڈے

جنّت دے پُھلاں توں بہتر گلی اوہدی دے کنڈے

مہک پُوے جگّ سارا صائم جداوہ زُلفاں چھنڈے

حُسنِ مُصطفےٰ کی بات کی تکمیل ہو ہی نہیں سکتی کہ سرکارِ مدینہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حُسن مُبارک ایسا نُورانی ہے۔ ایسا لا فانی ہے کہ روزِ اوّل سے حُسن مُصطفےٰ کی بات ہو رہی اور اَبد کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ وہ حسین محبوب جن کے چہرے کی بات حضرت علاّمہ صائم چشتی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں!

تُو شاہِ خُوباں تُو جانِ جاناں ہے چہرہ اُمّ الکِتاب تیرا

جن کی زُلفوں کی بات یُوں کرتے ہیں!

واہ سُبحان حبیب مرے نے جدوں سجائیاں زُلفاں

اُس دے پیراں دے وِچّہ حُوراں آن وچھائیاں زُلفاں

بنی اُلف حبیب مرے دی میم مروڑیاں زُلفاں

اودھر مُڑ گیا کعبہ صائم جدھر موڑیاں زُلفاں

☆ سرکار کی مازاغ چشمانِ مُبارک کی بات کرتے ہیں!

☆ سرکار کے سراپا مُبارک کی بات کرتے ہیں!

وہ جمیل ہے وہ مبین ہے وہ خدا کا نور ہے
وہ حسین آقا جنکے حُسن پرچاند بھی قُربان ہے

☆ جنکے حُسن پر سُورج کی رَوشنی فِدا ہے
☆ جنکے حُسن پر بہاروں کی نغمگی نِثار ہے

☆ جن کے حُسن پر ستاروں کی تھرتھراتی چمک صدقے ہے
☆ جن کے حُسن کا شاہد خُود خالق کائنات ہے
☆ جن کے حُسن کا ذاکر اللہ تعالیٰ ہے۔
☆ جن کے حُسن کے رَاوی انبیاء کرام ہیں۔
☆ جنکے حسن کی باتیں صحابہ کرام کرتے ہیں۔
☆ وہ حسین آقا جو محبوب خدا ہیں۔
☆ اَرے! جو خود محبوب خدا ہو اور جس محبوب کو بنانے والا اللہ ہو۔
☆ جس محبوب کو سجانے والا اللہ ہو۔
وہ اللہ جو ان اللہ علیٰ کلِ شی ءٍ قدیر ہو۔ تو اس کی بناوٹ سجاوٹ کا اندازہ
کون
لگا سکتا ہے۔

☆ حُسنِ جناں محمدؐ۔

☆ جانِ جہاں محمدؐ۔

☆ شاہِ زَماں محمدؐ۔

☆ نُورِ عیاں محمدؐ۔

☆ طَلعت نشانِ عالم۔

☆ شمس الضُحیٰ محمدؐ۔

☆ رُوحِ روانِ عَالم۔

☆ صَدر العُلیٰ محمدؐ۔

☆ وَاللّیل گیسوئے اُو۔

☆ بدر الدُّجیٰ محمدؐ۔

☆ درمانِ دردِ عصیاں۔

☆ کہف الوریٰ محمدؐ۔

تو پھر کیوں نہ کہوں!

مرا محبوب ہے سب سے نرالا
کیا کونین میں جس نے اُجالا

انہیں کا نور ہے شمس و قمر میں
اُجالے کو بھی آقا نے اُجالا

کروں تعریف کیا میں اُنکی صائم
ہے جن کا نعت گو خود حق تعالیٰ

حضراتِ گرامی!

اس حسین و جمیل محبوب کی بارگاہِ مُقدسہ میں سلامِ عقیدت پیش کرنے کیلئے تشریف لاتے ہیں محترم المقام جناب محمّد فاروق چشتی صاحب!

اُن کی تعریف یہ مخلوق کرے گی کیسے
خُود خُدا نام نبی لیتا ہے اِکرام کے ساتھ

فاروق صاحب نے بڑے ہی دِلنشیں اَنداز میں نعتِ رسول مُعظّم پیش کی اللہ تعالیٰ انہیں شاد و آباد رکھے۔ سرکارِ مدینہ کے نامِ نامی اسمِ گرامی کی بات آئی تو نامِ مصطفٰے کے حوالہ سے ایک قطعہ پیش کرتا ہوں۔

مُجھے وجدانِ جامی مِل گیا ہے
وہی ذوقِ دَوامی مِل گیا ہے

وظیفے کیلئے صائم کو آقا
تیرا اسمِ گرامی مِل گیا ہے

ہم عاشقوں کا تو وظیفہ ہی نامِ مُصطفٰے صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہے۔

صائم دے وظیفے لئی سوہنے دا ہے ناں کافی
محبُوب دا نام لیاں ہو دُور بلا جاوے

آپ کا نام نامی ہے مُشکل کُشا
آپ کا نام ہے ہر اَلم کی دَوا

ہر اِک صائم سلام آپ کے نام پر
میں نے سب کُچھ لیا آپ کے نام پر

تو اب بارگاہِ حبیب خُدا میں نذرانۂ اُلفت کی سعادت حاصل کرنے کیلئے تشریف لاتے ہیں مُحترم المُقام جناب مُحمّد جاوید چشتی صاحب اور ہدیہ بحضورِ آقائے دوعالم پیش کرتے ہیں جناب محمد جاوید چشتی صاحب۔

حضرات گرامی ! نعت شریف پڑھنا اور سُننا بڑی سعادت کی بات ہے۔

ہو رہی ہے بات آپ کی!

سج گئی بارات آپ کی

ہم پہ خاص ہیں نوازشیں

صائم آج رات آپ کی

اور ان کی نعت خوانان حضرات کی نذر کرتا ہوں۔

کرم سے جھولیوں کو بھر رہے ہیں

نبی کی نعت خوانی کر رہے ہیں

جہنّم سے بچانا کام اُن کا

تعجّب ہے کہ ہم کیوں ڈر رہے ہیں

کرم اُن کا بیاں کیسے ہو صائم

خیالوں میں وہی شب بھر رہے ہیں

تو اَب مدنی آقا کی بارگاہِ مُقدّسہ میں نعت شریف پیش کرتے ہیں جناب محترم المقام مُحدث اعظم گولڈ میڈلسٹ جناب مُحمّد رفیق چشتی صاحب خادم

دربار عالیہ آستانہ چشتیہ رفیق چشتی صاحب اہلبیت اطہار کا ذکر خیر کر رہے تھے انہوں نے بڑے ہی ترنم انداز سے جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا مولائے کائنات اور حسنین کریمین علیہم السلام کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت پیش کیا۔

حسن رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اہلبیت اطہار کی پاکیزگی کا ذکر اس انداز سے کرتے ہیں!

جن کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیاں
قدر والے جانتے ہیں قدر و شان اہلبیت

اور اعلیٰ حضرت بریلوی کہتے ہیں!

تیری نسلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نُور کا
تُو ہے عینِ نُور تیرا سب گھرانہ نُور کا

حضرت علامہ صائم چشتی کہتے ہیں!

کشتیٔ نُوح صائم ہے آلِ نبی
اس سے دُوری ہلاکت ہے راستہ

خارجی کے مقدر میں تھا ڈوبنا
اَب اُسے چھوڑ دو ہاتھ ملتا رہے

حضراتِ مُحترم!

اَب میں ہدیۂ نعت شریف کیلئے ایک بلند ترین آواز پیش کروں گا جب یہ نعت شریف پڑھتے ہیں تو ان کی آواز جبل طور و نور سے ٹکراتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ بڑی ہی پُر بہارِ شخصیت کے مالک ہیں تشریف لاتے ہیں محترم حافظ ملک مُحمّد اسلم اعوان صاحب۔

حضراتِ گرامی اسلم اعوان صاحب نے پہلے نعت شریف پڑھی پھر مُرشد کی شان کی مَنقبت پڑھی ماشا اللہ بڑا ذوق حاصل ہوا۔ ان کے پڑھتے ہوئے ساری محفل پر نورانیت کی تنی ہوئی چادر محسوس ہو رہی تھی۔ حضرت علّامہ صائم چشتی رحمتہ اللہ علیہ نے کیا خُوب کہا!

نُوری محفل پہ چادر تنی نُور کی نُور پھیلا ہُوا آج کی رات ہے
چاندنی میں ہیں ڈُوبے ہُوئے دو جہاں کون جلوہ نُما آج کی رات ہے۔

فَرش پر دھوم ہے عَرش پر دھوم ہے
ہے وہ بد بخت جو آج محروم ہے

ہو رہی آج بارش ہے اُنوار کی
دونوں عالم کو حسرت ہے دیدار کی

آ رہے ہیں مُلک آسماں چھوڑ کر
آئے رضوان باغِ جناں چھوڑ کر

پہلے ہی وقت سے ہے صبا آ رہی
نیند کلیوں کی بھی ہے اُڑی جا رہی

اَنجمن چاند نے ہے سجائی ہوئی
ہر ستارے پہ رونق ہے آئی ہوئی

کیونکہ کملی والے محمد کا میلاد ہے۔ تو میلاد پاک کی اِس بابرکت محفل میں خیرو برکت حاصل کرنے کیلئے بُرکتوں والے آقا کا ذکر کرنے کیلئے تشریف لاتے ہیں جناب برکت علی صاحب۔

ثناُ خوان ہونے کی وجہ سے بہشتی ہیں۔ اور سلسلہ عالیہ کے اِعتبار سے چشتی ہیں تشریف لاتے ہیں جناب برکت علی چشتی صاحب۔

حضرات گرامی! عطائے مُصطفیٰ کی بات ہو رہی تھی۔ حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں!

کونین کے مالک سے مختار سے مانگیں گے

منگتے ہیں مگر اپنی سرکار سے مانگیں گے

☆ حضور کی عطا سے ہی ساری کائنات بچی ہوئی ہے۔

☆ حضور کی عطا سے سارا جہان چل رہا ہے۔

☆ حضور کی عطا سے کائنات کی رونقیں نظر آ رہی ہیں۔

☆ حضور کی عطا سے ہی ہمیں صراطِ مستقیم کا علم ہوا۔

اِس کائنات میں بھی کملی والے آقا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی عطائیں ہمارے ساتھ ہیں۔ اور آخرت میں بھی حضور کی عطا ہی ہمارے کام آئیگی کیونکہ حضور کو اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام نعمتوں کا قاسم بنایا ہے۔ علّامہ صائم چشتی فرماتے ہیں!

ہیں وہی کرتے تقسیم رزقِ خدا

جس کو جو بھی ملا مصطفیٰ سے ملا

جو بھی مانگا دیا مانگنے سے سوا

مصطفیٰ کی عطاؤں کی کیا بات ہے

کیونکہ!

قاسم ہے جو اللہ کی ہر نعمت و رحمت کا
اُس شاہ مدینہ کے دربار سے مانگیں گے

ہم کیسے ہوئے مُشرک مُشرک تو ہے وہ ظالم
دریار کا چھوڑ کے جو اغیار سے مانگیں گے

اور نہ مانگنے والوں کیلئے درس ہے۔ سبق ہے۔ کہ!

شرماوندے او کیوں طیبہ دی سرکارتوں منگدے
جد کے نبی نبیاں دے سردارتوں منگدے

چل ویکھ گداواں تے فقیراں چہ کھلو کے
شہ میرے شہنشاہ دے دربارتوں منگدے

کیونکہ کملی والے آقا کی بارگاہ سے کسی سائل کو خالی نہیں لوٹایا جاتا۔

☆ اگر کوئی مال لینے آیا اسے مال مل گیا۔
☆ اگر کوئی کمال لینے آیا تو اسے کمال مل گیا۔
☆ اگر کوئی جمال لینے آیا تو اسے جمال مل گیا۔
☆ اگر کوئی ثروت لینے آیا تو اسے عطا ہوئی۔

☆ اگر کوئی دولت لینے آیا تو اسے عطا ہوئی۔

☆ اگر کوئی ریاضت لینے آیا تو اسے عطا ہوئی۔

☆ اگر کوئی فصاحت لینے آیا تو اسے عطا ہوئی۔

☆ اگر کوئی علم لینے آیا تو اسے عمل مل گیا۔

☆ اگر کوئی علم لینے آیا تو اسے علم مل گیا۔

☆ اگر کوئی حلم کا طلبگار آیا تو حلم مل گیا۔

☆ اگر کوئی دین کے سلسلے میں آیا اسے دین مل گیا۔

☆ اگر کوئی جنت حاصل کرنے آیا تو اسے جنت مل گئی۔

☆ حضرت قتادہ آنکھ لینے آئے انہیں آنکھ ملی اور جنت بھی۔

حضرت علامہ صائم چشتی رحمتہ اللہ علیہ اس مکمل واقعہ کو ایک شعر میں قلمبند کرتے ہیں!

اکھ وی عطا سی کیتی جنت وی بخش دتی

جد ڈیلہ پھڑ کے ہتھ وچہ منگی سی اکھ قتادہ

یہ تو حضور کی عطا ہے۔ حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے کملی والے آقا کا دریائے رحمت جوش میں آیا آپ نے فرمایا!

ربیعہ مانگو کیا مانگتے ہو۔ قربان جائیں کملی والے آقا کے غلام کے مانگنے پر۔

☆ دنیا نہیں مانگی۔

☆ مال نہیں مانگا۔

☆ اولاد نہیں مانگی۔

☆ ثروت نہیں مانگی۔

☆ جنّت نہیں مانگی۔

☆ مکان طلب نہیں کیا۔

☆ کوئی دُنیاوی چیز طلب نہ کی۔

بلکہ عرض کی۔ آقا میں آپ سے آپ کو طلب کرتا ہوں۔ قُربان جائیں کیسا سوال ہے۔

تُجھ کو تجھی سے مانگ کر اچھا رہا منگتا تیرا

تو یہ کملی والے آقا کی عطا کی بات ہے۔ جبھی تو ہم کہتے ہیں!

کونین کے مالک سے مختار سے مانگیں گے

منگتے ہیں مگر اپنی سرکار سے مانگیں گے

دربارِ محمّد ہی دربار ہے خالق کا

سرکار کے صدقے ہی ستّار سے مانگیں گے

سرکار کی زُلفوں سے مانگیں گے گھٹا کالی
اَنوارِ سحر اُن کے رُخسار مانگیں گے

جس جس بھی جگہ صائم عکس اُن کا نظر آیا
ہم نُورِ مُجسّم کے اَنوار سے مانگیں گے

ہمارا ایمان ہے کہ کملی والے آقا عطا فرماتے ہیں۔اُس عطا کی بات ایک اور اَنداز سے کرتا ہوں۔

اِستغاثہ ہے!

کرم کر کرم کر کرم یا مُحمّد عطا کول تیرے سَخا کول تیرے
خُدا دی خُدائی دا مُختار تُوں ایں خُدائی کی آقا خُدا کول تیرے

کرم دی نظر یا نبی مُصطفےٰ کر علی دی شہادت دا صَدقہ عطا کر
تیرے دَر تے کی اے کمی یا مُحمّد عطا کول تیرے سَخا کول تیرے

کملی والے آقا کی عَطا کی بات ہو تو حُضور کی عَطائیں اپنے عُشّاق کو گھیرے میں لے لیتیں ہیں۔ہمارا ایمان ہے تو یہ کہتا ہے کہ حُضور کی عَطا ہی اللہ کی عَطا ہے۔جبھی تو اللہ تعالیٰ عطا کرنے کیلئے بھی اُپنے محبوب کے دَربار مقدّسہ کا رَاستہ بتا رہے ہے۔

اِکو گلّ اے منگ رسول کولوں بُھادیں دوستا رَبّ غفور توں منگ
بُھر دیندا اے جھولی حَبیب رَبّ دا بھاویں کول جا کے بھاویں دُور توں منگ

بڑا اُوڈا اے سخی کریم میرا منگ جدوں وی وڈّھ ضرور توں منگ
اللہ نبی دا سمجھ کے دَر اِکو صائم اَدب دے نال حضور توں منگ

تو اُسی مالکِ کائنات کی بارگاہ میں اِستغاثہ پیش کرنے کیلئے تشریف لاتے ہیں مُحترم المُقام جناب مُحمّد یٰسین نقشبندی صاحب اور بارگاہِ آقائے دوعالم صلّی اللہ علَیہِ وآلہٖ وسلّم میں ہدیۂ نعت پیش کرنے کی سعادت کریں گے۔

سرکار دے اَج اَون دی گلّ بات کری جا
بَس ذِکر نبی پاک دا دِن رات کری جا

سرکار مدینہ کا ذِکر بے چینوں کو چین عطا کرتا ہے اس لئے

بَس ذِکر نبی پاک دا دِن رات کری جا
سرکار دے اَج اَون دی گلّ بات کری جا

اَج آ گیا جس نے اَوناں سی تانگاں دِیاں گھڑیاں مُکّیاں نے
سب رحمتاں اللہ پاک دیاں گھر آمنہ دے آ رُکیّاں نے

گُلستان مہک اُٹھیا اے ہنیرے دُور ہو گئے نے
میرا محبوب آیا اے ہنیرے دُور ہو گئے نے

قطاراں بن کے حُوراں ہین اس دے راہ دے وِچ کھلیاں
مُنّور ہو گئے رستے تے رَوشن ہو گیاں گلیاں

دِن میثاق دے رَبّ سچے نے آپ میلا دمنایا
سَب نبیاں دیاں رُوحاں داسی مجمع خُوب سجایا

سوہنے دے میلاد دا اُمڑ کے سَب نُوں ذکر سنایا
صائم پھر میلا دمنان دا سَب نُوں حُکم لگایا

اس لئے کہتا ہوں کہ!

سرکار دے اَج اَون دی گلّ بات کری جا

جنہے کملی و اسلے نوں ہے یاد کیتا
خُدا اوہدے گھر تائیں ہے آباد کیتا

ایسے واسطے!

سرکار دے اَج اَون دی گلّ بات کری جا

کہ

مِیلادِ محمّد کی خُوشیاں جو مناتے ہیں
اِک روز محمّد کے دربار جائیں گے

اس لئے کہتا ہوں کہ خُوش بھی ہوتے رہو اور مِیلاد پاک بھی کرتے رہو سب میرے ساتھ مل کر مِصرعہ دُہرائیں!

سرکار دے اَج اَون دی گلّ بات کری جا

سرکار مدینہ صلّی اللہ عَلَیہِ وَآلہٖ وسلّم کی آمد کا تذکرہ باعثِ خَیر و برکت ہے۔ جس گھر میں کملی والے آقا کے مِیلاد کی محفل سجتی ہو وہاں اللہ تعالیٰ اپنی خصُوصی رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اِس لئے شعر بھی ہے اور درس بھی ہے کہ!

سرکار دے اَج اَون دی گلّ بات کری جا

آمدِ مُصطفٰے مرحبا
گُلستاں کِھل اٹھا مرحبا

آئی موجِ صبا — مرحبا

آیا نُورِ خُدا — مُرحبا

جس نے مِل کر کہا — مُرحبا

اُس پہ رَبّ کی عطا — مُرحبا

کہہ دو مِل کر ذَرا — مُرحبا

نُور ہے چھا گیا — مُرحبا

کہہ دو مِل کر ذَرا — مُرحبا

سرکار آمد — مُرحبا

دِلدار کی آمد — مُرحبا

منٹھار کی آمد — مُرحبا

سردار کی آمد — مُرحبا

لَجپال کی آمد — مُرحبا

غمخوار کی آمد — مُرحبا

آقا کی آمد — مُرحبا

شہکار آمد — مُرحبا

مُولا کی آمد — مَرحبا

ملجا کی آمد — مَرحبا

ماوٰی کی آمد مرحبا

ہادی کی آمد مرحبا

ہے نُور کی آمد مرحبا

جس کو میلاد کی دِل سے ہُوئی خُوشی

اُس نے مِل کر کہا مرحبا مرحبا

کہ آج اِس کائنات میں دو جہان کے والی تشریف لائے۔

آج اِس کائنات میں ہم سَب کے آقا تشریف لائے۔

آج اِس کائنات میں ہمیں پالنے والے تشریف لائے۔

آج اِس کائنات میں ہمارے رَہبر تشریف لائے۔

آج اس کائنات میں ہمارا خالق سے تعلق جوڑنے والے تشریف لائے۔

آج اس کائنات میں تمام نبیوں کے اُفسر تشریف لائے۔

آج اس کائنات میں اللہ تعالیٰ کے محبوب تشریف لائے۔

اسی لئے ہر صاحبِ ایمان اور اللہ تعالیٰ کی وَحدانیّت پر اِیمان رکھنے والا خُوش ہے۔اور دُوسرے کو بھی یہی سَبق دے رہا ہے کہ!

سرکار دے اَج اُون دی گلّ بات کری جا

☆ چھوڑ دو دُنیاوی ذِکر۔

☆ چھوڑ دو بادشاہوں کے چرچے۔

☆ چھوڑ دو دَولت کی باتیں۔

☆ چھوڑ دو سیاسی گُفتگو۔

☆ چھوڑ دو کیچڑ اُچھالنا۔

☆ چھوڑ دو غلط باتیں کرنا۔

☆ چھوڑ دو فضُول گُفتگو کرنا۔ اور ہمارے ساتھ مل کر!

سرکار دے اَج اُون دی گل بات کری جا

☆ ذِکرِ میلاد رُوح کو سرشار کرتا ہے۔

☆ ذکرِ میلاد خزاں کو بہار کرتا ہے۔

☆ ذکرِ میلاد نفرت کو پیار کرتا ہے۔

☆ ذکرِ میلاد نیک اور اُبرار کرتا ہے۔

☆ ذکرِ میلاد جُرموں سے آزاد کرتا ہے۔

☆ ذکرِ میلاد مُوجبِ فضل وکرم ہے۔

☆ ذکرِ میلاد سُنّت ربِ کائنات ہے۔

☆ ذکرِ میلاد وجہِ چینِ حیات ہے۔

☆ ذکرِ میلاد حضُور کی آمد کی بات ہے۔

ذکرِ میلاد حسّان ابنِ ثابتؓ کی نعت ہے

ذکرِ میلاد سے رَاضی اللہ کی ذات ہے

اسی لئے میرا سبق ہے کہ!

سرکار دے اَج اُون دی گل بات کری جا

حضرت علامہ صائمؒ چشتی رحمتہ اللہ فرماتے ہیں!

ذکرِ میلاد سے گھر بار سنور جاتے ہیں

اِسی لئے کہتا ہوں!

سرکار دے اَج اُون دی گل بات کری جا

چاچا جان حبیب مرے دے پاک عبّاس پیارے

پڑھ میلا دُسنایا صائمؔ نبی دے وِچ دَربارے

اسی لئے کہتا ہوں!

سرکار دے اَج اُون دی گلّ بات کری جا

بَس ذکر نبی پاک دا دِن رَات کری جا

تو اَب اِسی ذکرِ میلاد کرنے کیلئے بڑی پُرکشش آواز کو پیش کرتا ہوں جن کی آواز واقعتاً دِل سے نکلتی ہے اور دِل پر اَثر کرتی ہے۔ میری مُراد آلِ رسول حضرت صاحبزادہ پیر سیّد تجمّل حُسین گیلانی ہیں اُن کی آمد سے قبل ایک زوردار نعرہ لگائیں۔

نعرۂ تکبیر۔

نعرۂ رسالت۔

نعرۂ حیدری۔

سیّد تجمّل حُسین شاہ صاحب۔

شاہ صاحب نے ہجر کے موضوع پر نعت شریف پڑھی۔

☆ ہجر ایک کیفیت کا نام ہے۔

☆ ہجر مُستی کا نام ہے۔

☆ ہجر ایک جذبے کا نام ہے۔

☆ ہجر محبوب کی یاد کا نام ہے۔

☆ ہجر تڑپنے کا نام ہے۔

☆ ہجر پھڑکنے کا نام ہے۔

☆ ہجر سنبھلنے کا نام ہے۔

☆ ہجر عطائے محبوب کا نام ہے۔

☆ ہجر وفائے عاشق ہے۔

☆ ہجر عشق میں جلنے کا نام ہے۔

ہجرِ محبوب قسمت والوں کو ہی ملتا ہے۔ ہجر ایک ایسی چیز ہے جو انسان کے عشق کو بلندی عطا کرتی ہے۔

ہجر ایک ایسی چیز ہے جو عاشق صادق کو آزمائش اور آزمائش میں کامیاب

کرتی ہے۔جب کسی کو ہجرِ محبوب ملتا ہے تو اس کو وہ رُوحانیت حاصل ہوتی ہے۔

وہ مقام حاصل ہوتا ہے۔

وہ دَرجہ حاصل ہوتا ہے۔

وہ مُرتبہ حاصل ہوتا ہے جو سینکڑوں سال کی عبادت کے بعد بھی شائد حاصل نہ ہوسکتا ہو۔جبھی عُشّاق کرام ہجر کو پسند فرماتے ہیں۔

حضرت سیدنا بلالِ حَبْشی سے بڑا عاشق کون ہوگا۔لیکن اُنہوں نے بھی مدینہ طیبہ کو چھوڑ دیا۔

طیبہ کی بہاریں چھوڑ دیں۔

بُطحا کے کیف آور نظارے چھوڑ دیئے۔

حَسنین کریمین کی بارگاہ سے مِلنے والی سعادتوں کو بھی قُربان کردیا۔

گُنبدِ خضریٰ کی پُر بہار رَونق کو چھوڑ دیا اور شام چلے گئے کیونکہ اَب ہجر کی ضرورت تھی۔اَب کیفیتِ ہجر کی اُڑان کو تبدیل کرنا چاہتی تھی۔اس لئے اُنہوں نے ہجر پر اپنے وِصال کو قربان کردیا۔

عزیزانِ گرامی!ہجر کی تعریف کیا کی جاسکتی ہے۔

☆ہجر مارتا بھی ہے جِلاتا بھی ہے۔

☆ہجر جلاتا بھی ہے اور ٹھنڈک بھی عطا کرتا ہے۔

☆ہجر برباد بھی کرتا ہے آباد بھی کرتا ہے۔

☆ہجر قید بھی کرتا ہے اور آزاد بھی کرتا ہے۔

☆ہجر صدا بھی ہے اور سدا بھی ہے۔

☆ہجر جفا بھی ہے اور وفا بھی ہے۔

☆ہجر عطا بھی ہے اور ادا بھی ہے۔

☆ہجر تڑپ بھی ہے اور چین بھی ہے۔

☆ہجر خزاں بھی اور بہار بھی ہے۔

ہجر ایک ایسا جذبہ ہے جس میں ہو تب بھی اس کے بارے میں صحیح الفاظ سے بتا نہیں سکتا۔ عاشقانِ کرام ہجر کی باتیں کرتے رہے۔ حضرت عبدالرحمان جامی رحمۃ اللہ علیہ ہجر اور محبوب کی بات اس انداز سے کرتے ہیں!

تنم فرسودہ جاں پارہ زِ ہجراں یارسول اللہ

آقا آپ کے ہجر میں میرا جسم ٹوٹا اور جان ٹکڑے ٹکڑے ہو چکی ہے۔

ہجر کی بات علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کرتے ہیں!

ہجر دے مارے اِنج پئے تڑفن جیویں مچھی پانیوں باہرا ے
اِکو ذکر تجن دا لب تے ہرے ہور نہ کوئی آہرا ے

آ محبوب تیرے باجھوں تجدی نہ بارات اے

ڈھل ڈھل اُتھر وہجر چہ آ قا رجھدی جاندی رات اے
حُسن تیرے دی منگن بیٹھا ہر منگتا خیرات اے
دِل وچہ بھانبڑ بلدا صائم ہنجواں دی برسات اے

اور ہجر میں محبوب کو آواز اِس انداز سے دیتے ہیں!

تُو طیّب تُو طاہر تے میں ہاں گُناہی
ہُکیویں آکھاں آرل مدینے دے ماہی

میرے پلّے اَزلوں پیا ہیسی رووَن
میں رُوواں تے گلیاں مِرے نال روون

کرم کر دے آپے حبیبِ اِلٰہی
کیویں آکھاں آرل مدینے دے ماہی

کرم کر کرم کر کرم کملی والے
تے صائم دا رکھ لے بھرم کملی والے
تیرے منگتیاں توں ملے کجکلا ہی

تو حضرات گرامی! آج کی یہ پیاری محفل بڑے اچھے اور احسن انداز سے جاری وساری ہے۔ اِس محفل کے منتظمین قابلِ صد مبارکباد ہیں جنہوں نے اتنی محنت سے محفل سجائی۔ خدا اِن کی محنت اپنی بارگاہِ مقدسہ میں قبول و منظور فرمائے آمین۔ اب آپ کے سامنے ایک ایسی آواز پیش کروں گا ☆ جس کی آواز میں ترنم ہے۔

☆ جس کی آواز میں تبسم ہے۔

☆ جس کی آواز میں جادو ہے۔

☆ جس کی آواز میں پیار ہے۔

☆ جس کی آواز میں محبت ہے۔

☆ جس کی آواز میں بلندی ہے۔

☆ جس کی آواز میں فراز ہے۔

☆ جس کی آواز میں نیاز ہے۔

☆ جس کی آواز میں سرور ہے۔

☆ جس کی آواز میں سوز ہے۔

☆ جس کی آواز میں گداز ہے۔

آپ حضرات یقیناً جان گئے ہوں گے میری مراد ماناں والا تشریف لانے والے مہمان نعت خوان جناب صاحبزادہ پیر سید مزمل حسین گیلانی شاہ

صاحب ہیں۔عزیزان گرامی!

سرکارِ مدینہ صلّی اللہ عَلَیہِ وَآلہٖ وسلّم کے مِیلاد کا ذِکر ہو رہا تھا۔ جب سرکارِ مدینہ صلّی اللہ عَلَیہِ وَآلہٖ وسلّم اِس کائنات میں تشریف لائے آسمان بھی جُھک جُھک کر سجدے کر رہا تھا۔ حُجرہ آمنہ سلامُ اللہ عَلَیہا کی طرف فرشتے بھی جوق در جوق حاضری کیلئے آ رہے تھے۔ کیونکہ یہ اُس شہنشاہِ معظم کی آمد کا وقت تھا جس کی خاطر ساری کائنات کی تخلیق کی گئی تھی۔ حضرت علامہ صائم چشتی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں!

آسماں جُھک گیا لامکاں جُھک گیا
لامکاں کا زمیں پر مکین آ گیا

دونوں عالم چمکنے دَمکنے لگے
کُنتُ کنزاً کا دُرِّ ثمین آ گیا

سر پہ کوثر کے مٹکے اُٹھائے ہوئے
حُور و غلماں ہیں مکہ میں آئے ہوئے

نُور میں سارے عالم کو ڈھالا گیا
ہر زماں ہر مکاں کو اُجالا گیا

دونوں عالم کی قسمت سنواری گئی
آج دُنیا پہ جنّت اُتاری گئی

مثل جس کی خُدا نے بنائی نہیں
جس کی بہنیں نہیں جس کے بھائی نہیں

جس کی دائی سی دُنیا میں دائی نہیں
وہ محمدؐ وہ عربی حسین آ گیا

جس کے جلووں سے سب کچھ بنایا گیا
جس کی خاطر زمانہ سجایا گیا

جس کو صائم امانت تھی سونپی گئی
وہ خُدا کا پیارا امین آ گیا

میلاد کا دِن اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ مقدّسہ میں بہت ہی خصوصیت کا حامِل ہے جبھی ساری کائنات میں بارہ ربیع الاوّل کے دن عجب بہار چھا جاتی ہے۔

ہر چہرہ مُسکراتا ہُوا نظر آتا ہے۔ ہر شخص کِھلا کِھلا نظر آتا ہے۔

آج کے دِن زمانہ سنوارا گیا

دونوں عالم کو صائمؔ نکھارا گیا

تو میلاد والے آقا۔ حضرت مُحمّد مُصطفےٰ صلّی اللہ عَلَیہِ وآلہٖ وسلّم کی بارگاہِ عالیہ میں خطاب کیلیے ہمارے پاس ایک ایسی قابِل قدر ہستی مَوجُود ہیں جو ہر جہت میں بیمثال ہیں۔ اگر ان کو ثانیٔ جناب محمد ابوبکر چشتی کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔

☆اِن کے واعظ میں ترنم بھی ہے۔

☆اِن کے واعظ میں نکات بھی ہیں۔

☆اِن کے واعظ میں اشعار بھی ہیں۔

☆اِن کے خطاب میں جولانی بھی ہے۔

☆اِن کے خطاب میں شعلہ بیانی بھی ہے۔

☆اِن کے خطاب میں حُسن و وجاہت بھی ہے۔

☆اِن کے خطاب میں کمال و جمال بھی ہے۔

☆اِن کا خطاب عقیدۂ اہلِ سُنّت کی صداقت کی بُرہان ہے۔

☆اِن کا خطاب اہلِ سُنّت کے اِصلاحی پہلوؤں کو اُجاگر بھی کرتا ہے۔ اور عشق

ومحبت کی دولت بھی عطا کرتا ہے۔

☆ اگر عشقِ رسول کی بات سُننی ہو تو اِن کے خطاب سے ملے گی۔

☆ اگر محبت رسول کا پرچار سُننا ہو تو اِن کا خطاب سُنیں۔

☆ اگر صحابہ کرام کی فضیلت سُننی ہو تو اِن کا خطاب سُنیں۔

☆ اگر ناموس اہلِ سُنت کی بات سُننی ہو تو اِن کا خطاب سُنیں۔

☆ اگر قرآن ودلائل چاہیں تو اِن کا خطاب سُنیں۔

اگر احادیث کے حوالہ جات کی تلاش ہو تو اِن کا خطاب سُنیں۔ تو تشریف لاتے ہیں اَحسن صِفات مُحترم المقام واجب الاحترام ہمارے راولپنڈی سے تشریف لانے والے مُعزز ومکرّم جناب صاحبزادہ مُحمد حسنات اَحمد چشتی صاحب مدظلہ

حضرات گرامی! جناب مُحمد حسنات صاحب بڑے ہی نُورانی واعظ سے ہمیں نُواز رہے تھے۔ اَب اِس محفل کے آخری ثنا خوان کو پیش کرنے سے قبل تشریف لاتے ہیں مُحترم جناب مُحمد حسنین صاحب۔ ماشاءاللہ حسنین صاحب نے محفل میں عجیب رنگ پیدا کر دیا ہے خُدا اِن کی عمر دراز فرمائے۔

اَب مُلکِ پاکستان کے مَعروف ترین نعت خوان کو پیش کرتا ہوں۔ یہ ویسے تو شاعرِ اہلِ سُنت جناب مُحمد علی ظہوری کے شاگرد ہیں لیکن ان کا

انداز اپنا ہے۔رباعی سٹائل کو متعارف کروانے کا سہرا بھی انہیں کے سر ہے۔میری مراد محترم المقام جناب محمّد سلیم صابری ہیں۔تو بلا تاخیر تشریف لاتے ہیں جناب محمد سلیم صابری صاحب۔

عزیزانِ گرامی آج کی محفل آستانہء چشتیہ رحمت ٹاؤن غلام محمّد آباد میں اِنعقاد پذیر ہے۔
یہ محفل ذکرِ مصطفےٰ سننے سنانے کیلئے سجائی گئی ہے۔
یہ محفل نُورانیت حاصل کرنے کیلئے سجائی گئی ہے۔
یہ محفل خالصتاً عشق رسول کے پرچار کیلئے سجائی گئی ہے۔
یہ محفل خُدا کی رحمتیں حاصل کرنے کیلئے سجائی گئی ہے۔
یہ محفل مدینہ طیبہ کے ذکرِ مبارکہ کیلئے سجائی گئی ہے۔
یہ محفل حضُور کی آمد کے حوالہ سے سجائی گئی ہے۔
یہ محفل ذوق ووجدان حاصل کرنے کیلئے سجائی گئی ہے۔
آج کی محفل میں ذکرِ خُدا ومحبوبِ خُدا ہوگا اِس محفل کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوگا۔قرآن کیا ہے۔حضرت علّامہ صائم چشتی رحمتہ اللہ علیہ فر فرماتے ہیں!

بکتاب اللہ کا حُسنِ مُعانی
محمّد مُصطفےٰ کی زندگانی

قُرآن کیا ہے!

رَبِّ کونین نے قُرآن کی ہر سُورت کو
نعت مُحمّد کا دِیوان بنا رکھا ہے

کیونکہ!

اُن کی صُورت پر بنی قُرآن کی سَب سُورتیں
اُن کے جلوے جانفزا قُرآن کے پارے ہو گئے

تو اَب اسی قُرآن پاک کی تلاوت حاصل کرنے کیلئے اس عظیم قاریٔ قرآن کو دعوت دوں گا جن کی آواز میں فیضان حضرت اَبُو مُوسیٰ اشعری کی جھلکیاں ہیں۔ہم سب کے جانے پہچانے قاری محترم المقام جناب قاری غُلام مُصطفےٰ نعیمی صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ تشریف لائیں اور قُرآن پاک کی نُورانیت کی تلاوت کی سعادت حاصل کریں۔جناب قاری غُلام مُصطفےٰ نعیمی صاحب۔

حضراتِ گرامی ! قاری صاحب نے سُورۃ بنی اسرائیل کی اِبتدائی آیات اور بعد میں سُورۃ الضُّحیٰ کی تِلاوت فرمائی۔سُورۃ بنی اسرائیل میں کملی والے آقا کے معراج پاک کا تذکرہ ہے۔معراج شریف سرکار مدینہ کا وہ معجزہ ہے جس کی مثل و نظیر چشمانِ تاریخ دیکھنے سے قاصر ہیں۔

معراج حضُور کی بُلندی کا حسین ذکر ہے۔جب سرکار

مدینہ صلّی اللہ عَلَیہِ وَآلِہ وسلّم ساری کائنات سے اُوپر عرش عُلیٰ سے بھی اُوپر لامکاں پر چلے گئے اور وہ قُرب حاصل فرمایا جس کا ذکر قُرآن پاک اس انداز سے کرتا ہے!

ثُمّ دَنیٰ فَتَدَلّٰی فکَانَ قَابَ قَوَسَین اَوْاَدْنیٰ۔

اللہ بہتر جانتا ہے

محمد شفیق مجاہد صاحب

حضرات گرامی!

آج لوگ اللہ کہتے ہیں۔ اللہ اللہ کرنے سے ہی اِسلام کے تسلیم کی تکمیل ہو جاتی ہے جب کہ یہ بات بالکل غلط ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کے ذِکر کے ساتھ حضور صلّی اللہ عَلَیْہِ وَآلہٖ وسلّم کا ذِکرِ مُبارک نہ ہوگا اس کا کوئی فائدہ نہیں۔

کیونکہ!

اللہ اللہ تو سکھ یاتری بھی کرتے ہیں
اللہ اللہ تو عیسائی بھی کرتے ہیں
اللہ اللہ تو یہودی بھی کرتے ہیں
اللہ اللہ تو مرزائی بھی کرتے ہیں

اَرے صرف اللہ اللہ کرنا ہی مقصودِ خُداوندی ہوتا وہ تو فرشتے بھی کرتے تھے اور ہم سے زیادہ پاکیزہ اور خشوع کے ساتھ اللہ اللہ کرتے تھے۔ خُدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جو شخص حُضور نبیٔ کریم صلّی اللہ عَلَیْہِ وَآلہٖ وسلّم کی بے اَدبی کا ارتکاب کرے اور ساتھ ساتھ اللہ اللہ کرتا رہے تو اگر سینکڑوں سال بھی اللہ اللہ کرے وہ بے دین ہے۔

☆ وہ مُنکر ہے۔

☆ وہ کافر ہے۔

☆ اور ہمارا اِس کے متعلق عقیدہ یہ ہے!

جو گُستاخ رسولِ کریم دا اے
اَیسے کسے بندے نوں مَن دے نیں

جس دے وچہ نہیں یار دا ذِکر صائم
اسیں ایسی توحید نوں من دے نیں

حضرات گرامی اگر حضور کی مُحبّت دِل میں نہیں تو خواہ جتنا مرضی اپنے آپ کو مُواحد کہتا رہے اس کا دعوی مواحد حدیث نہیں ہے۔ حُضور کی محبّت عین ایمان ہے۔ شاعر اسلام جناب مقصود مدنی فرماتے ہیں!

ایہو فیصلہ پاک قرآن دا اے

اوہنوں سند ایمان دی لبھنی ایں
جہڑا نبی تائیں مالک جان دا اے

شان نبی دا کر کے انکار ملاں
راہ ملیا دوزخ نوں جاندا اے

پھڑ یا پلا مقصود حضور دا اے

ڈُر لہہ گیا حشر میدان دا اے

تواب بارگاہ محبوبِ خُدا صلّی اللہ عَلَیہِ وَآلہٖ وسلّم میں نذرانۂ عقیدت کیلئے تشریف لاتے ہیں مُحترم المقام ثناخوان رسول جناب عَبد السّتار باجوہ صاحب۔

ماشا اللہ باجوہ صاحب نے سرکارِ مدینہ عَلَیہِ السّلام کے والدین کریمین طیّبین طاہرین عَلَیہم السّلام کا ذِکر کیا۔ میں حضُور کے دادا جان حضرت عبدالمطلب عَلَیہِ السّلام کی شان میں ایک رُباعی پیش کرتا ہوں۔ اس کے بعد سرکار کے والدین کریمین علیہم السلام کی بارگاہ سے میں کچھ نذرانہ پیش کرنے کی کوشش کروں گا۔

عبدالمطلب دی شان عظیم ویکھو

دادا جان اوہ میرے حضُور دے نے

عظمت وکھری مِلی اے جگ اندر

حامِل بنے اوہ نبی دے نُور دے نے

شان نبی دے دادا دی لکھن لگیاں

لرزے زاویے عقل شعور دے نے

نبی پاک دا اے خاندان اُچا
نجدی ایویں مقصود پئے جھور دے نے

حضراتِ گرامی!

حضور نبی کریم صلّی اللہ عَلَیہِ وآلہٖ وسلّم کے والدینِ کریمین شریفین مُطہّرین طیّبین طاہرین کی شانِ واقدس بیان کرنے سے ہماری زبانیں قاصر ہیں صاحبزادہ محمد لطیف ساجد چشتی فرماتے ہیں!

بڑی شان ہے والدِ مُصطفٰے دی
مِلی جِہنوں ہیسی امانت خُدا دی

کئی ساجد ایمان من دے نہیں ساجد
جِہدے صَدقے مِلنی ایں سانوں آزادی

☆ کون حضرت سیّدنا عبداللہ عَلَیہِ السلام۔
☆ جن کی پیشانی میں نُور مصطفٰے چمک رہا تھا۔
☆ کون حضرت سیّدنا عبداللہ عَلَیہِ السّلام۔ جو امینِ امانتِ خُدا تھے۔
☆ جن کی طہارت کی گواہی پُورا عرب تھا۔
☆ جو اللہ تعالٰی کا اِنتخاب ہیں۔

☆ جو بے مثل ولاجواب ہیں۔

☆ جن کا ذکر وجہِ ثواب ہے۔

☆ جن کا نام قاطعِ عذاب ہے۔

☆ جو سیّد حُسن شباب ہیں۔

☆ کون حضرت عبداللہ۔

☆ جن کا بچپن نہائت اعلیٰ ہے۔

☆ جن کی جوانی بے داغ ہے۔

☆ جن کی قُربانی مقبُول بارگاہِ خُدا ہے۔

حضرات گرامی ایک جُملہ میں شانِ حضرت عبداللہ سمیٹنا چاہتا ہُوں۔ حالانکہ وہ حضرت عبداللہ جن کی شان اقدس میں اگر لکھنا چاہوں تو کائنات کے صفحات قرطاس ختم ہو جائیں اور شانِ عبداللہ تحریر نہ ہو سکے۔ اُن کی شان صرف ایک جملے میں سناؤں گا اِنشا اللہ آپ کو ذوق آئے گا۔

یہ کائنات۔ یہ عالمین حضُور کے صدقہ میں ملے ہیں۔ اور حضور حضرت عبداللہ کے صدقہ میں ملے ہیں۔ آخری قطعہ پیش کر کے اگلے ثناُخوان کو دعوت دوں گا۔ پھر نعت کے بعد جناب سیّدہ آمنہ سلامُ اللہ علیہا کی شان واقدس میں ہدیۂ عقیدت پیش کروں گا۔ قطعہ ملاحظہ فرمائیں کہ یہ بات حضُور کے والد گرامی ہے!

رسولاں دے تارے دے وَالد دی گلّ اے

جہاں دے سہارے دے والد دی گلّ اے

ایہہ ساجد مُحبّاں دے لئی وڈّھی گلّ اے

خُدا دے پیارے دے والد دی گلّ اے

عزیزان گرامی!

اُب آپ کے سامنے ایک بہت ہی عظیم نعت خوان کو پیش کرتا ہوں۔ان کی آواز۔اُن کا انداز۔انکے فن کی غمازی کرتا ہے۔تو تشریف لاتے ہیں ہمارے مہمان نعت خوان صوفی محمد اشرف قادری صاحب!

نقیب محفل محترم جناب
محمد منظور محسن قادری

منظور محسن قادری

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ مَنْ لَا نَبِیَ بَعْدَہٗ
اَمّا بعد فَاعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم۔
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم۔
وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِلعَالَمِیْنَ صَدَقَ اللّٰہُ مَولٰنا العَظِیْم۔

رَبِّی شرح لی صَدْرِی وَ یَسّرلِی اَمْرِی
وَ حلل العقدۃ مِن لِسانِی یفقہ قولی

امداد کُن امداد کن از رنج و غم آزاد کن
دَر دین و دُنیا شاد کن یا غوثِ اعظم دستگیر

یا شیخ سیّد عبد القادر جیلانی شیاً للہ
یا شیخ سیّد عبد القادر جیلانی شیاً للہ

قابل صد عزت واحترام واجب الاحترام محترم المقام۔ ممتاز محقق دُنیائے علم وادب کی ممتاز شخصیت وطن عزیز کے نامور نعت گو شاعر جناب حضرت

علامہ صائم چشتی صاحب دامت برکاتہم العالیہ۔ علمائے کرام۔ نعت خوان عظام۔ دیگر خوش قسمت شرکائے محفل اللہ تعالیٰ کے خاص احسان اور توفیق کے ساتھ اور اس کے پیارے حبیب امام الانبیاء

☆ شاہ ہر دوسرا

☆ منبع جود و سخا

☆ بحرِ عطاء

☆ پیکرِ دلربا

☆ شاہکارِ خدا

☆ نور الھدیٰ

☆ مظہرِ ربّ العلیٰ

☆ برسر طور دعائے موسیٰ احمدِ مجتبیٰ جناب محمد مصطفٰے کریم صلّی اللہ علیہ وآلہ

☆ وسلم نوازشوں رحمتوں اور برکتوں کے ساتھ اور محبوب العارفین حجۃ

☆ الکاملین افضل الزاہدین

☆ سلطان السلاطین

☆ شہنشاہِ ولائت

☆ مرکزِ مقامِ غوثیت

وقطبیت

☆غوث صمدانی

☆محورِ مقام

☆عالم ربانی

☆شہبازِ لامکانی

میراں محیّ الدین محمد عبدالقادر الجیلانی الحسنی والحسینی احمد جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیضان وکرم سے جھنگ بازار فیصل آباد میں ذکرِ خدا۔ ذکرِ حبیبِ خدا اور اللہ کے پیارے حبیب کی پیاری آل کا ذکر کرنے کیلئے حاضر ہوئے ہیں۔

ایک ایک پل قیمتی ہے۔

ایک ایک گھڑی قیمتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں محفل نعت میں باادب بیٹھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس باادب حاضری کے صدقے اللہ تعالیٰ ہمیں زیارتِ حرمین شریفین سے مشرف فرمائے۔

اللہ کے پاک گھر کو دیکھنا نصیب ہو۔

اللہ کے پیارے حبیب کے دربارِ عالیہ کی زیارت نصیب ہو۔

حضرات محترم ایک بات اور ایک وعدہ آپ نے مجھ سے کرنا ہے میں زیادہ لمبی بات نہیں کروں گا۔ بس یہی عرض کروں گا کہ جھنگ بازار میں

بیٹھے ہیں دَورانِ تلاوت اور دَورانِ نعت آپ کی طرف سے سُبحان اللہ کی صداؤں میں اور دُرود پاک کی صَداؤں میں کمی نہیں آنی چاہئے۔

☆ چاند کو چاندنی عطا کرنے والے۔

☆ سُورج کو رُوشنی عطا کرنے والے۔

☆ پھلوں کو حلاوت بخشنے والے۔

☆ گلوں کو شگفتگی عطا کرنے والے۔

☆ کائنات کو رنگ و نور عطا کرنے والے۔

☆ اِنسان کو عقل و شعور عطا کرنے والے۔

پاک پروردگار کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اُس نے ہمیں اِنسانوں میں پیدا کیا پھر اسی ذات بابرکات کا ہم پر اِحسانِ عظیم یہ ہے کہ اُس نے ہمیں اپنے

☆ پیارے حبیب

☆ رسولِ مُعظّم

☆ شفیعِ مُعظّم

☆ فخرِ آدم و بنی آدم

☆ والئی عَرب وعجم

☆ قاسمِ زَم زَم

☆ اُمّی لقب

☆ ہاشمی نسب

☆ احمد مجتبےٰ جناب محمد مصطفےٰ کریم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی پیاری اُمت میں پیدا کیا۔

حضرات کوئی کسی کو اپنا محبوب نہیں دیا کرتا۔ یہ اللہ تعالی کا ہم پر احسانِ عظیم ہے۔ آج کی مُقدس نُورانی رُوحانی وجدانی اور کیف آور محفل کا آغاز قرآنیہ آیاتِ مُقدسہ سے ہوگا۔ جیسا کہ آپ حضرات کو معلوم ہے کہ آج کی یہ محفل جس کی صدارت ممتاز محقّق وطنِ عزیز کے نامور نعت گو شاعر دُنیائے علم و ادب کی مُمتاز ہستی واجب الاحترام مُحترم المُقام حضرت علّامہ صائم چشتی صاحب دامت برکاتہم العالیہ فرما رہے ہیں۔

حضرات قُرآنی آیات کا اعجاز ہے کہ جب بھی پڑھی جائیں۔ جہاں کہیں بھی پڑھی جائیں۔ قُرآنی آیات سماعتوں کی راہگزر سے ہوتی ہوئی دِل کی گہرائیوں تک پہنچ جاتی ہیں۔ اور جب کوئی قاری صاحب قرأت کے اُصولوں کو مدِّنظر رکھتے ہوئے تلاوتِ قُرآن پاک میں مصروف ہوں تو حاضرین یُوں محسوس کرتے ہیں کہ آسمان سے مقدّس نغمات کی بارش ہو رہی ہے۔

ہمارے درمیان قرات کی دُنیا کے نامور قاری موجود

ہیں جو میرے محبوب قاری ہیں ان کے مُتعلق یہی عرض کروں گا کہ سنگاپور میں ہونے والے بین الاقوامی مقابلۂ حُسنِ قرأت میں اُنہوں نے وطن عزیز کی نمائندگی کرتے ہوئے اوّل پوزیشن حاصل کی۔ قُرآنی آیاتِ مُقدّسہ کی تِلاوت کی سعادت حاصل کریں گے۔ قِرأت کی دُنیا کے نامور قاری جناب قاری کرامت علی نعیمی صاحب۔

حضرات گرامی قدر! قرات کی دُنیا کے نامور قاری جناب قاری کرامت علی نعیمی صاحب قُرآنی آیات کی تلاوت کا شرف حاصل کر رہے تھے۔ حضرات آپ نے بھی محسوس کیا کہ جیسے قاری صاحب ایک ایک حرف کو لیکر ترنّم کی لڑی میں پرو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی زبان میں مزید حلاوتیں اور ان کے علم وعمل میں بُرکتیں عطا فرمائے۔

اَب سلسلہ شروع ہوتا ہے کائنات کی عظیم ترین ہستی جنہوں نے بیگانوں کو اُپنا بنایا۔ غیروں کو سینہ سے لگایا۔ حتّی کہ جان کے دُشمنوں کو اَمان بخشی۔ اور اُپنے دُشمنوں کے نیچے چادریں بچھا بچھا کے اُن کا اِس اَنداز سے اِستقبال کیا کہ چشمِ اَفلاک نے اِس سے پہلے اَیسا منظر نہ دیکھا تھا۔ پیارے آقا کی مِدحت کا سِلسلہ شُروع ہوتا ہے۔

لائق حمد خُدا احمد ہے خُدا کیلئے

زمانہ سارا بھکاری خُدا عطا کیلئے

یہ بزمِ عشق سنواری گئی ثنا کیلئے

ثنا بنی ہے ازل سے ہی مُصطفےٰ کیلئے

☆رحمتہٌ للعالمین۔

☆شفیع المُذنبین۔

☆طیبہ کے مکین۔

☆عرش کے مسند نشین۔

☆طٰہٰ ویٰسین۔

☆اُمّی لقب۔

☆ہاشمی نسب۔

احمدِ مجتبےٰ محمد مُصطفےٰ کریم صلّی اللہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسلّم کے حضور نذرانہء نعت کیلئے لاہور سے تشریف لائے ہوئے معزز نعت خوان جناب محمد رمضان شکوری صاحب تشریف لاتے ہیں۔

جمال بن کے دلوں کو جو بخشا ہے سکوں

جلال بن کے جو بدر و اُحد میں آتا ہے

نبی کے ذکر سے گُلشن فروغ پاتا ہے

نبی کے ذِکر سے ہر پھول مُسکراتا ہے

حضرات اب بارگاہِ حبیبِ خُدا میں نذرانہ ءنعت کیلئے مُحمّد فارُوق چشتی صاحب تشریف لائیں گے۔ حضرات آمد مُصطفٰے کی خُوشی میں ذکرِ مصطفٰے کی سجی سجائی محفل میں جناب مُحمّد فاروق چشتی صاحب کچھ اِس انداز سے نعت پڑھ رہے تھے کہ!

جیسے بُلبل چہک رہا ہو ریاضِ رسول میں

حضرات یہ محفل میرے آقا کی آمد کی خُوشی میں سجائی گئی ہے۔

☆ ہوا انوکھے اُنداز سے چل رہی تھی

☆ پُوچھا اے ہوا تیرا اُنداز پہلے تو اَیسا نہ تھا؟

☆ تجھے انداز اَدب کِس نے سِکھا دیئے؟

☆ سُورج سے پُوچھا۔ اے آفتاب بتا تیری کرنیں کِسے جُھک جُھک کے سلام کر رہی ہیں؟

☆ چاند سے پُوچھا اے ماہتاب آج تیری چمک کو کِس کے تلوؤں کی چمک شرما رہی ہے؟

☆ چمن میں گئے گُلوں سے پُوچھا۔ اَے گُلو آج تُمہاری رنگت اِتنی نِکھری نِکھری کیوں ہے۔ سبھی نے ایک جواب دیا!

خُوشی ہے آمنہ کے لال کے تشریف لانے کی

☆ میرے آقا اس دُنیا میں تشریف لائے۔

☆ چمنستانِ دَہر میں بہار آ گئی۔

☆ دُنیا بقعہءِ نور بَن گئی۔

وہ لوگ جوم۔ مصائب و آلام کی زندگی بسر کر رہے تھے میرے آقا نے اُن کے دکھوں کو مٹا کر اُن کی شام غریباں کو صُبح بہاراں میں بدل دِیا۔

☆ جِن و بَشر۔

☆ شَجر و حَجر۔

☆ برگ و ثمر۔

کائنات کا ذرہ ذرہ آمد مصطفٰے کی خُوشی میں جھُوم اُٹھا اور حرفِ تہجی بھی پکار اُٹھے!

☆ الف نے کہا۔	اللہ کے پیارے آ گئے
☆ ب نے کہا۔	بے سہاروں کے سہارے آ گئے
☆ پ نے کہا۔	پاسبانِ دو عالم آ گئے
☆ ت نے کہا	تاجدارِ مدینہ آ گئے
☆ ث نے کہا۔	ثروتِ کون و مکاں آ گئے
☆ ج نے کہا۔	جنّت کے والی آ گئے

☆ح نے کہا۔ حبیبِ خُدا آ گئے

☆خ نے کہا۔ خاتم الانبیاء آ گئے

☆د نے کہا۔ دُکھوں کے دُکھ مٹانے والے آ گئے

☆ذ نے کہا۔ ذاتِ حق کے پیارے آ گئے

☆ر نے کہا۔ رحمتِ دو جہاں آ گئے

☆ز نے کہا۔ زُہد و تقویٰ کے عالی نشاں آ گئے

☆س نے کہا۔ سرورِ انبیاء آ گئے

☆ش نے کہا۔ شاہِ ارض و سما آ گئے

☆ص نے کہا۔ صادق امین آ گئے

☆ض نے کہا۔ آج ضامن جنّت آ گئے

☆ط نے کہا۔ طلعتِ نورِ خُدا آ گئے

☆ظ نے کہا۔ ظلمتیں مٹانے والے آ گئے

☆ع نے کہا۔ عشقِ الٰہی کے ترجمان آ گئے

☆غ بولی آج۔ غائتِ دو جہاں آ گئے

☆ف نے کہا۔ فقر و غنا کی سراپا تصویر آ گئے

☆ق نے کہا۔ قاسمِ کوثر آ گئے

☆ک نے کہا۔ کائنات کے مرکز و محور آ گئے

☆ل نے کہا۔ لطف وعنایت کے پیکر آ گئے

☆م نے کہا۔ محسنِ انسانیت آ گئے

☆ن نے کہا۔ آج نُورِ اَزل آ گئے

☆و۔ وَالضحیٰ والے مُکھڑے پر قُربان ہو ہو کر کہہ رہی تھی کہ آج وجہِ تخلیق دو جہاں آ گئے۔

☆ہ۔ کہہ رہی تھی آج ہادئی کون ومکاں آ گئے۔

☆دونوں یے آمدِ مُصطفےٰ کی خُوشی میں گلے مِل مِل کے ایک دُوسری کو مُبارکباد دیتے ہوئے کہہ رہی تھیں کہ آج یثرب کو مدینہ منوّرہ اور طیبہ مُطّہرہ بنانے والے آ گئے۔

مُحمد مُصطفےٰ آئے بہاروں پر بہار آئی
زمیں کو چُومنے جنّت کی خُوشبو بار بار آئی
وہ آئے تو مُنادی ہوگئی صائم زمانے میں
بہار آئی بہار آئی بہار آئی بہار آئی

سَخا بن کر وَفا بن کر کرم بَن کر عَطا بن کر
خُدا کا نُور اُترا آسماں سے مُصطفےٰ بن کر

حاضرین کرام۔اب ملتان سے تشریف لانے والے نعت خوان جناب "عبدالجبّار قادری صاحب" سے گزارش کروں گا کہ تشریف لائیں۔"عبدالجبّار قادری صاحب قاری عنائت اللہ چشتی صاحب اور شہباز قمر فریدی صاحب کے اُستاد ہیں۔جب یہ نعت شریف پڑھتے ہیں تو سرو سرور محفل میں مُدغم ہوتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔

ملتان سے تشریف لائے ہوئے مہمان نعت خوان

جناب عبدالجبار قادری صاحب مدحت سرائی کا شرف حاصل کر رہے تھے۔اَب جناب نصیر احمد صاحب معصُومانہ اَنداز میں نعت شریف پیش کریں گے۔آپ انہیں سُنیں گے تو محسوس کریں گے کہ ان کا انداز کیسا ہے۔

حضراتِ گرامی !

اَب فیصل آباد کی معروف آواز صاحبزادہ سیّد تجمل حسین گیلانی شاہ صاحب سے گزارش کروں گا کہ تشریف لائیں اور آپ سب حضرات شاہ صاحب کے ساتھ مِل کر نعت شریف پڑھیں گے تو بڑا لُطف اور کیف آئے گا۔حضرات آپ نے بھی محسوس کیا میں نے بھی محسوس کیا کہ شاہ صاحب کو پڑھتے ہوئے میں نے دیکھا کہ حاضرین کا اشکوں سے وضو ہو رہا ہے اور یہی قبولیّت کی گھڑیاں ہوتی ہیں۔

آنسوؤں کا تسلسل بھی عطائے رسول ہے۔اب میں درخواست کروں گا کہ کوئٹہ سے تشریف لانے والے معزز مہمان جناب عبدالمجید سندھو صاحب سے ان کا تعارف اس انداز سے کروانا چاہوں گا کہ ان کے نام کو قوافی سے ملاتا ہوا انہیں دعوت دوں گا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ حافظ ومعید ہے
مدینہ طیبہ شہرِ سعادت وسعید ہے

جشنِ میلاد مسلمانوں کی عید ہے
حضور کے غلام کیلئے جنت کی نوید ہے

جس نعت خوان کو دعوت دینے والا ہوں یہ غلام بابا فرید ہے نام کے لحاظ سے عبدالمجید ہے۔تو تشریف لاتے ہیں عبدالمجید سندھو صاحب اور ہدیۂ عقیدت بحضور سرورِ کائنات پیش کرتے ہیں۔

رسولِ اکرم کی ہے یہ محفل ادب سے دامن بچھا کے بیٹھو
ہے جن کی محفل وہ آ رہے ہیں دلوں کے رستے سجا کے بیٹھو

ہے گرچہ ذرّہ حقیر صائم مگر ہے اُن کا فقیر صائم
ہے اُن کے جلوے کی گر تمنّا تو میری آنکھوں میں آ کے بیٹھو

تو اُب محفل کے آخری نعت خوان جناب حافظ محمد طاہر رحمانی بجلی صاحب کی بارگاہ میں درخواست کروں گا کہ تشریف لائیں اور اپنے مخصوص اَنداز سے مدحت سرائی کی سعادت حاصل کریں۔

حافظ صاحب کی آواز پُرسوز ہے

حافظ صاحب کا اَنداز نِرالا ہے

حافظ صاحب جب نعت شریف پڑھتے ہیں دِل سے پڑھتے ہیں اور دِل سے نِکلنے والی آواز پُراثر ہوتی ہے۔ محفل جس مقام پر پہنچ چکی ہے اُسی سے محفل کی قبولیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اَب حافظ صاحب ہمیں نعت شریف سے رُوحانیت کا تقدّس عطا فرمائیں گے اس کے بعد صلواۃ و سلام ہوگا۔

عزیزانِ گرامی ۔ آج کی محفل کو جس انداز سے سجایا گیا ہے میں اس پر اُنجمن غوثیہ صدیقیہ کے تمام اُراکین عہدے داران اور معاونین کو مبارکباد اور تحسین و آفرین پیش کرتا ہوں۔ اُنہوں نے سرکار کے ذکر کی محفل سجائی ہے خُدا ان کے مقدّر سجادے۔ اور ساتھ ہی میں نے آپ سے گزارش کرنی ہے کہ!

رسُولِ اکرم کی ہے یہ محفل اُدب سے دامن بچھا کے بیٹھو

ہے جن کی محفل وہ آرہے ہیں دِلوں کے رستے سجا کے بیٹھو

فضا جو ساری مہک اٹھی ہے سواری آقا کی آ رہی ہے
مطارِع اُلفت کرو نچھاور دِلوں کی دولت لُٹا کے بیٹھو

مُجھ پر شفقت کرتے ہوئے میرے معاون نقیب جناب ضمیر فاطمی صاحب نے مُجھے وہ وقت دیا ہے جو کہ بہت ہی قیمتی وقت ہے۔

نِکلے خلوصِ دِل سے جو وقت نیند شب
اِک آہ اِک صدی کی عبادت سے کم نہیں

اَب میں جِس عظیم نعت خان کو دعوت دے رہا ہوں اُن کے مُتعلق یہ عرض کروں گا!

مطارِع عشقِ نبی ہے میسّر اور ثنا خوانی
یہ دونوں نعمتیں دونوں جہاں کی کامرانی ہیں

تخیّل کی جولانی اور انداز ہے طوفانی
وجودِ عشق و مستی کی یہی زِندہ نشانی ہیں

شرف حاصل ہے اِن کو حضرت حسّان کی سُنّت کا
کہ ہیں یہ عاشق حسّان اِسی باعث حسّانی ہیں

شرف ہوں گے بزمِ نعت میں اب مدحِ پیمبر سے
وہ حافظ ہیں وہ طاہر ہیں وہ بجلی ہیں رحمانی ہیں

جناب حافظ طاہر رحمانی بجلی صاحب مدحتِ مُصطفٰے بارگاہِ رِسالت میں پیش کریں گے۔

مُحترم حاضرین آج کی اِس بابرکت محفل میں جو کہ انجمن غوثیہ صدّیقیہ کے عُہدداران اور اراکین نے بڑی محنت اور حُسنِ انتظام سے سجائی ہے اِس عظیم محفل کی صدارت ممتاز نعت گو شاعر جناب الحاج غُلام فرید فریدی صاحب فرما رہے ہیں۔ میں یُوں عرض کروں گا کہ یہ مرد قابل قدر بھی ہیں اِنہوں نے کتاب المعراج جو نعتیہ کلام پر مُشتمل ہے اِس کتاب کی خصوصیّت ہے کہ اِس میں حُضور کے شمائل کا بیان ہے۔

آقا کے خصائل کا بیان ہے۔

حضور کے فضائل کا بیان ہے۔

اِس کتاب میں حضور کی شان وعظمت اور معجزات کا بیان ہے۔

محترم حاجی غلام فرید فریدی صاحب نعتیہ محافل کروانے والوں کی سرپرستی فرماتے ہیں۔ حوصلہ افزائی کرتا ہوں۔ میں یوُں عرض کروں گا کہ اِنہوں نے مُجھ حقیر اِنسان کی جو حوصلہ افزائی کی ہے میرے دل میں

ان کی بہت قدر ہے۔اور کتاب المعراج کے حوالہ سے عرض کروں گا کہ

عُرش سے نُور چلا اور حرم تک پہنچا
سلسلہ میرے گناہوں کا کرم تک پہنچا

تیری معراج کے تُو عرش بریں تک پہنچا
میری معراج کہ میں تیرے قدم تک پہنچا

اب ساہیوال کی ایک سریلی آواز پیش کرتا ہوں۔اِن کے متعلق یوں عرض کروں گا!

نعت اِن کا ماضی مُستقبل اور حال ہے
اِس کے دِل میں عشقِ مُصطفوی کا بال ہے
وہ وَاقفِ رمُوزِ سُر و تال ہے
نام کے لحاظ سے شاہد کمال ہے
عاشقِ درودِ رسول کا لازوال ہے
رہتا ہے جس جگہ وہ ضلع ساہیوال ہے
توَصیفِ مُصطفےٰ ہے لبُوں پر سجی ہوئی
وہ نعت خوان حضور کا شاہد کمال ہے

جناب شاہد کمال صاحب تشریف لائیں گے!

☆ جب سے ہمارے آقا و مولی!

☆ اِمام الانبیاء۔

☆ شاہِ ہر دوسرا۔

☆ منبعِ جُود و سخا۔

☆ بحرِ عطا۔

☆ پیکرِ دلربا۔

☆ شہکارِ خُدا۔

☆ باعثِ ارض و سماں۔

☆ احمدِ مجتبےٰ۔

جناب محمد مصطفےٰ کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حُسن کا پیکرِ اتم بن کر منصب شہُود پر جلوہ فگن ہوئے ہیں۔ آپ کی ہر ہر اُدا مشتاقانِ دین کو دعوت نظّارہ دے رہی ہے۔ عہدِ رسالتمآب سے لیکر آج تک ہر دَور کے شعرا نے حضور کے اِعجازِ حُسن کے بارے میں لکھا۔

☆ کسی نے آپ کے رَنگ و نزہت کے بارے میں لکھا۔

☆ کسی نے حُسن و جمال کے بارے میں لکھا۔

☆ کوئی میرے آقا کے تناسب اعضا پر نثار ہے۔

کوئی تکلّم پر جان نچھاور کر رہا ہے۔ اور کوئی تبسّم پر قُربان ہے۔ کیونکہ آپ شہکارِ خُدا ہیں۔

وَرَفَعنَا لَکَ ذِکرَکَ کا چمکتا سہرا
یَدُاللّٰہِ فَوقَ اَیدِیھِم کا چمکتا گجرا

یَدُاللّٰہِ فَوقَ اَیدِیھِم کے گورے گورے ہاتھ۔ میں یوُں کہوں گا کہ سارا زمانہ میرے آقا کے قدَ وقامت پر نثار ہے۔ پنجابی کے ایک شاعر کہتے ہیں!

جتھے یار پیر دھر دا او تھےُ اگدا سرو دا بوٹا

قدَ کا ٹھ سوہنا تے بنتر بنا وٹ
ہوئی ختم سوہنے تے ساری سجاوٹ

مصوّر نے ما سا کسر نہیں سی چھڈّی
بڑی رِیجھ دے نال تصویر کھچی

حسیناں جمیلاں دا مُنہ موڑ دتا
محمدّ بنا کے قلم توڑ دتّا

میں یوں عرض کروں گا!

مظہر اللہ دے نور دا نبی میرا سوہنا آپ سرکار توں وڈھ کوئی نہیں
قسم رب دی میرے حضور ورگی کسے نبی دی آل تے جدّ کوئی نہیں

جہڑا اوس بے عیب چوں عیب لبھے اوہدے نال دا ہور مرتد کوئی نہیں
اجمل ہر شے دی ہندی اے حد کوئی کملی والے دی شان دی حدّ کوئی نہیں

ایک شعر عرض کرتا ہوں آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محفل پاک کے بارے میں!

عجب ان کی محفل کا عالم ہے انور
کہ چاروں طرف ہیں فضائیں معطّر

اِدھر رُخ سے احمد نے پردہ اُٹھایا
اُدھر شاعروں نے قلم توڑ ڈالے

حضرات پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکرِ جمیل کی محفل سجی ہوئی ہے۔

☆ ابروئے مصطفٰے کی بات ہو رہی ہے۔

☆رُوئے مصطفےٰ کی بات ہو رہی ہے۔

☆کوئے مصطفےٰ کی بات ہو رہی ہے۔

☆شہرِ مُصطفےٰ کی بات ہو رہی ہے۔

لکھ لو کی گلاں کرن پئے دُنیا دے ہر ہر شہر دیاں

جہناں نے مدینہ ویکھ لیا اوہ نظراں کتے نہیں ٹھہر دیاں

حاضرین گرامی اللہ کے پیارے حبیب کے حضور نذرانہ نعت پیش کرنا بہت بڑی سعادت ہے۔

☆کہیں حضرت حسان ابنِ ثابت نوازے جا رہے ہیں

☆کہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نوازے جا رہے ہیں

☆کہیں شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ نوازے جا رہے ہیں

☆کہیں بریلی کے تاجدار امام اہلسنّت نوازے جا رہے ہیں۔

شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ نے تین مصرے لکھے تھے!

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ

کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ

حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ

چوتھا مصرعہ نہیں بن رہا تھا۔ شعراء جانتے ہیں کہ جب شعر مکمل نہ ہو رہا ہو تو

شاعر پر کیا بیتتی ہے۔ چوتھا مصرعہ بن نہیں رہا تھا کہ خواب میں شہنشاہ کون و مکاں۔ مُرسلِ مُرسلاں احمد مُجتبےٰ جناب محمد مُصطفٰے اکرم صلّی اللہ عَلَیہِ وَآلہٖ وسلّم تشریف لے آئے۔ سعدیؒ نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا۔ حضُور تین مصرعے بن چکے ہیں چوتھا مصرعہ نہیں بن رہا۔

بَلَغَ العُلیٰ بِکمالِہٖ

کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ

حَسُنَتْ جمیعُ خِصالِہٖ

پیارے کملی والے آقا احمد مُجتبےٰ محمد مُصطفٰے صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

سعدی کہہ وصلّوا عَلَیہِ وَآلِہٖ

حضرات گرامی میں عرض کر رہا تھا کہ کملی والے آقا کے حضُور نذرانۂ نعت پیش کرنا بہت بڑی سعادت ہے۔

مینوں پُچھیا جدوں نکیراں نے دس کیہڑے عمل کمائے نے

آکھاں گا نعتاں پڑھدا ساں کوئی کیتیاں ہور کمائیاں نہیں

یہ غم نہیں ہے کہ روزِ حساب کیا ہو گا

میں نعت پڑھتا ہوں مُجھ پر عذاب کیا ہو گا

میرے تو ہاتھوں میں ہو گا حضور کا دامن
میرے گناہوں کا اس دن حساب کیا ہو گا

پوچھیں گے جب نکیر تو کہہ دوں گا بر ملا
حاضر ہوا ہوں نعت کا عنوان لیئے ہوئے

ایک جگہ حضرت علاّمہ صائم چشتی فرماتے ہیں!

ہے تو بھی صائم عجیب انسان جو روزِ محشر سے ہے ہراساں
ارے تو جن کی ہے نعت پڑھتا وہی تو لیں گے حساب تیرا

میں نعت پڑھتا ہوں مجھ پر عذاب کیا ہو گا
اور میرے تو ہاتھوں میں ہو گا حضور کا دامن

میرے گناہوں کا اس دن حساب کیا ہو گا
درود و پاک کا میں ورد ہی نہ چھوڑوں گا

میں اپنے آقا کے قدموں سے لگ کے بیٹھوں گا
حضور ہوں گے تو مجھ پر عتاب کیا ہو گا

کیونکہ یہ آرزو نہیں کہ دُعائیں ہزار دو
بس پڑھ کے نبی کی نعت لحد میں اتار دو

بارگاہِ خیر الوری میں نذرانہء نعت کیلئے میں دعوت دیتا ہوں میانوالی سے تشریف لانے والے مہمان نعت خوان جناب قاری عنائت اللہ چشتی صاحب۔ان کے انداز میں قاری زبید رسول اور حاجی شبیر احمد گوندل صاحبان کی جھلک نظر آتی ہے۔ان کی آواز میں طائرِ گلستانِ رسول کی چہک محسوس ہوتی ہے۔تو تشریف لاتے ہیں محترم المقام جناب قاری عنائت اللہ صاحب۔

☆

نقیب محفل محترم جناب
مرزا محمد لطیف

محمد
مرزا لطیف چشتی

سامعینِ کرام مُبارک ہو اہلسنت وجماعت کو کہ وہ جگہ جگہ محافل میلاد کا انعقاد کر کے خالق کائنات کے احکام کی پیروی کر رہے ہیں۔ یعنی کملی والے آقا مُصطفےٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعریف کر رہے ہیں۔

☆ آقا کی مدحت سرائی کر رہے ہیں۔

☆ محبوب کی ثناخوانی کر رہے ہیں۔

☆ حضور کی نعتیں پڑھ رہے ہیں۔

☆ مدنی کو سلام بھیج رہے ہیں۔

بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا معنی ہی یہی ہے کہ جن کی بہت زیادہ تعریف کی جائے۔ کائنات کا ذرہ ذرہ آپ کی تعریف میں رطب اللسان ہے اور کیوں نہ ہو!

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے تیرا ذکر ہے اُونچا تیرا

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

تو سامعین کرام اب میں اس ولی کامل کے صاجزادے کو دعوت سخن دے رہا ہوں جن کو اللہ تعالی نے ایسے ایسے ہیرے عطا کیئے۔

☆ کوئی مُناظرِ اسلام بن گیا۔

☆ کوئی مدرّسِ اسلام بن گیا۔

☆ کوئی اُستاذُ العُلما بن گیا۔

☆ کوئی زینت القرا بن گیا۔

☆ کوئی فخرِ اہلسنت بن گیا۔

☆ کوئی مفسّرِ اہلِ سُنّت بن گیا۔

اور میرے آقائے نعمت حضرت علامہ صائم چشتی دامت برکاتہم قدسیہ فرماتے ہیں!

امینِ دینِ احمد قُطب عالم ہیں ولی گر ہیں
محدّث مُفتیٔ اعظم ہیں سچّائی کا پیکر ہیں
ہے گھر سارا ہی ان کا دین کی تبلیغ کا مرکز
رسول پاک کی سُنّت کا صائم عین مظہر ہیں

تو سامعین کرام! تشریف لاتے ہیں وارث مسلکِ حسان۔

☆ فخر قرا و نعت خوانان پاکستان۔

☆ جانشینِ واقفِ رموزِ عرفان۔

☆ عاشقِ محبوبِ رحمان۔

☆ خطیبِ پاکستان۔

حضرت علّامہ مولنا قاری مسعود احمد حسان۔

میرے محبوب کا میلاد منانے والو
خُوش تم پر خُدا بزم سجانے والو
تُم کو پیغام مدینے سے ہے آنے والا
ہوگیا تُم پہ کرم نعت سُنانے والو

☆ سامعین کرام یہ محفلِ بشیر ونذیر ہے
☆ یہی وجہ ہے کہ ہر طرف تنویر ہی تنویر ہے
☆ جو ذکرِ محبوب کرے وہ باعثِ توقیر ہے

آنے والا ننھا منھا نعت خوان صاحبزادہ مُحمد نصیر ہے۔ تشریف لاتے ہیں جناب صاحبزادہ نصیر احمد چشتی آف لالیاں۔

سامعین کرام جس کی یہ محفل مقدّس ہے وہ خُود ہی ناطق ہے خود ہی منطوق ہے۔

وہ شہنشاہ کائنات محبوب خالق ومخلوق ہے

آنے والا نعت خوان پروانۂ شمع رسالت مُحمّد فاروق ہے

محفل کو دیکھ کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ عشق ومحبت کا بحرِ زخار ٹھاٹھیں مار رہا ہے اور ہر نعت خوان اس میں بصورتِ نور کی کشتی ہے سے آنے والے نعت خوان کا نام محمد فاروق چشتی ہے۔

ہمارے غوث کے فیضان کا جواب نہیں
جناب غوث کے بندوں پہ کچھ عتاب نہیں
حساب اُن کے تصرف کا کیا لگے صائم
کہ جن کے دھوبی کو دینا پڑا حساب نہیں

سامعین کرام!

نعتِ رسول صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے کھل جاتی دل کی کلی ہے
یوں محسوس ہو رہا ہے کہ ہر اک نگاہ میں مدینے کی گلی ہے

حقیقت یہ ہے کہ یہ محفل محفلِ غوثِ جلیؒ ہے
ہم سب کو حاصل فیضانِ مولا علیؓ ہے

اب جس کو دعوت نعت دے رہا ہوں اُس کا نام لیاقت علی ہے۔

یارسول اللہ کے نعرے لگاتے جائیں گے
دُھوم میلادِ محمد ہم مچاتے جائیں گے
نعت خوانی موت بھی ہم سے چھڑا سکتی نہیں
قبر میں بھی مصطفےٰ کے گیت گاتے جائیں گے

سامعین کرام!

☆ یہ سجی سجائی محفلِ شاہِ ذمن ہے
☆ اِس لئے نورِ نبی ہر طرف جلوہ فگن ہے

آپ حضرات کے ذوق کو دیکھ کر یوں محسوس ہو رہا ہے!

☆ کہ آنکھ میں دیدار نبی کی لگن ہے
☆ اَب جِس کو دی جارہی دعوتِ سُخن ہے
☆ یہ سب عاشقان رسول کا سجن ہے

آنے والا نعت خوان محمد علی سجّن ہے۔ تشریف لاتے ہیں محمد علی سجّن صاحب۔

سامعین کرام اب اُس ذات اور ہستی کو دعوت سخن دوں گا جو تصانیف کی کثرت کے لحاظ سے برصغیر میں عصر حاضر کے سید المصنفین کی حیثیت رکھتے ہیں۔

اِس صدی کے جلیل القدر عالم۔

مُفسرِقرآن۔ترجمانِ حدیث۔

عَظیم المرتبت شیخِ طریقت صاحبِ بصیرت۔باکمال اَدیب وشاعرجن ہرشعرسے عشق رسول کی خوشبوآتی ہے۔

جناب حضرت علاّمہ قطبِ زمانہ صَائم چشتی صاحب دامت برکاتہم القدسیہ جوکہ اس پروگرام کی صدارت فرمارہے ہیں۔

یہ ممکن ہے یکا یک چھوڑدے گردش زمیں اپنی
یہ ممکن ہے زمیں پہ ٹیک دے سُورج جبیں اپنی

یہ ممکن ہے نہ برسے اَبرِ باراں کوہساروں میں
یہ ممکن ہے یکا یک چھوڑدے گردش زمیں اپنی

یہ ممکن ہے جلانا آب کا دستور ہو جائے
یہ ممکن ہے حَرات آگ سے کافور ہو جائے

مگر ممکن نہیں مرزا کبھی رنجور ہو جائے
یہ ممکن ہی نہیں اُلفت نبی کی دُور ہو جائے

کبھی ذِکرِ شہنشاہِ دو عالم ہم نہ چھوڑیں گے
خُدا توفیق دے یہ راہ مرتے دم نہ چھوڑیں گے

کہو تو چھوڑ دیں گے جان وتن وُنیا کے دیوانو
مگر ہم دامنِ سرکارِ دو عالم نہ چھوڑیں گے

سامعین کرام اِس محفل کو دیکھ کر یُوں معلوم ہوتا ہے
کہ اِس کا پنجتن پاک کے ہاتھ میں انتظام ہے
اگر محفل کی طرف نظر ڈالیں تو ہر طرف پنجتن پاک کا فیض عام ہے۔
اور میں جس نعت خوان کو دعوت دے رہا ہوں
اس پر اللہ تعالی کا خاص فضل و اکرام ہے
یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس اس کی آنکھوں میں چمکنے والا محبت رسول کا جام
ہے اور نام کے لحاظ سے شیخ حاجی عبد السلام ہے۔ فیصل آباد کے معروف
ترین نعت خوان جناب حاجی شیخ عبد السّلام نقشبندی صاحب تشریف

لاتے ہیں۔

کس کے حصے رحمتِ شاہِ زمن آئی نہیں
کس نے اُن کی زندگی سے زندگی پائی نہیں

کس قدر تجھ پر کرم صائمؔ ہوا سرکار کا
کون سی محفل تیرے شعروں گرمائی نہیں

سامعین کرام اب تشریف لاتے ہیں میرے آقائے نعت غزالیٔ زماں قطب زمانہ۔رازیٔ دوراں۔جن کے احسانات کا شکر گزار برصغیر کا گوشہ گوشہ ہے۔تشریف لاتے ہیں حضرت علامہ قطب زمانہ الحاج قبلہ صائم چشتی صاحب دامت برکاتہم قدسیہ اور اپنے نہایت ہی وجد آفرین کلام سے مستفید فرمائیں گے۔

نقیب محفل محترم جناب
محمد یونس قادری

محمد یونس قادری

نحمده و نصلی و نسلمو اعلی رسوله النبی الکریم
ا لامین ا ما بعد فا عوذ با للہ من الشیطان الجیم.
بسـم الـلـه الرحمن الرحیم. قد جا کم من
اللہ نور کتب مبین.

مو لای صل و سلمو دائما ابدا
علی حبیبک خیر الخلق کلھم
ھوالحبیب الذی ترجی شفا عتہ
لمل ھول من الا حوال مھطھم مقتھم
یارب بالمصطفیٰ بلغ مقاصدنا
وغفرلنا ما مدا پا واسع الکریم.

جلوہ طو ر نظر آ تا ہے
پا س او ز د و ر نظر آ تا ہے
جب تصور میں انہیں لاتا ہوں
بس نو ر ہی نو ر نظر آ تا ہے

نہ کوئی نقشہ نہ چہرہ دکھائی دیتا ہے

بس ان کے نور کا دریا دکھائی دیتا ہے

جہاں بھی عکس پڑا ان کی چشم رحمت کا

وہیں سے نور نکلتا دکھائی دیتا ہے

جو نور کے ماننے والے ہیں باواز بلند کہہ دیں سبحان اللہ !

آفاق کے زینے کی طرف کر دینا

بخشش کے سفینے کی طرف کر دینا

جب ڈوبنے لگے میری نبض حیات

رخ میرا مدینے کی طرف کر دینا

کیونکہ!

ذکر محمد جو نہ کریں وہ سانسیں ہیں بیکار

دیکھا نہیں طیبہ جس نے وہ آنکھیں ہیں بیکار

تو یارب میری سوئی ہوئی تقدیر جگا دے

آنکھیں مجھے بھی دی ہیں تو مدینہ بھی دکھا دے

سامعین گرامی قدر اللہ جل مجدہ کا بے پایہ فضل و کرم احسان و انعام ہے کہ ہم کریم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس عظیم الشان پر کیف پرنور پر وجہ محفل میں حاضر ہیں میں مشکور ہوں بانیان محفل کا جنہوں نے مجھ نکمے کو یہاں

حاضر ہونے کا موقع دیا۔دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کی حاضری اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

سامعین گرامی قدر آج کی اس مقدس محفل کے مہمان خصوصی جنہوں نے ہمیں حکم صادر فرمایا۔عاشق رسول۔ خادم اولیاو العلما جناب قبلہ حاجی شیخ محمد سردار لاہور یا صاحب دامت برکاتہم العالیہ جن کی محبتیں ہمیشہ فیصل آباد کی سرزمین پر ذکر سرکار دو عالم کیلئے اپنے سینوں کو منور کرنے کیلئے کھینچ لاتی ہیں اور ہماری خوش قسمتی ہے کہ آل نبی اولاد علی پیر طریقت آفتاب ولائت جناب حضور قبلہ صاحبزادہ حضرت علامہ پیر سید سعید الحسن شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ اور دیگر علمائے کرام اور مہمان گرامی جلوہ فرما ہیں اور قبلہ حاجی صاحب کے نور نظر لخت جگر صاحبزادہ محمد عثمان لاہوریا صاحب اور دیگر احباب جو تشریف لائے ہیں خواہ وہ اسٹیج پر ہیں یا پنڈال میں ہیں ان سب کو خوش آمدید کہتا ہوں۔دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو مدینہ پاک کی حاضری نصیب فرمائے۔

بلا تاخیر دعوت دے رہا ہوں تلاوت کلام پاک کیلئے
القرآن پروگرام کے اندر آپ بچوں کو تعلیم قرآن سے مستفید فرماتے ہیں تو تشریف لاتے ہیں قرات کی شان۔پاکستان کی پہچان۔عظیم قاری سید صداقت علی شاہ صاحب۔

نعت سرکار سے جذبوں کو جلا ملتی ہے

نام ایسا ہے کہ ہر اک بلا ٹلتی ہے

کہہ دو کہ ملک گوش برآ واز رہے

کہ مداح پیغمبر کی زباں کھلتی ہے

سامعین گرامی قدر! محترم جناب محمد اعظم مغل صاحب سے گزارش کرتا ہوں تشریف لائیں اور اپنی معصوم آواز میں کریم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت پیش کریں۔

نعرہ تکبیر۔

نعرہ رسالت۔

نعرہ تحقیق۔

نعرہ حیدری۔

نعرہ غوثیہ۔

حضرات گرامی! ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مولویوں کی اذانوں میں نہیں بلکہ قرآن کی آیتوں میں ملتی ہے۔ آیئے قرآن کی آیتیں سماعت کریں اور ذہن میں یہ بات رہے کہ ہم وہ کلام سن رہے ہیں جو لب یوحی سے نکلا ہے۔

جو الف سے انا اعطینک الکوثر ہیں۔

☆جوب سے بشرونذیرا ہیں۔

☆جوت سے **تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض ہیں۔**

☆جوث سے ثم او۔

☆جوج سے جاہدوفی اللہ ہیں۔

☆جوح سے حولہ لنوریہ من اتینا ہیں۔

☆جوخ سے خاتم النبین ہیں۔

☆جود سے داعیا الی اللہ باذنہ ہیں۔

☆جوذ سے ذالک الکتب لاریب فیہ ہیں۔

☆جور سے روف الرحیم ہیں۔

☆جوز سے زینت الدارین ہیں۔

☆جوس سے سراجا منیرا ہیں۔

☆جوش سے شاہدا ومبشرا ونذیرا ہیں۔

☆جوص سے صراط مستقیم ہیں۔

☆جوض سے ضہہا ہیں۔

☆جوط سے طہ ہیں۔

☆جوظ سے ظل خدا ہیں۔

☆جوع سے عندہ مفاتح الغیب ہیں۔

☆جوغ سے غیب السموات والارض۔

☆جوف سے فاسلوا اہل الذکر انکنتم لاتعلمون ہیں۔

☆جوک سے کونو مع الصادقین ہیں۔

☆جوق سے قد جاکم من اللہ ہیں۔

☆جولا سے لا اقسم بھذا البلد والے ہیں۔

☆جوم سے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ والے ہیں۔

☆جون سے نور السموات والارض ہیں۔

☆بلکہ جون سے نور علی نور ہیں۔

☆جو و سے والعصر ہیں۔

☆جو و سے   والشمس ہیں۔

☆جو و سے   والقمر ہیں۔

☆جو و سے   والنجم ہیں۔

☆جوہ سے   ھل اتی الانسان ہیں۔

☆جوی سے   یسین والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین علی صراط متقیم ہیں

اورسامعین گرامی قدر!

یہ بھی آیات کمال کی ہیں لیکن جواب میں آیات پیش کرنے لگا ہوں چند ایک آیات ہیں ان میں سرکار کا سراپا بھی بیان ہوا ہے۔

قبلہ قادری صاحب سرکار کا سراپا سنیں اور جھومیں کیونکہ یہ وہ سراپا ہے جو کسی شاعر نے بیان نہیں کیا بلکہ خود رب کا کائنات نے بیان کیا ہے۔سرکار کا سراپا سنیں۔حضور کے سراپا کو ان کر جھوم جھوم کر سبحان اللہ کہیں۔

میرے اور آپ کے پیارے آقا۔جن کا چہرہ والشمس وضحہا ہے۔

آقا کے چہرے کی بات ہو اور دیوانے نہ مچلیں؟ اللہ کرے آپ سب کو سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہو جائے۔

بلند آواز سے کہہ دیں سبحان اللہ۔

☆میرے اور آپ کے پیارے آقا۔

☆جن کا چہرہ والشمس وضحہا ہے۔

☆جن کی زلفیں واللیل اذا سجی ہیں۔

☆ارے جن کے ہاتھ یداللہ ہیں۔

☆جن کے بازو ومارمیت اذ رمیت ولاکن اللہ رمٰی ہیں۔

☆جن کی آنکھیں مازاغ البصر وماطغٰی ہیں۔

☆ارے جن کا سینہ الم نشرح ہے۔

☆ارے جن کا ذکر ورفعنا لک ذکرک ہے۔

☆ارے قربان جاؤں جن کے لب یوحی ہیں۔

☆ارے جن کا سوہنا سوہنا پیارا پیارا چہرہ والضحٰی ہے۔

☆ارے جن کا سفر سبحان الذی اسرٰی بعبدہ لیلۃ من المسجد الحرام الی المسجد الاقصٰی ہے۔

☆اور جن کا انتہائے سفر ثم دنٰی فتدلٰی فکان قاب قوسین اوادنٰی ہے۔

☆ارے جن کی حقیقت قد جاءکم من اللہ نور ہے۔

☆اور یہ بھی آئت سنیں اپنا ایمان تازہ کریں۔ جھوم جائیں۔

حضور کی حقیقت کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا ہے۔ حدیث شریف ہے یا ابا بکر لم یعرفنی حقیقتی غیر ربی۔ لہٰذا حضور کی حقیقت تو قد جاءکم من اللہ نور سے تشبیہ دینا نادرست ہے۔ ازمرتب!

ارے ہمارے پیارے آقا جن کا پیارا پیارا وجود ارے جن کا سارا وجود وماارسلنک الا رحمۃ للعالمین ہے۔

سر سے لیکر پاؤں تک تنویر ہی تنویر ہے
گفتگو سرکار کی قرآن کی تفسیر ہے
سوچتی ہوگی یہ دنیا مصطفٰے کو دیکھ کر
وہ مصور کیسا ہوگا جن کی یہ تصویر ہے

سامعین گرامی قدر! یہ آیات مبارکہ کا گلدستہ تھا اللہ پاک ان آیات کی برکت سے ہم سب کے سینوں کو قرآن کے نور سے منور فرمائے۔

سامعین گرامی قدر! نعت شریف کیلئے تشریف لاتے ہیں جناب مزمل اشرف صاحب۔

ہو منکر جو نبی کا حق کا بندہ ہو نہیں سکتا
بغیر حب نبی ایمان پختہ ہو نہیں سکتا

حصار زندگی ہو یا میدان محشر ہو
غلام مصطفٰے واللہ رسوا ہو نہیں سکتا

کہوں میں یارسول اللہ اور جاؤں نار دوزخ میں

محمد مصطفےٰ کو یہ گوارا ہو نہیں سکتا

کیونکہ دوزخ میں تو کیا میرا سایہ نہ جائے گا

کیونکہ رسول پاک سے دیکھا نہ جائے گا

سامعین گرامی قدر! یارسول اللہ کی صدائیں جب میں نے سنیں تو میرا دل بھی چاہا کہ میں یارسول اللہ کی صداؤں کو بلند کروں۔ جناب صاحبزادہ محمد عثمان لاہوریا صاحب نے مجھے گاڑی میں حکم دیا کہ ہمارے گھر میں آپ نے سرکار کے نام مبارک پڑھے اور یا رسول اللہ کی صدائیں بلند کیں بڑا لطف آیا تو یہاں بھی آپ وہ سنائیں۔

میرے ذہن میں پروگرام تو کچھ اور تھا لیکن میں اس کو یا رسول اللہ کی صداؤں کو لیکر آگے چلتا ہوں۔

سرکار کے چند القابات اسما آپ کو سناتا ہوں۔ آپ نے ہر نام سننے کے بعد کہنا ہے یارسول اللہ۔ امام مہاجر مکی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ جو ایک مجلس میں بیٹھ کر ایک ہزار مرتبہ کہے یارسول اللہ۔ اسے سرکار کی زیارت ہو جاتی ہے۔ تو پتہ نہیں آپ کتنے لوگ بیٹھے ہیں کس صدا قبول ہو جائے۔ آیئے سرکار کے نام کی عظمت کے حوالے سے !

وہ واقعہ آپ کو یاد ہو گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا امتی جو دوسو سال گناہ کرتا

رہا لیکن اس نے جب تورات کھولی تو اس کی نظر سرکار کے نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پڑی تو اس نے نام محمد کو چوم لیا تھا۔تو اللہ پاک نے دوسو سال گناہ معاف کر دیئے۔

موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے مولی۔صرف ایک مرتبہ نام محمد چومنے سے سارے گناہ معاف کر دیئے۔

فرمایا۔موسیٰ میں دوسو سال کے گناہ دیکھوں کہ نام مصطفیٰ دیکھوں۔

سامعین گرامی قدر آیئے سرکار کے نام سماعت کریں۔ان ناموں کی بڑی برکت ہے اور یہ وہ نام ہیں جن کے سننے سے سکون قلب ملتا ہے۔نوح علیہ السلام نے کہا تھا نا مولا میری کشتی ڈول رہی ہے۔فرمایا اس کے ایک تختے پر نام نبی لکھ اس کو سکون مل جائے گا جس کو سکون چاہیئے وہ بلند آواز سے کہہ دے یارسول اللہ۔میں ایک شعر پڑھتا ہوں اور ساتھ آقا کریم کے القابات پیش کروں گا آپ نے اسی محبت کے ساتھ ہر نام کے ساتھ یا رسول اللہ کہنا ہے۔

فرزانگی کو چھوڑ دو ترک جنوں کرو
آو نبی کے نام سے حاصل سکوں کرو

سرکار کے ناموں پر اسٹیج والے پنڈال والے حضور کا نام کی عظمت کے گیت

گائیں کسی کا ہاتھ نیچے نہ رہے۔

☆رسول الثقلین یارسول اللہ

☆نبی الحرمین یارسول اللہ

☆امام القبلتین یارسول اللہ

☆جدالحسن والحسین یارسول اللہ

☆مہبط وحی آسماں یارسول اللہ

☆وردآیات قرآنی یارسول اللہ

☆قاسم نعمائے ربانی یارسول اللہ

☆واقف اسرار رحمانی یارسول اللہ

☆سید سردار کل یارسول اللہ

ذرا جھوم کے آقا کی بارگاہ میں صدائیں لگائیں

☆سید و سردار کل یارسول اللہ

☆مرکز دیدار کل یارسول اللہ

☆حامل اوصاف کل یارسول اللہ

☆مصور انوار کل یارسول اللہ

☆سرور کائنات یارسول اللہ

☆فخر موجودات یارسول اللہ

☆وجہ تخلیق کائنات یارسول اللہ

☆ایمان کائنات یارسول اللہ

☆پیر کائنات یارسول اللہ

☆تنویر کائنات یارسول اللہ

☆حسن کائنات یارسول اللہ

☆حسن کائنات یارسول اللہ

☆خسرو کائنات یارسول اللہ

☆جان کائنات یارسول اللہ

☆عظمت کائنات یارسول اللہ

☆رفعت کائنات یارسول اللہ

☆لام کائنات یارسول اللہ

☆لعل کائنات یارسول اللہ

☆ہادی کائنات یارسول اللہ

☆بشیر ونذیر یارسول اللہ

☆یسین وطہ یارسول اللہ

☆طیب وطاہر یارسول اللہ

☆حامد ومحمود یارسول اللہ

☆ ناصر و منصور یارسول اللہ

☆ سید نیک نام یارسول اللہ

☆ شاہ خیر الانام یارسول اللہ

☆ صبیح البیان یارسول اللہ

☆ فصیح اللسان یارسول اللہ

☆ مسیح الزمان یارسول اللہ

☆ عادل بے عدیل یارسول اللہ

☆ دعائے خلیل یارسول اللہ

☆ لطف رب جلیل یارسول اللہ

☆ لطف رب جلیل یارسول اللہ

☆ لطف رب جلیل یارسول اللہ

☆ عالم ہست بود یارسول اللہ

☆ بزم غیب و شہود یارسول اللہ

جمیل الشیم یارسول اللہ

☆ بارگاہ حشم یارسول اللہ

☆ شہر یار ارم یارسول اللہ

☆ تاجدار حرم یارسول اللہ

☆سحاب کرم یارسول اللہ
☆شفیع الامم یارسول اللہ
☆پر مرجع کرم یارسول اللہ
☆سید الاصفیا یارسول اللہ
☆گوہر ارتقا یارسول اللہ
☆در بحر سخا یارسول اللہ
☆ماہتاب عطا یارسول اللہ
☆آفتاب ہدی یارسول اللہ
☆نور خدا یارسول اللہ
☆جلوہ حق نما یارسول اللہ
☆مظہر کبریا یارسول اللہ
☆نور شمس وقمر یارسول اللہ
☆ذات والا گہر یارسول اللہ
☆راہ داں رہبر یارسول اللہ
☆سطوت بام ودر یارسول اللہ
☆نطق شریں اثر یارسول اللہ
☆راحت عاشقاں یارسول اللہ

☆ راحت عاصیاں   یارسول اللہ

☆ مشفق و مہرباں   یارسول اللہ

☆ حاصل این و آں   یارسول اللہ

☆ نجیب الادب   یارسول اللہ

☆ کبیر الحسب   یارسول اللہ

☆ امی لقب   یارسول اللہ

☆ انتہائے کمال   یارسول اللہ

☆ منتہائے جمال   یارسول اللہ

☆ ماورائے خیال   یارسول اللہ

☆ شفیع المذنبین   یارسول اللہ

☆ خاتم النبیین   یارسول اللہ

☆ رحمت للعالمین   یارسول اللہ

☆ رہبر السالکین   یارسول اللہ

☆ سید العارفین   یارسول اللہ

☆ سید الکاملین   یارسول اللہ

☆ سید الذاکرین   یارسول اللہ

☆ سید الزاہدین   یارسول اللہ

☆ ماہ رب غفور یارسول اللہ

☆ واقف قرب ودور یارسول اللہ

☆ شافع یوم النشور یارسول اللہ

☆ سرکار ابد ارکرار یارسول اللہ

☆ احمد مختار یارسول اللہ

☆ دانائے سبل یارسول اللہ

☆ ختم الرسل یارسول اللہ

☆ مولائے کل یارسول اللہ

☆ صدر بزم یقیں یارسول اللہ

☆ شاہ محشر النشیں یارسول اللہ

☆ حجت آفریں یارسول اللہ

☆ فطہر اولین یارسول اللہ

☆ ناز عرش بریں یارسول اللہ

☆ آبروئے زمیں یارسول اللہ

☆ اصدق الصادقین یارسول اللہ

☆ اکمل الکاملین یارسول اللہ

☆ ارشد الرشدین یارسول اللہ

☆ نور العلی　　　یارسول اللہ

☆ شمس الضحی　　　یارسول اللہ

☆ بدر الدجی　　　یارسول اللہ

یعنی حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیارے آقا!

لب پہ تیرا جو نام آتا ہے
وہی اک لمحہ کام آتا ہے
فرش پر تیرے نام کے صدقے
عرشیوں کا سلام آتا ہے

اور

میرے سامنے جب کوئی مشکل مقام آتا ہے
تو لب پہ میرے محمد کا نام آتا ہے

کیونکہ

نام احمد معتبر سوغات ہے
آپ کی ہر بات کی کیا بات ہے
جس کا ثانی دو جہاں میں نہ ملا
وہ محمد مصطفے کی ذات ہے

سامعین گرامی قدر! نعت رسول کیلئے میں دعوت دینے کی سعادت حاصل کر

رہا ہوں اس عظیم شخصیت کو کہ جن کی زیر صدارت آج کا یہ پروگرام ہے۔

آل نبی ہیں۔

اولاد علی ہیں۔

اعلیٰ حضرت نے فرمایا تھا۔

خون خیر الرسل سے ہے جن کا خمیر

ان کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام

اور انہیں لوگوں کیلئے اعلیٰ حضرت نے یہ بھی نذرانہ پیش کیا!

کہ

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا

تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

سادات کرام کی محبت تو قرآن پاک کی آیات سے ثابت ہے۔ اور ایک اور شعر پیش کرتا ہوں!

کہ

گنگنا کے دیکھ تے سہی جھلیا کیڈا نام سریلہ حضور دا اے

سب توں اچی حضور دی شان دسدی سب توں چنگا قبیلہ حضور دا اے

میں انتہائی ادب و احترام کے ساتھ آل نبی اولاد علی پیر طریقت آفتاب ولائت ماہتاب شریعت جناب حضور قبلہ حضرت علامہ مولنٰا سعید الحسن شاہ

صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت عالیہ میں بصد ادب احترام سے گزارش کرتا ہوں کہ صدارتی خطبہ کیلئے تشریف لائیں۔

اب اس رنگ میں مدح رسول دوسرا ہو

انداز جدا ہو فکر جدا ہو لہجہ جدا ہو

الفاظ ہوں قرآن کے اور فکر رضا ہو

اخلاص ہو الفت ہو محبت ہو وفا ہو

اوصاف یہ سب ہوں تو محمد کا گدا ہو

اب نعرے کی گونج میں شاہ صاحب کے بیان کو ملاحظہ فرمائیں۔نعرہ تکبیر۔

حضرات گرامی! حضرت سیدنا حسان ابن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ اپنے آقا و مولی حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت شریف لکھتے ہیں۔

خلقت مبرا من کل عیب.

کہ اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کو ہر قسم کے عیب سے پاک بنا دیا گیا ہے۔

حضرات گرامی! سرکار مدینہ کی حیات مبارکہ کا مطالعہ کریں کریم آقا کے اعلان نبوت فرمانے سے پہلے جنہوں نے آپ کا ظاہری حیات پایا ہر شخص نے آپ کو بے عیب کہا تھا۔

ورقہ بن نوفل دائرہ اسلام میں نہیں آئے۔ابھی سرکار نے اعلان نبوت نہیں

فرمایا۔ام المومنین سیدہ خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی دائرہ اسلام میں نہیں آئیں۔ان کے پاس آ کے کہتے ہیں خدیجہ تو شادی کر لے۔

یہ بڑی پیاری روائت ہے آپ سنیں گے تو ایمان تازہ ہو جائے گا۔تو خدیجہ نے فرمایا۔میں اس سے شادی کروں گی جو بے عیب ہو گا۔ہاتھ بلند کر کے کہہ دیں سبحان اللہ۔جب بے عیب کی بات آتی ہے تو شہنشاہ دو عالم کی بارگاہ میں چلا جاتا ہے نہ؟

تو خدیجہ نے فرمایا۔میں اس سے شادی کروں گی جو بے عیب ہو گا۔ورقہ نے کہا۔عرب کے بڑے نوجوان شادی کے طلب گار ہیں۔فرمایا۔کون ہے؟

فرمایا عتبہ ہے۔عتیبہ ہے۔

فرمایا۔عتبہ بخیل ہے۔

عتیبہ رزیل ہے۔

میں نے کہا تھا اس سے شادی کروں گی جو بے عیب ہو گا۔کوئی بے عیب ہے۔تو ورقہ نے جو جملہ بولا اسے سن کر اپنا ایمان تازہ کریں۔

ورقہ نے کہا کہ اس کائنات میں رب نے ایک ہی ذات کو بے عیب پیدا کیا ہے۔وہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ہے۔خدیجہ نے کہا عتبہ اور عتیبہ کے عیب بیان کیئے اب محمد مصطفےٰ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کا کوئی عیب اگر دیکھا ہے تو بیان کرو۔ چند لمحوں کیلئے آنکھیں بند کیں اور سرکار کی زندگی کا مطالعہ کیا۔ پوری زندگی کا مشاہدہ کیا۔ مشاہدہ کرنے کے بعد ورقہ کی نگا گھومتی گھومتی چہرہ مصطفٰے پر چلی گئی۔

ورقہ نے کہا خدیجہ وہ ایسے ہیں کہ ان کا چہرہ چاند جیسا ہے۔ ان کی پیشانی کشادہ ہے۔ اور خوشبو ایسی ہے جو مشک سے بھی اعلیٰ ہے۔

خدیجہ نے کہا۔ تو تعریف کرتا جارہا ہے میں کہہ رہی ہوں کوئی عیب بیان کر۔ ورقہ کہتے ہیں میں پھر خاموش ہو گیا سوچا کوئی عیب تو ہو گا۔ کوئی نقص تو ہو گا۔

جب ورقہ تصور میں مصطفٰے کی ذات کو لایا۔ کہا۔ خدیجہ تو تو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عیب کی بات کرتی ہے میں نے پوری زندگی کا مطالعہ کیا میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صورتہ اجمل و سیرتہ اکمل۔ خدیجہ محمد کی نہ صورت کا جواب ہے۔ نہ سیرت کا جواب ہے۔ میں نے سر سے لے کر پاؤں تک مطالعہ کیا ہے مجھے تو محمد کمال ہی کمال نظر آتے ہیں۔

حضرات ورقہ بن نوفل دائرہ اسلام میں نہیں آیا لیکن کملی والے آقا کی فضیلت بیان کر رہا ہے۔ ان کا بے عیب ہونا بیان کر رہا ہے۔ اور آج کتنی بدبختی ہے کہ کلمہ پڑتا نبی کا ہے اور حضور کے علم غیب پر

اعتراض ہے۔

کلمہ پڑھتا پیارے آقا کا ہے اور شریعت و نورانیت کے جھگڑوں میں پڑا ہے۔

کلمہ پڑھتا سوہنے نبی کا ہے اور آقا کریم کی شفاعت کے بارے میں بات کرتا ہے۔

ارے وہ کلمہ نہیں پڑھتے تھے لیکن آقا کی عظمتوں کا اظہار کر رہے تھے۔ ورقہ بن نوفل نے آخری جملہ کہا کہ اے خدیجہ تو تو سفلی عیوب کی بات کر رہی ہے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لاریب ہیں۔

ان میں ریب نہیں۔

محمد بے عیب ہیں۔

ان میں عیب نہیں۔

خلقت مبرا من کل عیب

کانک قد خلقت کما تشاء

رب نے اسے ہر عیب سے پاک پیدا کیا ہے۔

سامعین گرامی قدر! اب میں انتہائی ادب واحترام کے ساتھ دعوت دے رہا ہوں عالم اسلام کی اس عظیم شخصیت کو!

آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ کے انداز انہیں

بے شمار اعزاز عطا ہوئے۔

صدارتی ایوارڈ بھی ملا۔

طمغہ حسن کارکردگی بھی ان کے پاس ہے۔

ایک سولین ایوارڈ بھی ان کے پاس ہے۔

نیشنل ایوارڈ بھی ان کے پاس ہے۔

پورے پاکستان کی تاریخ کے اندر جتنے ایوارڈ ان کے پاس ہیں کسی نعت خوان کے پاس نہیں ہیں۔حکومت کی طرف سے یہ ایوارڈ ہیں لیکن اصل ایوارڈ تو وہ ہوگا جو قیامت کے دن سرکار عطا فرمائیں گے۔

کئی کئی دور آتے رہے صدر آتے رہے وزیر اعلیٰ آتے رہے اور جاتے رہے۔لیکن یہ وہ آواز ہے جو ایوان صدر میں ہر دور میں گونجتی رہی۔تو یہ ان کی شخصیت بھی انسائکلو پیڈیا ہے۔اب دیکھیں حافظ قرآن بھی ہیں۔قبلہ پیر صاحب یہ وہ حافظ قرآن ہیں نعت خوان ہیں اور پینتالیس سال سے نماز تراویح میں قرآن بھی سنا رہے ہیں۔

پھر قاری قرآن کمال کے ہیں۔پاکستان کی تاریخ میں قومی سطح میں ایک مقابلہ ہوا تھا اس مقابلہ میں قاری سید صداقت علی شاہ صاحب نے بھی شرکت کی تو اس مقابلہ میں حافظ صاحب نے بھی شرکت کی تو قبلہ حافظ صاحب کی پہلی پوزیشن تھی۔قاری سید صداقت علی شاہ صاحب

کی دوسری پوزیشن تھی۔

قرات کے میدان کے اندر بھی اپنی مثال آپ ہیں۔ پھر حکیم ہیں لوگوں کا جسمانی علاج بھی کرتے ہیں اور جب نعت پڑھتے ہیں تو دلوں میں عشق رسول آشکار کر دیتے ہیں۔

تو آیئے اس عظیم شخصیت کو دعوت دینے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں جن کی آواز سینکڑوں نہیں ہزاروں نہیں لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں عشاق کے دلوں پر حکومت کرتی ہے۔ بصد ادب واحترام دعوت دوں گا۔

محترم نعت خوانان پاکستان۔ سپاہ سالار غلامان حسان۔ عالم اسلام کی عظیم پیاری شخصیت۔ نعت کے اندر بہت بڑا نام۔

تشریف لاتے ہیں جناب قبلہ الحاج حافظ قاری حکیم مرغوب احمد ہمدانی صاحب تشریف لاتے ہیں آپ احباب اپنی محبتوں کا اظہار کریں تاکہ پتہ چلے آپ داتا کی نگری سے آنے والے مہمان نعت خوان کا استقبال کریں۔

نعرہ تکبیر۔ نعرہ رسالت۔ نعرہ حیدری۔

نقیب محفل محترم جناب
محمد یسین اجمل

یسین اجمل

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمْ اَمَّا بَعْد فَاعُوْذُ بِاللّٰه

مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمْ

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنْ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمْ

اُلقاب کیسے کیسے خُدا نے کئے عطا!
میرے حُضور کو قرآن میں جا بجا
کہیں یٰسین کہا تو کہیں طٰہٰ
میں کون ہوں جو وصفِ پیغمبر بیاں کروں
رہ کر زمین پر صفتِ آسماں کروں

تم بھی درود پڑھو۔

الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه

محفل کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے ہوتا ہے۔ میں دعوت دیتا ہوں پاکستان کے معروف قاری جنہوں نے ایران سے بین الاقوامی مقابلہ حسن قرات میں اول پوزیشن حاصل کی تو تشریف لاتے ہیں زینت القراء فخر القراء اُستاذ القراء شمس القراء نجم القراء جناب قاری مشتاق انور صاحب اور

نورانی آیات سے ہمیں ہمارے قلوب کو نور و سرور عطا فرمائیں گے۔

محفل کا آغاز تلاوت مقدسہ سے ہو چکا ہے اب سلسلہ نعت خوانی شروع کرتے ہیں۔ ہمارا عقیدہ ہے نعت شریف کا سننا اور پڑھنا عبادت ہے کیونکہ ہمارا قرآن ہی سرکارِ مدینہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی حمد و ثنا ہے۔

حضرت سیّدہ عائشہ الصّدیقہ سلامُ اللہ علیہا سے کسی نے سرکارِ مدینہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے خُلق عظیم کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا تم نے قرآن پاک نہیں پڑھا؟ ارے سارا قرآن آقائے دو عالم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا خلق ہی ہے شاعر کا تخیّل ہے !

پُوچھا کسی نے آپ کا خُلقِ عظیم تو
میں نے اُٹھا کے سامنے قرآن کر دیا

حضرات گرامی! سارا قرآن حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہی کی نعت مبارکہ ہے
قرآن پاک میں حضور کی عظمت کا بیان ہے۔ قرآن پاک میں آقائے دو عالم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے دوستوں کا ذکر ہے۔
قرآن پاک میں حضور کے دشمنوں کی تردید ہے۔

اُستاذی المکرّم حضرت علاّمہ صائم چشتی رُحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں!

رب کونین نے قرآن کی ہر سُورت کو

نعتِ محبوب کا دیوان بنا رکھا ہے

تو نعت شریف کیلئے میں دُعوت دیتا ہوں ہمارے علاقہ کے بہترین ثنا خوان جناب غُلام مُصطفٰے چشتی صاحب تشریف لاتے ہیں اور نعت رسول معظم پیش کرتے ہیں۔

دوستانِ گرامی! محترم غُلام مُصطفٰے چشتی گولڑوی صاحب نے سرکارِ مدینہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے حُسنِ مُبارکہ کا ذکر کیا۔ حضور کے حُسن کی کیا بات ہے۔

چاند سرکارِ مدینہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حُسن کی زکواۃ سے چمک رہا ہے۔ حضُور کا حُسن مُبارکہ اَیسا ہے کہ چودہ سو سال گُزر جانے کے بعد بھی عُشّاقانِ سرکار کے حُسن و جمال پر اپنی جانیں نچھاور کر رہے ہیں۔

چمکاں نِکلیاں رُخ رسول وِچوں سوہنے گئے جہان دے دبّ تھلے
جُنبش یار دی اُنگلی نے جدوں کیتی چنّ آیا اُشارے تے جھبّ تھلے

وہندار ہیا اداواں حضور دیاں گھل کے میرے حضور نوں رب تھلے

سُد یا یار نوں یار نے کول اجمل سوہنے رہ گئے زمانے دے سب تھلے

حضرات گرامی ساری کائنات میں ہمارے آقا کے حُسن کے جلوے ہیں۔

☆ چاند میں حضور کا جلوہ

☆ سورج میں حضور کا جلوہ

☆ گلستان میں حضور کا جلوہ

☆ پھولوں میں حضور کا جلوہ

☆ بہاروں میں حضور کا جلوہ

☆ رنگ و نور میں حضور کا جلوہ

☆ کیف و سرور میں حضور کا جلوہ

حضور فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے مجھے بنایا اور میرے نور سے ساری کائنات کو بنایا۔ ارے جن کے نور سے چاند سورج سیارے ستارے چمک رہے ہیں اُن کے نور کا انکار کون کرسکتا ہے۔

پھول میں چاند میں تاروں میں تبسّم اُن کا

اُن کے جلووں کے سوا دُنیا میں کیا رکھا ہے

دُھوپ سورج کی ضیاؤں کو سمجھنے والو

یہ تو سرکار نے پردے کو اُٹھا رکھا ہے

اَرے جس ہستی کے ایک پردہ اُٹھانے سے ساری کائنات روشن ہوگئی حالانکہ حدیث شریف ہے حضور کے حُسن مبارک پر ستّر ہزار حجابات تھے اور سرکار مدینہ صلّی اللہ عَلیہ وآلہ وسلّم کے حُسن کی بات اپنے انداز سے کرتا ہوں۔

☆ بحر و بر میں۔

☆ بلندی و پستی میں۔

☆ شجر و حجر میں۔

☆ عدم و ہستی میں۔

☆ زمین و زماں میں

☆ چنین و چناں میں

☆ سرکار ہی کا نُور ہے۔

☆ چڑیوں کی چہکار میں۔

☆ پھُولوں کی مہکار میں۔

☆ سُورج کے انوار میں۔

☆ ستاروں کی چمکار میں۔

☆ سرکار کا ہی نوُر ہے۔

☆ جیسا کہ سینے میں دِل ہے۔

☆ دِل میں درد ہے۔

☆ درد میں نشہ ہے۔

☆ نشے میں مٹھاس ہے۔

☆ مٹھاس میں تشنگی ہے۔

☆ تشنگی میں لذت ہے۔

☆ لذت میں کیف ہے۔

☆ کیف میں تخیل ہے۔

☆ تخیل میں تصور ہے۔

☆ اور میرے تصور میں سرکار کا ہی نور ہے۔

حضرات گرامی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کا نور ہیں۔ ارشاد ربانی ہے!

قَدْ جَآءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُور

اور نور لباسِ بشر میں آیا ہے۔ حضور کی حقیقت نور ہے اور ظاہر بشریت ہے۔ اس نورانی محفل میں نور کی بات سے ہر طرف نورانیت ہی نورانیت ہے۔ تو اب بارگاہِ نور خدا میں نذرانۂ نور پیش کرنے کیلئے تشریف لاتے ہیں محترم المقام جناب قاری عنایت اللہ چشتی صاحب۔ قاری صاحب مدینہ طیبہ کا ذکر فرما رہے تھے۔

شبِ غم کی سَحر اُن کا مدینہ
ہے خُوشبو کا نگر اُن کا مدینہ

ہیں نُوری دیکھنے آتے زمیں پر
گیا ہے یُوں سنْور اُن کا مدینہ

رسولِ دوسرا کی جلوہ گاہیں
اِدھر کعبہ اُدھر اُن کا مدینہ

سبھی رنگینیوں کو بھُول جائے
تُو دیکھ آئے اگر اُن کا مدینہ

ہے فِردوسِ بریں بھی خُوب لیکن
مدینہ ہے مگر اُن کا مدینہ

وجودِ مُصطفٰے سے ہے مزّین
ہے خالِق کا ہُنر اُن کا مدینہ

عزیزانِ گرامی! مدینہ طیبہ ہر مُسلمان کو اپنی جان سے زیادہ پیارا ہے۔ کیونکہ مدینہ طیبہ کی نسبت اس ہستی سے ہے جو محبوب خُدا ہیں جن کا ارشاد گرامی ہے!

لَا یُؤمِنُوا اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ علیه

مِنْ وَالِدِہٖ وَ وَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔

مدینہ طیبہ کی نسبت سرکارِ دو عالم سے ہے۔

مدینہ طیبہ کی نسبت محبوبِ خدا سے ہے۔

مدینہ طیبہ کی نسبت عرش کے دُولہا سے ہے۔

مدینہ طیبہ کی نسبت شاہِ ارض وسما سے ہے۔

مدینہ طیبہ کی نسبت سیّد الانبیاء سے ہے۔

مدینہ طیبہ کی نسبت شافعِ روزِ جزا سے ہے۔

مدینہ طیبہ کی نسبت شہنشاہِ ارض وسما سے ہے۔

اس لئے ہم کہتے ہیں!

مُحمد دا سوہنا نگر اللہ اللہ

بہاراں دا مرکز تے گھر اللہ اللہ

جدوں تکیّا سوہنے دے روضے نُوں صائم

گیا لہہ جہنّم دا ڈر اللہ اللہ

تو اَب بارگاہ سیّد الانبیاء میں نذرانۂ عقیدت پیش کرنے کیلئے تشریف

لاتے ہیں۔

راہِ عشق اُتے ٹُرنا بڑا اوکھا جے کوئی ٹُرے تے یار ملا دیندا

لاہ کے تخت اُتوں تاجاں والیاں نُوں خاکروباں نال رُلا دیندا

راہِ عشق اُتے ٹُرنا بڑا اوکھا۔

حضرات عشق کی راہ بڑی مُشکل ہے۔

عشق کی راہ راہِ مستقیم ہے۔

عشق کی راہ پُرخطر ہے۔

عشق کی راہ راہِ ہدائت ہے۔

عشق کی راہ نجات کا راستہ ہے۔

عشق کی راہ کٹھن راہ ہے اس لئے کہتا ہوں!

راہِ عشق اُتّے ٹُرنا بڑا اوکھا

جے کوئی ٹُرے تے یار ملا دیندا

عزیزانِ گرامی قدر! جو بھی اِس راہ پر چلا اُسے مقام حاصل ہو گیا۔

راہِ عشق چلنے کی وجہ سے حضرت بلال کو مقام حاصل ہو گیا۔

حضرت ابُو طالب کو کمال مرتبہ مل گیا۔

حضرت اویس قرنی کو تابعین کی سرداری مل گئی۔

حضرت امیر حمزہ کو فضیلت حاصل ہو گئی۔

حضرت جُنید بغدادی کو ملائت مل گئی۔

حضرت منصُور حلاّج کو شہادت مل گئی۔

حضرت غازی علم دین کو شہادت مل گئی۔

حضرت غوثِ اعظم کو کرامت مل گئی۔

جو بھی راہیءُ ملکِ عشق ہُوا اُسے طرح طرح کے مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔

جو بھی راہیء ملک عشق ہُوا اُسے تکالیف برداشت کرنی پڑیں۔

کبھی اُسے دار پر چڑھایا گیا۔

کبھی عاشق کو پتّھر مارے گئے۔

کبھی عاشق کو صلیب دے دی گئی۔

کبھی عاشق کو شہید کر دیا گیا۔

کبھی عاشق کو بادشاہت سے استعفیٰ دینا پڑا۔

اِسی لئے تو کہتا ہوں!

راہِ عشق اُتے ٹُرنا بڑا اوکھا

جِہڑا عشق دی راہ اُتے چلیا

دوارہ اوہنے کملی والے دا ملیا

لیکن

راہ عشق اُتے ٹُرنا بڑا اوکھا

میرے واجب الاحترام جناب صاحبزادہ محمد عثمان صاحب اُستاذی المکرّم مُفسّرِ قرآں مُحقّقِ دوراں صاحبِ علم و عرفاں سچّائی کے پاسباں اِمام الشعرا حُضور قبلہ عالم حضرت علاّمہ صَائم چشتی رحمتہ اللہ علیہ ریسرچ سنٹر کے نگران ہیں۔ عشق کے بارے میں لکھتے ہیں!

عشق ہے ارض و محبت عشق ہی ہے آسماں
عشق ہے باغ بہاراں عشق بحر بیکراں

عشق ہے ظاہر فقیری عشق ہے گنج نہاں
عشق ہے سولی کسی کی عشق ہے دار لاماں

عشق ارض چین میں ہے ساکنوں کا اضطراب
عشق چاکو عشق شہ رگ عشق ہے خونی حباب

عشق جس کو مل گیا ہے چین اس کا کھو گیا
عشق مصابح مسّرت کی ہے بند کر لو گیا

عِشق نے جو کُن کہا کہتے ہی فوراً ہو گیا
عشق آنسو بن کے عُثماں میرے دل کو دھو گیا

عِشق شعلے اِبراہیمی عِشق پانی مُوسوی
عِشق ہی شاہِ زماں ہے عِشق ہی تھی چاکری

اسی لئے کہتا ہوں! راہِ عشق اتے ٹرنا بڑا اوکھا۔

دِل کو رُلایا عشق نے۔
جاں کو جلایا عشق نے۔
جَلوہ دِکھایا عشق نے۔
گھر کو سجایا عشق نے۔
آنسو جلایا عشق نے۔
دریا بہایا عشق نے۔
عاشِق بنایا عشق نے۔
دِل کو مِلایا عشق نے۔
گھر بار چُھڑایا عشق نے۔
پتھر کو توڑا عشق نے۔
رُخ چین سے اِک اَمر ہے۔

اَپنا ہے موڑا عشق نے۔

راہِ عشق اُتے ٹُرنا بڑا اوکھا
جے کوئی ٹُرے تے یار ملا دیندا

ہتّھ پیراں دے چُمّن نہ دین لوکی
عِشق کُتیّاں دے پیر چُما دیندا

کدے مِلدے محبُوب نہیں اٹیاں توں
عِشق پھیر وی بولیاں لا دیندا

عِشق اُونچ تے نِیچ نُوں دیکھدا نہیں
ذاتاں مذہباں دے فرق مِٹا دیندا

نہ کوئی پیر تے نہ ایہہ مُرید ویکھے
گھنگرو سیّداں دے پیریں پا دیندا

اجمل آ جائے جیکر آئی اُتے
زوراں وراں دی دھون نوا دیندا

عِشق مُشک وانگوں چُھپیا نئیں رہندا
عشق اپنا آپ وکھا دیندا

جِند وار دیندا اپنے یار اُتوں
چڑھدا سُولی تے کھلّ لُہا دیندا

وڑ کے چخا وچ عشق نے رقص کیتا
نوکِ خار تے نچّیا تے عِشق نچّیا

نچّیا عِشق تلوار دی دھار اُتّے
چڑھ کے دار تے نچّیا تے عِشق نچّیا

بُلھے شاہ طوائف دا بھیس کر کے
درِ یار تے نچّیا تے عِشق نچّیا

صائم حُسن دی جِت کران بدلے
اپنی ہار تے نچّیا تے عِشق نچّیا

رَاہِ عِشق اُتے ٹُرنا بڑا اَوکھا
جے کوئی ٹُرے تے یار رِلا دیندا

لاَہ کے تخت اتوں تاجاں والیاں نوں
خاکروباں دے نال رَلا دیندا

اجمل عِشق اِیمان ہے عاشقاں دا
عِشق اَزل دے رَاز سمجھا دیندا

اللہ عِشق نُوں ایہہ توفیق بخشی
نیزے اُتے قُرآن سُنا دیندا

اَتھرو اِک وی نِکلے جے عَاشقاں دا
اجملؔ رَبّ دا عرش ہِلا دیندا

جب کوئی عاشق عشق کی چوٹ سے مجبور ہو کر روتا ہے تو حقیقتاً عرشِ اعظم کو بھی لرزہ آ جاتا ہے۔

اتھروا اِک وی نکلے جے عاشقاں دا
اجمل ربّ دا عرش ہلا دیندا

حضرات گرامی! سچا عشق وہی ہے جو کملی والے آقا صلّی اللہ عَلَیہِ وآلہٖ وسلّم کی ذاتِ مبارکہ سے کیا جائے۔
سچا عشق وہی ہے جو حضور کے صدقہ سے حضور کی آلِ طاہرہ سے کیا جائے۔ جو حضور کے یاروں سے کیا جائے۔ اِسی لئے علامہ صائم چشتی رحمتہ اللہ علیہ درس دیتے ہیں۔

عشق نبی رہو منگدا ربّ کولوں
عشق نبی حیات دوام دیندا

حضرات گرامی اب محفل کے آخری ثنا خوان کو پیش کرتا ہوں۔ جن کے گلے میں اللہ تعالیٰ نے ایسا سوز رکھا ہے کہ آنکھیں آنسوؤں سے بھر جاتی ہیں میری مراد ہے واجب الاحترام جناب قاری محمد عنائت اللہ چشتی صاحب ہیں۔ اب میں آپ کے اور قاری صاحب کے درمیان زیادہ حائل نہیں ہوں گا۔ اس لئے بلا تاخیر تشریف لاتے ہیں محترم جناب قاری محمد عنائت اللہ چشتی صاحب۔

فہرست کتب چشتی کتب خانہ

حضرت علامہ صائم چشتی کی تحقیقی کتب وتراجم

مشکل کشاء

ایمان ابی طالب

البتول

شہید ابن شہید مجلد

گیارہویں شریف

المدد یارسول اللہ

پھل تے کنڈے

تفسیر کبیر

تفسیر خازن

فتوحات مکیہ عربی اردو

ریاض النضرہ

شرف سادات عربی اُردو

خصائصِ علی عربی اُردو

والدین مصطفےٰ عربی اردو

ہدیۃ المہدی عربی اُردو

روضۃ الشہداء مجلد

خاتونِ جنت

علامہ صائم چشتی کی نعتیہ کتب

ارمغانِ مدینہ

فردوسِ نعت

شاہِ خوباں

طٰہٰ تے یٰسین

جانِ بہار

رحمت دا خزانہ

جانِ کائنات

حُسنِ کائنات

شانِ کائنات

روحِ کائنات

یامحمد

مدینہ نگینہ